سیصلیٰ نارًا ذات لہب

للہ الحمد والمنہ کہ رسالہ عدیم النظیر عظیم التوقیر جلی الشان
قوی البرہان خرمن سوز تعصب بے سبب المسماۃ بہ

بفرمایش عالی جناب معلی القاب مقبول الانام

لہب نار ذات

سنہ ۱۳۰۶ھ

جناب راجہ سید غضنفر حسین صاحب دام اقبالہ

ردّ رسالہ جواب مثنوی شریف بنیاد اعتقاد حضرت مفتی علامہ مولانا
السید محمد عباس صاحب اعلی اللہ مقامہ فی دار الکرامت المسماۃ بسیلاب غضب

در مطبع احمدی بکمال اہتمام و تصحیح تمام جلیۂ طبع پوشید

Presented by Ziaraat.Com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هو مسبب الاسباب من غير سبب لقطع دابر الضالين عن طريق الحق
والادب فاغرقهم الله في سيل الغضب واحرقهم بنارٍ ذات لهب والصلوة
والسلام على رسوله محمد سيد العجم والعرب وعلى عترته ونوابه لا سيما على من قال
الله تعالى في بابه فاذا فرغت فانصب والى ربك فارغب اما بعد سالکان طریق عدل
وانصاف وتارکان طریقۂ جدل واعتساف پر واضح ہو کہ خضر راه صدق و سداد یعنی مثنوی شریف عماد الاعتقاد
ایک مذہبی کتاب خاص عقائد امامیہ میں ہے جسکو صاحب قوة قدسیہ مالک ملکات ملکیہ جامع معقول ومنقول
حاوی فروع واصول سید المحققین سند المدققین نجل الائمة المعصومین فقیہ اہل بیت الطاہرین عمدة المجتہدین
حجة الاسلام والمسلمين استاذ الكل في الكل نائب ختم الرسل مولنا ومولى الناس جناب مفتی سید محمد عباس
صاحب قبلہ دام ظلہ العالی علی مفارق الایام واللیالی نے احادیث عترت اور اخبار ارباب عصمت وطہارت سے
منتخب کرکے زبان اردو میں واسطے تعلیم صبیان ونسوان مومنین کے نظم فرمایا ہے چنانچہ خود اوسکے دیباچہ میں
فرماتے ہیں ع اطفال اور نسا کے لئے یہ کتاب ہے اور کچھ اسمیں بحث ومناظرہ اور عتاب وخطاب فرق دیگر
سے مقصود نہیں اور نہ یہ کتاب از قبیل علم کلام کے ہے کہ برعایت قوانین مناظرہ مسلمات خصم سے اسمیں استدلال کیا

کیا جاتا اور یہ امر ظاہر ہے کہ بنا ہر مذہب کی عقائد پر ہے اور عقائد ہر مذہب کی عقائد مذہب دیگر سے جدا
اور مغائر ہوتے ہیں ورنہ تفرقہ و تمیز ما بین المذہبین باقی نہ رہے پس جب مدار تفرقہ مذاہب انہیں عقائد
پر ہے تو کسی فرقہ کو نفس عقائد فرقہ دیگر میں دست اندازی اور رد و قدح بیجا اور دخل و تصرف ناروا کا منصب
نہیں ہے مگر بعض متعصبین اہلسنت نے اس طریقہ کو بھی چھوڑ دیا اور بلا سبب بکمال غیظ و غضب نفس
عقائد شیعہ میں جنکے وہ بجائے خود معتقد ہیں اور اہل خلاف سے کچھ اسمیں بحث نہیں رکھتے دخل و تصرف شروع کیا
چنانچہ بالفعل ایک رسالہ ہندیہ مسمی بہ سیلاب غضب معنوی رد مضامین صحیحہ مثنوی باضافہ تشنیعات بیجا
ما لا یرام مانند شتم و فحش و دشنام دیکھنے میں آیا جسکو مولوی وحید نام فتحپوری نے تالیف کرکے لفظ
تعصب دکھایا اور اسکا دیکھنا تھا کہ اس تراب اقدام مومنین خاک پای شیعیان اہل بیت طاہرین امیدوار
رحمت حضرت باری المعروف بحسن بن علی النقوی البخاری کو حمیت ہاشمیت کا جوش آیا اور
نقض کلام لی اور سے صاحب سیلاب غضب کو اونکی سخت کلامی کا مزہ چکھایا اور چونکہ ابتدای طریقہ نامرضیہ
استہزا و تحریر طرف مقابل سے ہوی ہے لہذا یہ ہیچمدان پیش ارباب انصاف جواب ترکی بہ ترکی دینے میں معذور
ہے اور منصف غیر متعسف کو اس ترددسے غض بصر اور نفس جواب اور قول حق و صواب میں امعان نظر
ضرور ہے مگر افسوس کہ طرف مقابل گو کہنے کو مولوی بلکہ محمد فاضل ہو لیکن درحقیقت عامی و جاہل اور ملفوظات
اپنے اکابر سے بالکل نابلد اور غافل ہے اگر کچھ بھی استعداد اور قابلیت یا حیا و حمیت ہوتی تو کبھی عقائد شیعہ کے
اردو کتاب بنا بر رد و جواب انتخاب نکرتا بلکہ اگر مرد میدان ہوتا تو بقصد مقابلہ مجاہدین کرام معرکہ علم کلام
میں سبقت کرتا اور دیگر کتب ایکطرف خود مصنفات جناب آیۃ اللہ فی العالمین یعنی ناظم بنیاد عقائد جو بفضلہ آج
ہمعصر کتب اربعۃ ہیں لا اقل کتاب مستطاب روائح القرآن یا جواہر عبقریہ یا ایک مختصر رسالہ مسمی بہ شعلہ جوالہ کا
رد لکھتا کہ حقیقت حال معلوم ہو جاتی اور استعداد بے بنیاد کی قلعی کھل جاتی خیر لیکن اگر حوصلہ رد معتقدات شیعہ
باقی ہو تو بسم اللہ کتب کلامیہ امامیہ حاضر ہیں سہ خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان تا سیہ روی شود ہر کہ درو غش باشد
بیچارہ یہ نہیں جانتا کہ عقائد صحیحہ امامیہ جو مشکوۃ نبوت اور مصباح ولایت سے مستنبط ہیں ابرہودسی ظلمت اہل
وضلال غیر الدفع و ممتنع الزوال بلکہ منتہای مرتبہ عروج و کمال پر ہیں یا ان شیعوں کو بتائید الہی استیصال

Presented by Ziaraat.Com

بحث ہی اہل فساد مین البتہ کچھ ضرورت اپنی روایات کی نہین بلکہ اونکی مذہب کی باطل کرنی کو اونہین کی
روایات وافی اور اونکی سرونکی وہ طلی اونہین کا ثابت کافی ہی ہرچند سنیونکو بہی شیعونکی دیکہا دیکہی اسبات
کی ہوس ہوتی ہی مگر جب باستدلال مسلمات خصم اپنی مذہب کی کسی بات کا ثابت کرنا چاہا وہین منہ کی کہائی اور
نقل روایات شیعہ مین بجز خیانت اور تہمت کی اور کچہہ بن نہ آئی علی ہذا استعمال الفاظ ثقیل بلکہ لعن طعن بہ نسبت
ہمہ گر بعض صحابہ جلیل سی بی قال و قیل کتب اہلسنت مین موجود ہین بلکہ مزید بران اس بی ادبی کی نوبت انبیا
واولیا بلکہ سید انبیا بلکہ حق جل و علا تک پہونچائی ہی پہر اسپر اونکو الزام دینا کمال بی قباحت اور بیحیائی ہی
چنانچہ جواب الجواب مین اسکا حال کہلا جاتا ہی جو الزام شیعون کو دیا تہا اولٹی اوسپر اور اوسکی اہل نحلہ پر آتا ہے
بعد اسکی اہل انصاف غور فرمائین کی کہ اس سب قبیح اور فحش صریح کا جو اس بی ادب نی درج رسالہ سیلاب غضب
کئی ہین کون سزاوار اور کسپر رحمت حق اور کس پر قہر نازل ہی اور وحید کی رسالہ کا نام سیلاب غضب
اور اس عجالہ کا نام تبت یدا ذوات لہب ہی اور اسمین پہلی ذکر اشعار یا خلاصہ اشعار وجواب وحید پہر جواب الجواب
پیروان عترت رسول مجید ہی اور دیباچہ رسالہ وحید مین چونکہ سوی دشنام کی سوا کوئی کلام لایق رد والزام نہ تہا لہذا اوسکو چہوڑ دیا
بنیاد اعتقاد سے قرآن مین جن پیمبرون کی نام آئی ہین اون سبکا اعتقاد بتفصیل چاہئی **قولہ اصول**
کلینی مین ہی کہ آدم علیہ السلام بسبب حسد ائمہ کی بہشت سی نکالی گئی معاذ اللہ حسد کی سبب سی شیطان نکالا گیا حضرت
ابو البشر کو شیطان سی نسبت دینا رافضی کا کام ہی سے رفض مالیخولیای خام آرد صبہ دیوانگی بدام آرد **اقول**
چرانا ڈہکوسلا شاہجی ولایتی کا ہی کہ تحفہ مین صواقع کابلی سی چوری کی اور وحید نی جہد سی اہلسنت چوری اور اوسپر
سینہ زوری کی کہ نام بہی چور کا نام نہ لیا نفس اعتراض کو بجانب خود منسوب کیا پہر اس چہیڑ چہاڑ کی حسام الاسلام
وغیرہ مین جو چیتہاڑ ہوی اوس سی بالکل انکہہ چرائی کچہہ بن نہ آئی اگر مرد میدان تہا تو حسام کا کوئی وار رد کیا
ہوتا کسی فقرہ کا جواب دیا ہوتا خیر اگر حسام اور استقصاء الافحام وغیرہا کتب علماء کرام کو نہین سمجہتا تو بالاختصار
ہمسی سنی کہ حدیث مذکور مین حسد بمعنی غبطہ ہی اور خود فقرہ حدیث وحملهما علی تمنی منزلتهم اسپر دلالت
کرتا ہی یعنی کہ تمنی منزلت غیر کو ہرگز حسد نہین کہتی بلکہ حسد استدعای زوال نعمت جانب غیر کا نام ہی اور چونکہ غبطہ پر
بہی اطلاق اسم حسد ہوتا ہی چنانچہ حسب تصریح اکابر سنہ غبطہ حسد خاص اور ارادہ سلب نعمت حسد عام ہی لہذا

بین غبطہ کو تعبیر بحسد کیا اب آمین قیل و قال مسدود ہی اور اگر غبطہ بہی مذموم ہی تو پہر بالفرض مشترک
الورود ہی اکابر شیعہ بہی جواز غبطہ پر قائل بلکہ بصراحت غبطہ حضرات انبیا و شہدا کی قائل ہین جامع صغیر سیوطی
مین فقرۂ یغبطہم الانبیاء والشہداء جسکی شرح کوکب منیر مین منقولاً از نہایہ ابن اثیر الغبطۃ حسد خاص
کی گئی ہی دیکہنا چاہئی اور جو جواب اسکا پیش خود سوچی وہی ہماری طرف سی بہی سمجہ لینا چاہئی اور غبطہ کیسا
حضرات اہلسنت نی تو حسد حقیقی بمعنی خواستن زوال نعمت حضرات انبیا کی واسطی باقبح وجوہ ثابت کیا ہی چنانچہ
تیسرا درر الاصول مین ایک نقل عجیب حسد موسوی قابل دید بلکہ نادیدہ و ناشنیدہ ہی کہ حضرت موسی نی ہزار انبیا پر جنکو
خداوند عالم نی خاص اونکی اعانت اور خلق کی ہدایت کیواسطی بہیجا تہا حسد کیا اور رجوع خلائق اونکی طرف آنا شاق
حضرت موسی کو شاق گزرا کاب نی چاہا کہ یہ فضیلت اونسی زائل اور وہ ہدایت خلق سی معطل ہو جائین پس خدا نی بہر
موسی . . . . سب ایک ہی شب مین مرگئی اور ناکردہ گناہ دنیا سی گزر گئی علی ہذا حسد حضرت داود پیغمبر
او . . . . نسبت بجد البیت عیت زن اوریا ہی اسی کتاب مین موجود ہی اب اہل ادب مغضوب الغضب سے
پوچہنا چاہئی کہ یہ حسد مذموم مردود جو حضرت موسی و حضرت داود سی بزعم اہلسنت واقع ہوا اور اونکا بدون
کی ہمت پر زوال آنا اور بیا غریب کی جورو کا چہین جانا درکنار ہزار جانین مفت گئین لائق تشنیع مذموم ہی یا حسد
محمود یعنی غبطہ حضرت آدم بلکہ یہان تو حضرت موسی کی حسد مذموم مین خدای حی و قیوم کی بہی شرکت پائی
جاتی ہی کہ اونہی حضرت موسی ہی اس حسد بیجا کا انتقام نہ لیا بلکہ اولٹی اونہین بیچاری بی گناہون کو ہلاک کیا
نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ الفاسدۃ اور لطف تو یہ ہی کہ خود حضرت ابو البشر کی نسبت حسد مذموم کی
صراحت کتب اہلسنت مین موجود ہی چنانچہ علامہ زمخشری ربیع الابرار مین ناقل ہی کہ جب خالق عالم نی حضرت آدم کو
پیدا کیا تو اونکی طینت کو اخباث ثلاثہ یعنی حرص اور طمع اور حسد سی خمیر کیا باہنی خداوند تعالی جب جب یا ان
انبیا کا منہ کالا کری جنہون نی حضرت ابو البشر کو اجزای ثلاثہ خبیثہ سی ایک معجون مثلث بنایا کچہہ حضرت کی
عصمت اور نبوت کا بہی خیال نہ آیا پس ہرگاہ حسد مذموم باضافہ حرص و طمع حسب اعتقاد اہلسنت خمیر طینت
آدم ٹہرا تو پہر حضرت آدم حسد کرنی مین مجبور اور شیعون سی طعن و تشنیع نسبت حسد مذکور بجناب مزبور بمراحل دور ہی
سبحان اللہ یہ وحید حسد ہی کو جہیکتا ہی ذرا اپنی اکابر کی افادات کو تو دیکہی کہ وہ نیا راگ سناتی ہین یعنی

حضرت آدم سے موحد کو معاذ اللہ مشرک بتلاتے ہیں لواقح الانوار شعرانی میں تحت کریمۂ قال یا آدم هل
ادلک علی شجرة الخلد و ملک لا یبلی ابو العباس سے ایک روایت طویلہ منقول ہے جسکی بعض فقرات
بیسروپا شاہد دعوی یہ ہیں فقال یا آدم طلبت الخلود من الشجرة لا منی والخلود بیدی وملکی فاشرکت
بی یعنی اے آدم تو نے خلود ایک شجرہ سے چاہا مجھسے نچاہا حالانکہ خلود میری قبضۂ قدرت اور ملک میں ہے پس تو نے
میرے ساتھہ شریک گردانا ہے پناہ بخدا حرص اور طمع اور حسد اور شرک شعار کفار لیام ہے نہ طریقہ حضرت آدم
علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام اور شیطان تو اس فرقہ کا پیشوا کیا بلکہ خدا ہے پھر اوس سے استعاذہ کب روا ہے
اسی لواقح میں آیا ہے کہ محمد حضرمی عمدۂ اکابر اہلسنت نے سر منبر تابعین حاضرین سے خطاب کرکے لا الہ لکم
الا ابلیس علیہ السلام فرمایا ہے لاحول ولا قوة شیطان کو خدا بنانا نصاریٰ کا کام ہے ﴿نصب بغض ساداتم
ناصب زشت را بد انجام ست بنیاد شقاوت﴾ ہے وہ فصاحت ایسی کہ جو لاجواب ہے لاریب یہ
کتاب خدا کی کتاب ہے **قولہ** آپ کے مجتہد تو اس قرآن موجود کو محرف بتاتے ہیں باین عبارت کہ چون نظم
قرآنی نظم عثمانی ست بر شیعیان احتجاج بآن نشاید کذا فی بارقہ ضیغمیہ پس اے شیعو اگر یہ کتاب قرآن ربانی ہے
تو بارقہ کو آگ میں پھینکو اور جو صحیفہ عثمانی ہے تو مفتی صاحب کی دانائی دیکھو ﴿عجب این فرقۂ بی نام و ننگست
بیکدیگر چہ بیباکانہ جنگست﴾ **اقول** بیان وحید ہے کہ علما بیان کرتے ہیں کہ بجز قرآن جمع کردۂ حضرت امیر
اور کسی قرآن کی ترتیب مطابق تنزیل کے نہ تھی ابن سیرین کا قول ہے کہ حضرت نے جو قرآن جمع کیا تھا اوسمیں علم
اور نفع جلیل اور ترتیب اوسکی موافق تنزیل تھی اسیطرح عبد الحق دہلوی نے رجال مشکوة میں اور عبد الشکور نے رسالے
نے تمہید میں ذکر کیا ہے پس بموجب روایات اہلسنت یہ نظم و ترتیب جو مصاحف مروجہ میں ہے لاریب یہ نظم و
ترتیب عثمانی ٹھہری جسمین حضرت عثمان نے سورہ و آیات مکیہ کو مدنیہ سے اور بالعکس بلکہ اس تداخل کے ساتھہ کہ سورہ
مکیہ میں بعض آیات مدنیہ اور سورۂ مدنیہ میں بعض آیات مکیہ ملاکر خلط ملط اور اولٹ پلٹ کر دیا ہیں باوجود اس
[illegible] کی اگر اہلسنت عدم اعطاء فدک یا حرمت متعہ میں بعض آیات کی مکیہ ہونے سے شیعوں پر احتجاج کریں تو
[illegible] ہی [illegible] اسیکو حضرت مجتہد نے بارقہ میں ارشاد فرمایا کہ چون نظم قرآنی نظم عثمانی ست
بر شیعیان احتجاج بآن نشاید مگر [illegible] کہ یہ عبارت سہل ہے معترض کی سمجھہ میں نہ آئی یا جان بوجھہ کر محرف بتایا

بنانی کی تہمت لگائی شاید اس اہتمام بی سود سی یہ مقصود ہی کہ کچھ اور زیادہ تفضیح اور تحریفات اکابر اہلسنت کی
تصریح ہو شیار بگوش ہوش سنی کہ کابلی نی صواقع مین اور صاحب تحفہ کی پدر بزرگوار ولی نی اپنی ازالہ مین آیہ
کریمہ والذین ھم لفروجہم حافظون کو فقرہ والحافظون لفروجہم سی بدل دیا اور خود حضرت شاہ صاحب
نی جو تحفہ مسروقہ مین جابجا شیعون پر تحریف کی تہمت لگائی ہین اور اونکی یہ چید خاص بنظر مزید عقیدت و خصائص
ظاہر او نہین کا منہ چڑاتی ہین اپنی بد حقیقی و مجازی دونو پر حاشیہ کیا چنانچہ اپنی کید صد دوم مین بجای ولا
علی المریض کی لیس علی المریض حرج اور عقیدہ اول مین آیہ سیقولون من بعید ناکو ویقولون من بعدنا
بنایا اور پورا فقرہ مشتمال دیکھہ بحرمون اپنی جا فیسی جا پایا ماشاء اللہ اسی حافظہ کی بہروسی پاین تحریفات
شاہ صاحب کو حفظ قرآن پر فخر و مباہات ہی پس ای سنیو اگر کتاب قرآن ربانی ہی تو صواقع اور ازالہ اور تحفہ
کو آگ مین پہینکو اور جو صحیفہ عثمانی ہی تو اوسکی حفظ پر فخر و ناز کرنی مین شاہ عبد العزیز صاحب کی دانائی دیکھو
عزیز من جواب است این نہ جنگ ست کلوخ انداز را پاداش سنگ ست بنیاد اعتقاد سے مشہور ہی حدیث بیت
خم غدیر کی ظاہر خلافت اوس سی ہی حضرت امیر کی قولہ حزن المومنین مین بروایت کلینی و ابن بابویہ و شیخ طوسی
و شیخ مفید باسانید معتبرہ امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہم السلام سی یون آیا ہی کہ جناب
نبوت مآب نی شدۃ مرض مین حضرت عباس اور حضرت امیر کو طلب فرما کر بمواجہہ سب مہاجر و انصار حضرت عباس
سی یون ارشاد فرمایا کہ بعد میری خلافت میری تم قبول کرو حضرت عباس نی فرمایا کہ اس بار خلافت کی قابل حضرت امیر
ہین مجکو لیاقت اس عہدہ کی نہین تہی جبکہ جناب امیر مجمع عام مین بروز غدیر خلیفہ بلا فصل ہو چکی تہی تو النسبت حضرت
عباس کی بعد دو اڑہائی ماہ یہ ارشاد کیسا اور حضرت عباس کو جناب امیر کی لیاقت جتانی کیا ضرورت کیون نہ کہا
کہ آپ تو علی کو غدیر مین خلیفہ کر چکی اب یہ حکم میری نسبت کیسا اور کسینی اہل بیت مین سی بہی اب نہ کہا اقول حدیث
غدیر نص خلافت حضرت امیر اسقدر متواتر اور مشہور ہی کہ اہلسنت کو بہی بجز تسلیم و اقرار ہرگز مجال انکار نہین قطع نظر
دیگر روایات معتبرہ اہلسنت مودۃ القربی مین خود خلیفہ ثانی سی منقول ہی قال نصب رسول اللہ صلعم علیا فقال
من کنت مولاہ فعلی مولاہ الخ خلاصہ اس روایت طولانی کا حضرت ثانی کی زبانی یہی ہی کہ جب حضرت پیغمبر
نی خم غدیر مین حضرت امیر کو خلیفہ مقرر کیا اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمایا تو ایکجوان خوبرو پاکیزہ بو نی جو اوس وقت

دوسری آیت یہ ہے لیس علی الاعمیٰ حرج ولا علی الاعرج

میری پہلو میں تہا مجہسی کہا کہ یہ عجب عقدہ پیغمبر نے باندہا ہی کہ سوای منافق کی اور کوئی اسکو نہ کہولیگا
پس ای عمر تو بچنا اسکی کہولنی سی پہر حضرت پیغمبر سی یہ ماجرا بیان کیا آپ نی فرمایا کہ وہ بہی آدم سی نہ تہا بلکہ
حضرت جبرئیل تہی کہ دربارہ حفظ خلافت مرتضوی تمہیں تاکید اور تہدید کر گئی انتہی جب کہ جناب امیر مجمع عام میں روز
غدیر حسب ارشاد سید کونین بموجب شہادت ثانی شیخین خلیفہ بلافصل ہو چکی تہی تو انکار وحید و دیگر صنادید
اوس سی نہایت عجیب بلکہ صراحۃ حضرت ثانی کی تکذیب ہی **ہاں** یہ عذر البتہ ہو سکتا ہی کہ خلیفہ صاحب کی
قول کو نمانو اونکا کہنا خلاف جانو ہلیکہ بانی مبانی اخذ خلافت حضرت ثانی ہی ہوی جبرئیل سی فرشتہ مقرب
جلیل کی تاکید و تہدید کا بہی کچہہ خیال نہ کیا عقدہ بستہ حضرت پیغمبر کو کہول ہی دیا پہر اگر تم یہ کار سوای خلیفہ
اور خلیفہ سازی روز سقیفہ فضول سمجہتی ہو تو اونکو چہوڑ کر راہ راست پر آو خلافت بلافصل مرتضوی کی معتقد
ہو جاو اور حدیث کلینی بہت طویل ہی چند فقرات صدر حدیث ذکر کئی جاتی ہیں جو وحید کی خیانت و تبدیل
پر اول دلیل ہی قال لما حضرت رسول اللہ الوفاۃ دعی العباس بن عبد المطلب و امیر المؤمنین
فقال للعباس یا عم محمد تاخذ تراث محمد و تقضی دینہ و تنجز عداتہ فرد علیہ یعنی جب حضرت
وفات قریب ہوی پس حضرت عباس اور حضرت علی کو بولایا اور حضرت عباس سی فرمایا کہ ای چچا تم میراث میری
لوگی اور دین میرا ادا اور وعدہ میرا وفا کروگی حضرت عباس نی قبول نہ کیا پہر بعد تکرار سوال و جواب حضرت
ابو تراب سی ارشاد ہوا کہ یا علی یا اخا محمد اتنجز عداۃ محمد و تقضی دینہ و تقبض تراثہ فقال نعم
بابی انت و امی ذاک علیّ ولی فنظرت الیہ حتی نزع خاتمہ من اصبعہ فقال تختم بہذا فی حیوتی
قال فنظرت الی الخاتم حین وضعتہ فی اصبعی فتمنیت من جمیع ما ترک الخاتم انتہی یعنی ای علی ای
برادر محمد آیا تو وفا کریگا وعدی محمد کی اور ادا کریگا دین اونکا اور قبضہ کریگا تو میراث محمد پر حضرت امیر نی عرض کیا
ہاں فدا ہوں باپ اور ماں میری یہ سب امور واجب ہیں مجہہ پر اور میری ذمہ لی ہی یہ کام پایہ ترکہ فرمانی میں کہ پہر
دیکہا میں نی کہ حضرت نی انگشتری اپنی انگشت مبارک سی نکالی اور فرمایا مجہسی پہن لی اسکو میری زندگی میں یعنی میں نی
اور آرزو کی پہنی جملہ متروکہ سی اوسی انگوٹہی کی انتہی بقدر الحاجۃ **الغرض** تمامی روایت میں اول سی آخر
تک میراث کہیں ضمناً بہی اسکا ذکر اور اشارہ نہیں ہی کہ ای عم بعد میری خلافت میری تم قبول کرو اس عباس نی براہ

براہ تلبیس کس بیحیائی سے تبدیل و خیانت کا نقشہ جمایا خلافت اپنی طرف سے ٹہرایا میراث کو صاف اوڑایا اسپر
طرہ یہ ہے کہ حزن المومنین کا حوالہ دیا حالانکہ بفرض اعتبار حزن المومنین اوسکے مصنف نے اسمقام پر یہ شعر نظم
کیا ہے اور میراث کو بصراحت کہدیا ہے سنیے ؎ قبول ارث من کن ای عمو از عم ابریان عمو باید براد زادہ
را از عم وہم گیرد اب اہل انصاف غور کریں کہ حضرات اہلسنت کا نقل روایات شیعہ میں خلفا عن سلف یہی حال ہے
جو روایت کہ مذہب اہلسنت کو باطل اور صدیق اہلسنت کو دعوی عدم ارث حضرت پیغمبر میں حلیہ صداقت سے معرا
اور عاطل کرتی ہے اوسی روایت صحیحہ سے آنحضرت پر اتہام اور شیعوں پر الزام ہورہا ہے پھر کیف جب اصل
روایت میں خیانت ثابت ہو گئی تو اب جو کچھہ اس خائن نے اوس پر متفرع کیا وہ سب مصداق کالای بد بریش خاوند
اور متاع کاسد بلکہ بناء الفاسد علی الفاسد ہے اہلسنت کی نسبت البتہ یہ اعتراضات و احتمالات نہایت چسپاں اور
درست ہیں اسلیے کہ حضرت پیغمبر نے قریب وفات باتفاق فریقین انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی
اہل بیتی فرماکر تمسک اور اطاعت اہل بیت کا مانند تمسک و اطاعت قرآن مجید حکم دیا اور پھر اوسکو جملہ فان تمسکتم
بہما لن تضلوا بعدی اور لا تقدموھما فتھلکوا سے موکد کیا پھر اس حدیث متفق علیہ کے مقابلہ میں اہلسنت نے
اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم کی حدیث بنائی پھر اسپر بھی قناعت نکی بلکہ خاص شیخین کی فضیلت
جتانے کو اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر کی حضرت پیغمبر پر تہمت لگائی اب وحید خود غور کرے کہ اگر علاوہ
حدیث تمسک جو عند الفریقین مسلم و متواتر ہے یہ دونوں گڈہی حدیثیں بھی صحیح ہیں تو معاذ اللہ حضرت کی اس بیجا اختلاف
بیانی پر صحابہ نے کیوں نہ کہا کہ آپ تو اہل بیت کو مثل قرآن مقتدای زمان کرچکے اب یہ حکم ہمارے نسبت کیسا اور پھر حکم عام
بایھم اقتدیتم اھتدیتم کے بعد تخصیص شیخین کی کیوں کی گئی اور کسینے اہل بیت میں سے بھی لب نہ کھولا اور
زیادہ تر حیرت یہ ہے کہ شیخین میں سے ایک نے بھی نہ بولا کہ یا حضرت ان اقوال ثلاثہ مختلفہ میں سے ہم کس قول کو
مانیں آیا اہل بیت سے تمسک کریں اور اونکی اطاعت کو فرض اور اونپر اور دونکی تقدم کو ممنوع سمجھیں یا عموماً صحابہ کی
اقتدا یا خصوصاً اپنے ہی مقتدای کل ہونے کو مسلم جانیں ؎ سمجھہ لیں اہلسنت گر حیا ہے پیمبر پر یہ کیسا افترا ہے قولہ
اور خود جناب امیر طلحہ و زبیر رضی سے کتاب نہج البلاغہ میں یوں ارشاد فرماتے ہیں واللہ ما کانت لی فی الخلافۃ
رغبۃ ولا فی الولایۃ اربۃ ولکنکم دعوتمونی الیھا و حملتمونی علیھا اور پھر بعد شہادت خلیفہ ثالث ایسا

[illegible]

ارشاد ہی کہ مجکو امیر نکرو بلکہ وزیر کرو تہی یہ روایات قابل غور ہین کہ خود مجتہدان امامیہ خلافت بلافصل باطل
ٹہراتے ہین ونیز جناب امیر ہی اپنی خلافت کو اجماعی فرماتے ہین اورکہین خلافت کی عہدہ سے بری الذمہ ہوی جاتے
ہین اور یہ مولف بربادِ اعتقاد بظاہر اونکی دوست کہلاتے ہین دہوبیون کا راگ گارہی ہین ناحق سوتے بجاتے
رہی ہین جناب امیر نے گرہ مشکل کہول دی انکہی بول دی منکر قول امام کا کافر ہے تم مادا ہے شیطان اوسکا پیشوا ہے
ے کسی راکہ شیطان بود پیشوا کجا باز گردد براہ خدا **اقول** کتاب نہج البلاغۃ اسوقت موجود نہین اور دیانت
وامانت وحید خائن اور اوسکی اسلاف کی نقل روایات شیعہ مین جیسی کچہ ہے وہ ماسبق سے بخوبی ظاہر ہے بانہمہ
اسفار معتمدہ قوم مین مسرود ہے کہ جب حضرت امیر نے بعد اخذ خلافت اوسکا مطالبہ فرمایا تو ایک نے اور حسنین نے
آپ کو خلافت پر حریص بتایا بعد اسکی جب عہد خلافت ظاہری مین باوجود اظہار کراہت طلحہ وزبیر نے آپ سے وبارہ
قبول خلافت از حد مبالغہ واصرار کیا اور بعد قبول کئے نہین دونون نے بیعت کی پہر غلیان مادہ بغاوت سے حضرت کا
ساتہہ چہوڑ دیا تب آپ نے اتماماً للحجۃ ناکثین بیعت خصوصاً طلحہ وزبیر سے فرمایا کہ مجکو کچہ خلافت وریاست کی رغبت
نہ تہی فقط بنظر احقاق حق مین طالب تہا پہر تم خود میری خلافت پر آمادہ ہوے اور مبالغہ واصرار سب کے پہلی بیعت کی
اور اب تمہین بغاوت کرتے ہو اس سے صاف ظاہر ہے کہ جناب امیر خلافت بطمع حکومت نچاہتی تہی بلکہ اپنا حق اور غیروں کو
غیر مستحق جانکر مطالبہ فرماتے تہے چنانچہ حدیث مناشدہ مرویہ فریقین سے ظاہر ہے وہمین وجہ جب بعد قتل خلیفہ ثالث
حق اپنی مرکز پر قرار پایا تو بموجب روایت روضۃ الاحباب آپ نے پہلی خطبہ مین الحمد للہ علی احسانہ لقد رجع
الحق الی مکانہ فرمایا اب زیادہ تصریح کی حاجت نہین یہ خطبہ ہی شاہد ہے کہ ضرور آپ نے بعد شہادت عثمان
فرمایا ہوگا کہ مجکو امیر نکرو بلکہ وزیر کرو اور اگر بالغرض فرمایا ہی ہو تو کیا مثل ارشاد خلیفہ اول لست بخیرکم ومنکم و بخیرکم
علی فیکم کی ہضم نفس یا امتحان رجحان قلوب مردم پر ہی محمول نہین ہوسکتا پہر کیف ہمتو حضرت امیر کی ہر قول
وفعل کو بموجب حدیث علی مع الحق والحق مع علی حق اور صدق جانتے ہین پس دعوی خلافت اور مطالبہ اوسکا
بدلیل وحجت جیسا کہ کتب کلامیہ فریقین مین بشرح وبسط مرقوم اور کچہ تفصیل اوسکی کتاب **تثبیت الخصام**
مولف اقل الانام کی جلد دوم سے معلوم ہوسکتی ہی حق اور صحیح تہا اور اظہار کراہت بہی بمصلحت الزام ناکثین بیعت
وعلی ہذا استدلال آپ کا صحت خلافت پر حجیت اجماع جو دلیل مسلم ومقبول مخالفین خصوصاً اہل شام تہی بنہایت خست و

Presented by Ziaraat.Com

ودرست تہا اپنی دعوی کو مسلمات خصم سی ثابت کرنا مین مناظرہ ہی اور انکار اوسکا یا اوس استدلال کو مستدل
کی نزدیک مسلم سمجہنا محض مکابرہ ہی العیاذ باللہ کہ حضرت امیر خلافت اجماعی کو حق جانتی ہون البتہ چونکہ اہل شام
ایسی خلافت کو حق جانتی تہی لہذا حضرت نی اونہین کی اعتقاد فاسد کی مطابق اون پر حجت تمام کی کہ میری خلافت بہی
بہی اجماع ہوا اور خلافت اجماعی تمہاری زعم ناقص مین حق ہی پس میری خلافت حقہ اور اطاعت مطلقہ سی منہ
نہ موڑو معاویہ باغی کا ساتہہ چہوڑو مگر وحید نی ادب حضرت امیر عرب کی الزام دینی کو بمقتضای الغریق
یتشبث بکل حشیش ہر جگہ سوار پکڑ تا ہی اور عقل نی تباہی سی کیا کیا اس قول واہی پر اکڑتا ہی کہ کہین جناب امیر
اپنی خلافت کو اجماعی فرماتی ہین اور کہین خلافت کی عہدہ سی بری الذمہ ہوی جاتی ہین یہ نہین جانتا کہ حضرت امام
نی یہ امور محض بغرض تبکیت والزام بغاۃ لئام فرمائی تا احقاق حق مین کوئی حجت باقی نرہی ورنہ درحقیقت وہ اپنی تئین
خدا ورسول کیطرفسی خلیفہ وامام جانتی تہی پنجابتی خلافت کو کب صحیح مانتی تہی اور دہوبیون کا راگ اگر اہلسنت خصوصا
وحید گائی اور شوب بجائی تو بجا ہی کہ انکی بعض اکابر مرجع کار دہوبی کی متبنی بلکہ خدمتگار تہی مگر وحید تو فقط اپنی
عزیز دہلوی کی تہمت مین یہ راگ کہیلنا جانتا ہی قاضی ابو یوسف کی حالات ومقالات کو جو امام اعظم کی صاحب تہی مطلقا
نہین پہچانتا ہی اب بغور اونکا حال سنی اور دہوبی کی پاٹی پر اپنا سر دہنی صاحب معرکشکن نی ایک روایت عجیب
محمد بن جریر طبری سی لکہی ہی جسکا خلاصہ بقدر ضرورت یہ ہی کہ قاضی موصوف نی کہا کہ جب میری باپ مجہی بچہ چہوڑ کر مر گئی
تو میری مان نی مجکو ایک دہوبی کی سپرد کیا کہ مین اوسکی خدمت کرنا اور اپنا پیٹ بہرتا تہا اور بوفور شوق تحصیل علم مروج
پا کر حلقہ درس امام اعظم مین جا بیٹہتا تہا مگر حضرت والدہ فورا میرا ہاتہہ پکڑ کی اوٹہا لیجاتی تہین اور اوسی دہوبی کی سپرد
کر آتی تہین انتہی اب جہانتک ہو سکی دہوبیونکا راگ گائی اور اسی روایت اور قاضی جی کی طرفہ حکایت پر گیت
گائی اور سوپ بجائی کہ قاضی سا دہوبی کا بالکا نہ سرکانہ تال کا تمہارا ناٹک ہی اب خدا جانی یہ خود دہوبی ہی
یا حال کہ ہی جو کچہہ ہو مگر اسپر یہ مثل بہت ٹہیک آتی کہ جو جسکا کہاتی گا اوسی کا گاتی گا پہر حضرت مفتی پر زبان درازی
نہ کری اپنی قاضی ہی کی دہوبیونکا راگ گائی اور شوب بجائی پر راضی رہی ورنہ منکر معراج کی حکایت سی زیادہ
شکایت کی نوبت آتی کی جسکو دہوبی نی پٹرا کیا اوسکی قلعی کہولی جاتی گی اور چونکہ اس ذلت کی علت ایسی بیان جسید قطعی
نہین ہوگی نہ اودہر کی رہوگی نہ اودہر کی سے حیرت کروگی دانت سی اونگلی کو کاٹ کی گہر کی رہوگی پر نہ بجا گہاٹ کی

آخر تمہی گروہ مشکل کہلوای انکہی تو ای منکر معراج کافر جہنم ماواہی اور شیطان تو وحید اور ہم مشرب وحید کا پیشوا
کیسا بلکہ خدا ہی چنانچہ قبل اسکی بیان ہو چکا ہی اب شعر مذکور کا لطف پائیے گا اور اپنی ہکہی پر یہی شعر پڑہکر بہتایئے گا ع
کسی را کہ شیطان بود پیشوا کجا بانہ گردد براہ خدا **بشنیاد اعتقاد سے** تنہا لڑی ہین آپ ہمیشہ فرار سےہی
قائم کیا ہی دین نبی ذوالفقار سی **قولہ** جناب سیدہ نسبت بجناب امیر خائف و پردہ نشین و فرار جیسا کہ حق الیقین مین
ہی ارشاد فرمائین اور تمام جہین کی آثار بتائین اور آپکو فرار سی لڑائی مین جہوٹہی چلکی بجاتی ہین سچ فرمائے
کہ منکر قول جناب سیدہ کا کافر ہی یا اگر جو صحیح ہو وہی آپ ہی کو سمجہو **اقول** یہ سوء ظن مصداق ان بعض الظن
اثم ہی منتہی الکلام اور معرکۃ الآرا مین مسرود اور اجوبۂ شافیہ اسکی تشئید اور معرکہ شکن وغیرہ مین دندان شکن موجود ہین مگر
اس خائن نی اعتراض مذکور تو بدون حوالہ کتب مذکورہ ذکر کیا اجوبہ شافیہ الخ کو چہوڑ دیا اگر مرد میدان تہا تو اون
جوابات کا رد اور اپنی گہروالونکی مدد کرتا خیر اب اسکا جواب لو نہین کتابونمین دیکہ لی ہم اس قابل کی تطویل لاطائل
پر کہان تک گزری ہوی باتونکا اعادہ اور اقوال مردودہ کی ردکا پہر ارادہ کرین **ہان** خاص ہمارا جواب بنا بر بعض
طبع اولی الالباب یہ ہی کہ جناب عائشہ نسبت بحضرت عثمان کما فی نہایۃ ابن اثیر اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا ارشاد
فرمائین حضرت خلیفہ اول کی بیعت کو خود ابی بیعت فلتہ ٹہرائین اور اسکی شر سی مسلمانون کو بچائین اور وقت فرار
الی محل و صعود جبل بکر گود کر لی ہوی فی آیۃ اذ تصعدون کا نتیجہ اس آیہ کا دم بہر لی ہوی راہ لین اپنی تئین بز کوہی کی
تشبیہ دین اور وحید غیر سدید ان تینون کو خلیفہ بناتا ہی جہوٹہی چلکی غلط پہونٹا پرانہ ربانہ بجاتا ہی سچ کہی یہ
تشبیہ نعثل اور بز کوہی کی خائف اور پردہ نشین کی تشبیہ سی گرم تر اور منکر اسکا منکر قول حضرت عائشہ و حضرت عمر
اور کافر بلکہ اکفر کا ہم کیش و ہمسر اور منکر قول جناب سیدہ نصبہ فدک مین کون تہا کہ جسے اسکی بہی خبر ہی یا نہین اگر بیخبر ہی
تو تو خیر ورنہ حال غیر ہی جب باخبر ہو کر جپ نر ہی تو اختیار ہی جو چاہی اپنی کو اور اون دو لفظون سی جو چاہی اپنی خلیفہ
کو ابہی سے سمجہہ کر بات کرتی ہین سخندان وہ اوندہی منہ ہین گرتی جو ہین نادان **قولہ** ہان یہ بیت مطابق عقیدہ
اہلسنت کی صحیح ہی اونکی نزدیک حضرت امیر کرار ہین نہ معاذ اللہ خائف و فرار شیخین کی دوست و وفادار تہی نہ
تقیہ ناعقول کی سزاوار **اقول** اگر یہ بیت مطابق عقیدہ اہلسنت ہوتی تو امام اہلسنت فخر الدین رازی اقرار شجاعت
حضرت امیر پر کیون مورد الزام ٹہرای اور شیعہ بنای جاتی لسان المیزان عسقلانی کی یہ بات بتائی تامل غور ہی قال

[illegible]

Presented by Ziaraat.Com

قال واستدعى ابن الطباخ ان الفخر كان شيعيا يقدم محبة اهل البيت لمحبة الشيعة حتى قال في بعض
تصانيفه وكان علي شجاعا بخلاف غيره انتهى يعني ابن طباخ ركابي مذهب مدعي ہي كہ فخر رازي شيعہ تہا
اور اہل بيت كي محبت مثل شيعہ مقدم جانتا تہا تا اينكہ اپني بعض تصانيف مين كہا ہي كہ حضرت مرتضى علي شجاع اور
بہادر تہي بخلاف اونكي غير كي انتہى الله اكبر فخر الدين سا ستي متعصب جسكي اوصاف جميلہ اور محامد با صاحب
منتہى الكلام سي سنا چاہي جب اوسكي زبان پر قادر توانائي محض اپني قدرت كاملہ سي البيا كلمہ حق كہ جس سي بيا
ثابت ہو كہ سلي شجاعت مصنوعي يارونكي نيست و نابود ہوگئي جاري كيا سنيون كو كچھ بن نہ آئي مجبر اسكي كہ ايسي
متعصب پر تشيع كي تہمت لگائي كيا خوب جو محبت اہل بيت اور ان حضرات كي اعلم و افضل ہوسن اعتقاد كرتي ہين
شيعون پر تعجب اور نہاية العقول مين باين عبارت نامعقول و العجب انہم يزعمون ان التقي و النقي و
الحسن العسكري كانوا عالمين بجميع مسائل الاصولية والفرعية جليها و تفاصلها الخ ان بزرگوار وكي
اہانت و منقصت باين بي ادبي و تعصب كري با اينہمہ وہ محب اہل بيت اور شيعہ كہلائين اور كہني والي كو كچھ شرم نہ آئي
اور اسكي بعد كي فقرہ كا جواب يہ ہي كہ اگر سنيونكي نزديك حضرت امير كرار تہي نہ معاذ الله خائف و فرار تو كرار كو ماني
كہ فرار سي ننگ و عار ہو نہ اونكا دوست و فادار و العاقل تكفيه الاشارة اور حسب افادہ وحيد تقيہ كي
يہ دو قسمين جديد معقول و نامعقول كي معلوم ہوئين ليكن بنظر انصاف يہ تفرقہ بين القسمين بہت واضح اور صاف
ہي پس تقيہ حضرت امير مثل تقيہ حضرت موسى مقررہ قاضي بيضا قسم اول مين داخل اور تقيہ عبد الله بن عمر بيعت
يزيد پليد مين جيسا كہ رشيد الفضلا كہا كر بغرض رفع عار و ندامت و رفع ملامت خليفہ زادہ زاد والد بنيه ليتبعاوه
يہ تاويل عليل كرتي ہين قسم ثاني مين شامل ہي سه بات كرني مين جو يون كہا گيا ہي سمجہ كيا وہ آپ منہ كي كہا ہي گا
بنياد اعتقاد سه عثمان سي ہميشہ تہي نالان عائشہ ديتي تہي اوسكي قتل كا فرمان عائشہ جب قتيل وہ ہوا
تو طرفدار ہوكي لڑني علي سي چہوڑ كي اپنا وطن گئي قولہ عائشہ امير المومنين سي لڑين جو امام سي لڑي وہ مسلمان نہين
اقول بيان سي وحيد صنيد ني اشعار كو چہوڑ كر فقط خلاصہ مختصرہ پر اكتفا كيا اور عذر ترك نظم پر ايك حاشيہ ميں لكہدا
جو بالكل مہمل اور اوسكي بيديني پر دال بلكہ اول ہي ايسي كہ مستحق لعن پر لعن و طعن اگر بيديني ہي تو كتب اہلسنت مين جو
حضرت پيغمبر كي لعنت متخلفين جيش اسامہ پر اور بي بي عائشہ كي بد زباني حضرت عثمان پر اور حضرت امير كي لعن ابو ابا اہم

[illegible]

[illegible]

اور طلحہ و زبیر نی عوام پر جا بجا ند کو بھی جب ان حضرات خصوصًا سیدہ کائنات نی اہلسنت کی بڑی بڑونکو زیر بار کلمہ کیا
جواب وحید بیدین خیال کری کہ یہ بدزبانی اوسکی کہان تک جاتی ہی اور اوسکی سر پر کیا آفت لاتی ہی والتدیہ بید ہی
قوم ایسی ہی مقامات مین کالشمس فی رابعۃ النہار ظاہر و آشکار ہوتی ہی کہ یہ حضرات محبت اعادی رسول و آل رسول مین
ایسی منہمک ہین کہ اونکی معائب کی اصلاح مین ہرگز حفظ مراتب جناب پیغمبر آنکو منظور نہین ہی اہل انصاف غور کرین کہ پہلی تو اس
باحیا فرقہ نی آباء کرام حضرت بشیر و نذیر کی بیدینی و تکفیر مین اسقدر مبالغہ کیا کہ اپنی کتب معتبرہ کو اس مطلب واہی سی بہرا
ضلالت و گمراہی سی بہر دیا پہر جب سمجہی کہ رفع عار صنم پرستی امرای نامدار کیواسطی اثبات کفر آباء رسول مجید چندان نافع
و مفید نہین تو اسپر بھی ترقی فرمائی کمال بی ادبی اور بیحیائی کی نوبت آئی جو قابل بیان نہین مگر بضرورت لکہتا ہون کہ
الست افضل المحبین اولکمین کہ یہ ہماری شان نہین واقدی اپنی طبقات مین سفیان ثوری سی ناقل ہی قال سمعت النصبی
یقول فی قولہ تع ووجدک ضالا فہدی قال کان رأی النبی صلعم علی دین قومہ اربعین عاما انتہی اس عبارت
منحوسہ کا ترجمہ میری جرأت سی باہر اور مطلب ارباب نفاق اس سی جو کچھ ہی وہ ظاہر و باہر ہی حیرت ہی کہ ایسی کلمات
قبیحہ کی کہنی والون پر صاعقہ کیون نگرا اور وہ دیدہ و دہن و شریر بصورۃ قردۃ و خنازیر مسخ کیون نہوگئی پس جب پیغمبر خدا
متبع دین حنیف کی نسبت بیدینی کا اثبات ہی تو زبدۂ نسل پیغمبر کو بیدین کہدینا کتنی بات ہی اور یہ کیا ہی اسنی تو آگی چلکر
کلمۂ فحش بھی کہدیا مگر الحمد للہ کہ خدای دانا نی اوسکا انتقام بخوبی لی لیا کما سیاتی فانتظر قولہ صاحب کامل بہائی خروج
عائشہ مین لکہتا ہی کہ عمار یاسر نی جناب امیر سی کہا کہ یا علی یہ لوگ اہل قبلہ ہین قتل انکا روا نہین امیر المومنین نی بھی اونکی
تکفیر کا حکم نہین دیا بلکہ اپنی محارب کو کتاب نہج البلاغہ مین بہائی اور صاحب اسلام ارشاد فرمایا ہی اقول کامل بہائی
اسوقت موجود نہین مگر بظاہر اسمین بھی خیانت اس خائن کی ثابت ہوتی ہی اسلئی کہ باب مدینہ علم ہرگز محتاج تذکیر عمار نہ تھے
وحید نی ممدوح اقضاکم علی کو قائل قول کل اناس افقہ پر قیاس کیا کچہہ لولا علی لہلک عمر کا بھی خیال نہ آیا کہ کس
شخص کو جسکی محتاج حضرت عمر تہی تذکیر حضرت عمار کا محتاج بنایا ہان اگر حضرت عمار نی اس غرض سی کہا ہو تو عجب نہین
کہ عوام کی دلونسی یہ شبہہ جاتا رہی کہ اہل قبلہ کا قتل جائز نہین ہی پر اس سی وحید کا مطلب حاصل نہوگا اور بہائی و شافی
کا جواب آگی آتا ہی کیون گہبراتا ہی قولہ اور مجالس المومنین مین ہی کہ حضرت عائشہ نی بحضور جناب امیر حرب توبہ کی
کی اس سبب سی لعن اپنی بچایا ہی اقول مجالس مین تو ہمنی ذکر توبہ حضرت عائشہ بہت ڈہونڈہا مگر کہین نہ پایا ہان

شان ذکر عدم توبہ ولعن محاربین حضرت امیر جا بجا بعنوان مختلف نظر آیا از انجملہ عذر بارد توبہ اصحاب جمل و
صفین میں یہ جواب جناب شیخ قزوینی مذکور ہی و مشہور ست کہ ہنوز غبار معرکہ جمل ننشستہ بود کہ طلحہ و زبیر را کشتہ
یافتند پس ہرگاہ مجرد تجویز روا دارند کہ طلحہ و زبیر در حالت نزع از عداوت و خصومت علی مرتضی توبہ کردہ و نجات
یافتہ باشند باید کہ بنا برین اصل کرم و تفضل نمودہ تجویز نمایند کہ ہشام بن الحکم و مومن الطاق وغیر ہما در حال نزع از عداوت
ابوبکر و عمر توبہ کردہ باشند و نجات یافتہ و الا چون این جماعہ اکابر شیعہ را کہ دشمن ابوبکر و عمر میدانند دشنام و لعن میکنند
باید کہ طلحہ و زبیر و امثال ایشان را نیز کہ دشمنان علی بودند و بہ تیغ او کشتہ شدند حمایت نکنند کہ جواب یک تمیمہ راست
و یک تمیمہ دروغ نباشد انتہی و از انجملہ جواب صاحب فضائح جسنی کہ اہل جمل و صفین کو تعبیر بہ افاضل ناس کہا ہے شیخ
ممدوح نے فرمایا ہی و نمیدانم کہ از افاضل ناس چگونہ باشند جماعتی کہ تیغ بر روی امام کشند و او را دشنام دہند کہ زنگ
بیرون دہی بعنقید الا ان اباالحسن قد اشرک علی مشرک شد با اینہمہ مسلمان و بہشتی و از افاضل ناس میباشند اما آنہا کہ
گویند کہ امام بنص باید و دون اختیار بر تقدیر کافر و ملحد و رافضی باشند ای مسلمانان اگر منکران امامت ابی بکر رافضی
باشند منکران امامت علی چرا سنی و بہشتی باشند نہ بر دو بر یک حدیست کہ آنچہ رافضیان را لازم است در انکار امامت ابوبکر و عمر
طلحہ و زبیر و عایشہ را ہم چندان آن لازم است در انکار امامۃ علی انتہی بلکہ خود جناب قاضی اسی کتاب میں فرماتی ہیں کہ اگر بعض
خلفاء ثلاثہ بنا بر عدم احتیاج ایشان و تغلب خود باستعمال تیر و شمشیر ظاہر نبود مخالفت و محاربہ عایشہ و طلحہ و زبیر و معاویہ
و صحابہ کہ با ایشان بودند مخفی نیست انتہی الغرض ان افادات سی صاف ظاہر ہی کہ جناب قاضی کی نزدیک محاربہ
امیر کی فاسق اور ملعون ہوتی ہیں بلکہ اونکی کفر و نفاق میں کچھہ شبہہ نہیں پس کیونکر توبہ عایشہ کی قائل اور منع لعن کی
مائل ہوتی اور بفرض تسلیم توبہ جبتک حضرت امیر کا عفو فرمانا حضرت عایشہ کا آپ کی خلافت کا معتقد اور آپکا تابع ہو جانا
ثابت نہ کریگا توبہ زبانی سی حصول برات ایمانی اور برادت نیرانی دشوار ہی پہر ذکر توبہ بیکار ہی توجہ صاحب
اگر توبہ کیجاتی توبعد حضرت عایشہ کی زبان سی زبان پر مرتی وقت اپنی محدثات پر کہ وہی خروج اور بغاوت ہی کیون حسرت
و ندامت کی تقریر آتی دیکہی کتاب الاعلام میں یہ کلام انہا لما احضرت ای عایشہ ۱۲ قیل لہا ندفنک مع رسول اللہ صلعم
فقالت ادفنونی مع اخوانی بالبقیع فانی قد احدثت امورا بعدہ انتہی و نیز جب حضرت پیغمبر نی منع حرب
مرتضوی میں خاص حضرت عایشہ سی خطاب ایاک ان تکونی کیا ہو اور با اینہمہ حضرت راکبۃ الجمل نی بلا عمل مال دیا ہو

تو کیونکر مجاورت آنحضرت سی تو شرمائین اور بقیع مین دفن کرنیکا حکم نہ دیا مین مگر تعجب ہی کہ دفن بقیع مین جواب
حضرت عثمان کا جواب نہ آیا جنکی حق مین کہا قتلوا نعثلا فرمایا اسی سی معلوم ہوگیا کہ میان عثمان خاص بقیع مین
دفن نہین ہوئی جیسا کہ وحید نی اگلی چل کر غل مچایا اور جواب پایا ہی قولہ ای شیعو تمہی ہو جانی کا مقام ہی کہ ابن مجتہدین
ماسبق وجناب اور مقبول حق کی کلام سی محارب آپ کی مسلمان قرار پائی اور تمہارا مفتی اپنی کتاب بزاد المتقین
مین کچھ اور ہی گال بجا رہا ہی راگ الحمد نہ گا رہا ہی لیکن کیا ہوتا ہی مفت ایمان کہوتا ہی اقول شیعہ تو بیسے
کیا ہونگی مگر اہلسنت اگر ضد سی نکرین اور انصاف پر آوین تو بیشک شیعہ ہوجائین کہ حضرت رسول اور تدبیر قول
کی ارشاد سی محارب حضرت امیر مثل محارب حضرت بشیر و نذیر مسلمان برائی نام مسلوب الایمان بد انجام قرار پائی اور
حضرت عائشہ کو اپنی بغاوت پر حسرت و ندامت کا اظہار اہلسنت کو اونکی توبہ ثابت کرنی مین اصرار ہی کہ جنگ جمل کا
اونٹ اس کل بیٹھتا ہی نہین آمین وحید کا شتر غمزہ بیکار ہی بیناحق کچھ اور ہی گال بجا رہا ہی راگ ملحدانہ
مانند مخنث زنانہ بی تال و سر گا گا رہا ہی محارب بن ماسبق کی قول سی وہ مسلمان قرار پائی اونکی کلام کو سند مین
لائی اور حضرت امیر کی مسلمان فرمانی کی وجہ اگلی آپ ہی شارح نہج البلاغہ کی تقریر دلپذیر سی الٹی اسلام برائی نام
کو علمی کہلی جاتی ہی بس ہماری حضرت مفتی پر ناحق اعتراض اور ابن قاضی کی حال و مقال سی کیون اغماض
ہی جو صحبت امام اعظم سی راضی ہوکر وجوبی کی بالکی ہونی پر مفتی بن راضی ہوگئی **بنیاد اعتقاد سے**
طلحہ و زبیر دونو بڑی نابکار ہی دشمن علی کی عایشہ کی دوستدار تہی پہلی تو اکی دونوں بیعت علی سی کی پہر
عایشہ سی مل کی عداوت علی سی کی قولہ کتاب نہج البلاغہ مین جناب امیر طلحہ و زبیر کو مسلمان فرما چکی اور اونکی
اجماع پر بعد خلیفہ ثالث اپنی خلافت جتا چکی اقول حجت اجماعی کی وجہ تو قبل اسکی ہم بتا چکی لیکن باغیون کی
اسلام پر یہ بیعت بغلین بجاتا ہی بار بار غل مچاتا ہی ہرچند اسکا پورا جواب تو ذکر حاکم شام اور استدلال بکلام معجز نظام
اخواننا فی الاسلام مین حسب وعدہ تبی گا لیکن چونکہ مثل دیگر حیلہ سازان وحید اسپرست مغرور و نازان ہی لہذا
کچھ بیان یہی اسکا سرور و غرور بزور قلم مبدل برنج و الم کردینا ضرور ہی پس آگاہ ہو کہ بغاۃ طغاۃ لاسیما خصوصا
طلحہ و زبیر ایسی مسلمان تہی جنکو حضرت امیر کی بموجب روایت ریاض النضرہ و مطالب السئول ظالم ارشاد کیا
مصداق لعنۃ اللہ علی الظالمین قرار دیا اور حضرت عمر لی تو وہ کلمہ سخت سنایا کہ دونو کو چہٹی کا دودھ یاد آیا

آیا اور اوسکی شرح عنقریب آئیگی حقیقت حال اخوت کذائی و اسلام ربانی معلوم ہوجائیگی
قولہ خصوصًا حضرت زبیر برادر پھوپھی زاد حضرت امیر جنکی شان میں صاحب کشف الغمہ یوں شہادت
دیتا ہے کہ جب جنگ جمل میں ابن جرموز لعین نے حضرت زبیر کی شہادت کا مژدہ جناب امیر تک پہونچایا کہ یعنی
تیرے بدخواہ کو شربت شہادت پلایا آپ نے فرمایا کہ مجکو خیر النساء سے یاد ہے کہ زبیر کا قاتل جہنمی ہے وہ یہ سنکر
غصہ میں آیا اور اپنے کو جہنم میں پہنچایا حضرت امیر نے فرمایا لقد صدق رسول اللہ ص بشر قاتل ابن صفیہ
بالنار اقول ظاہر ہے کہ کوئی قرابت دنیا میں ماں باپ کی خصوصیت اور قرابت سے بڑھکر نہیں ہے پس جب کہ
جناب امیر کہ حضرت پیغمبر کے والدین ماجدین حسب اعتقاد سراسر فساد اہلسنت معاذ اللہ کافر اور جہنمی ہوے
اور منزلت ابوت پیغمبر دادا ہم کچھ اونکے کام نہ آئی تو زبیر کو برادر پھوپھی زاد ہونا حضرت امیر کا کیا کام آئیگا اور
کب باعث بہبودی روز جزا اور جزا و سزا سے بچائیگا اور قاتل زبیر بسبب خودکشی مستحق جہنم ہوا نہ بسبب قتل زبیر اسلئے
کہ قتل زبیر بہ تقریب دعائے بد حضرت امیر تہا چنانچہ کتاب مطالب السئول میں منقول ہے کہ جب زبیر نے بغاوت کی راہ لی
تو حضرت امیر نے ہاتہ اوٹہا کر بددعا کی یعنی کہا اللّٰہم ان الزبیر بن العوام قطع قرابتی و نکث عہدی و ظاہر
عدوّی و نصب الحرب لی وھو یعلم انہ ظالم لی اللّٰہم فاکفنیہ کیف شئت و انّی شئت جب یہ دعائے معصوم
موجب ہلاک مقتول معلوم ہوئی تو قاتل اوسکے قتل کے سبب کب مستحق نار ہوسکتا ہے بلکہ وہ اپنی خونمیں خود گرفتار اور بوجہ
آتش جہنم بالنار ہوا اب اس کلام معجز نظام کے فقرات طیبات کے کچھ رموز و کنایات بیان کیجاتی ہیں جو عقیدہ کو بلکہ
اوسکے پیرو کے بھی ہوش اوڑاتی ہیں پس آگاہ ہو کہ قول حضرت امیر قطع قرابتی سے واضح ہوگیا کہ برادر پھوپھی زاد ہونا زبیر کا
اوسکے کفر و فسق بسبب انحراف و بغاوت منقطع و مردود ہوگیا اور وحید عنید کا فخر و ناز اس کلمہ باعجاز سے بالکل بیسود ہوگیا
اور نکث عہدی سے معلوم ہوا کہ زبیر مورد کریمہ انما ینکث علی نفسہ تہا اور ظاہر عدوی سے ظاہر ہوا کہ بغاۃ
جنگ جمل وغیرہ عدوی امیر المومنین اور زبیر حضرت کا حریف اور اونکا ردیف اور بجملہ شرکا و معاونین ہواداروں تہا اور
نتیجہ عداوت منشاء بغاوت کتاب مفتاح النجا میں حضرت ام سلمہ رض سے یوں مذکور ہے قال رسول اللہ صلعم لا یحب علیًا
الا مومن ولا یبغضہ الا منافق اور اس سے بڑہکر یہ روایت ہے اخرج الدیلمی عن ابن عمر عن النبی صلعم علی
بن ابی طالب باب حطۃ فمن دخل فیہ کان مؤمنا ومن خرج منہ کان کافرا یعنی دیلمی نے ابن عمر سے اور اونسے حضرت رسول

Presented by Ziaraat.Com

سے روایت کی ہے کہ علی دروازہ حطہ بن جواس در مین در آیا وہ مومن ہے اور جو اس سے نکل گیا وہ کافر ہے
چونکہ محاربین جمل و صفین باب حطہ سے خارج حیطہ بغاوت میں داخل ہوئے پس بالضرور حسب وعید من خرج
زمرۂ خوارج میں شامل ہوئے **قولہ** جسکو جناب امیر مسلمان فرمائیں اور اوسکی قاتل کو جہنمی بتائیں اوسکو
نابکار کہنا نطفہ حراموں کا کام ہے **اقول** کچھ اس لیے تکی بیٹھے دل کو حضرت عمر کی قول کی بھی خبر ہے جنہوں
نے بموجب روایت کتاب الامامة والسیاسة عبد الرحمن بن عوف کو فرعون امت اور طلحہ کو متکبر زن مرید اور زبیر
کو کافر الغضب اور بقول شارح نہج البلاغة یوما انسان ویوما شیطان فرمایا کچھ ان مقبولین قوم کا لحاظ نہ آیا
اب وحید صید ذرا غور کریں اور بتائیں کہ بموجب اوسکی قول کالبول کی کون نطفہ حرام ہے اور طلحہ و زبیر
اور ابن عوف ثالث بالخیر کی نسبت ایسے الفاظ قبیحہ ایک نہ دو بلکہ زیادہ جو لفظ نابکار کی نکڑ دادا ہیں کہنا
کسکا کام ہے اس سے بڑھکر مناسب مقام نطفہ حراموں کی کام پر ایک معجزہ قرآنی اور کرامات سید سادات حضرت
مفتی عمرانی کا بیان اور قدرت یزدانی کا اعلان ہے وحید بے ادب مستحق وعید رب غریق سیلاب غضب
حریق نار ذات لہب کبگوش دل سنے کہ نطفہ حرام کا پردہ فاش کیا جاتا ہے خداوند علام خود قرآن مجید میں فرماتا ہے
ذرنی ومن خلقت وحیدًا یہ آیت ولید پلید کی ضمن میں نازل ہوئی مگر یہاں تو وحید پر بھی لگا و صادق آئی
جیسے وحید کی اوسکی پیر کبیر کی زبانی بڑی تفضیح اور جیسی وحید کی تفسیر کبیر میں تحت آیہ کریمہ یوں تصریح ہوئی ہے
وقال ابو سعيد الضرير الوحيد الذي لا اب له وهو اشارة الى الطعن في نسبه كما في قوله تعالى عتل بعد
ذالك زنيم یعنی ابو سعید ضریر نے کہا کہ وحید وہ شخص ہے جسکا باپ نہو اور یہ اشارہ ہے طرف طعن کی اوسکے
نسب میں جیسے کہ قول خدا تعالی عتل الخ میں تصریح ہے کہ وہ تندخو اور زنازادہ ہے انتہی اب وحید اور ولید میں
فقط ایک نقطہ کا فرق رہا اور جس کلمہ فحش سے اوسنے حضرت مفتی کا قصد کیا تھا خدا نے نام لیکر صاف کہا سے بڑا لقمہ
دیا ان پر الٹی پایا ہگا بانی کا تیری منہ پہ آیا یہ ہے مفتی عالم کی کرامات کہاں تک کوئی کسی اور کسبہ چھپایا **قولہ** اور
منکر قول امام جہنم مقام ہے **اقول** بیشک ہمارے امام کی قول کی یہی شان ہے لیکن جب اہل جمل و صفین یا مابین
تو اوسکا کیا علاج مگر آپ نے کلمہ حق کہا یہ آپکا احسان ہے اب اپنی امام کی قول کی منکر کا تو حال کہیے کہ اوسکا کیا انجام
اور کون سا مقام ہے **قولہ** باقی دوستی و عداوت کی کیفیت کتاب فضیحة الشیاطین سے عیاں ہے منتظر رہنا چاہیے

اصل حال آشکارا ہی اگر فہم درکار ہی **اقول** محبت اور عداوت ایسی چیز نہیں جو چھپائی سی چھپ سکی مصاحب
فضیحت مصداق خود فضیحت بدیگران نصیحت اپنا عیب اوروں پر لگاتا ہی باتیں بناتا ہی وجہ اوسکی دم میں
نہ آئی تنبیت الخصام مولفہ افل الانام کو دیکھی تو حال کھلجائیگا تاکہ اصل حال بکمال نہ ہونیکی محبت وعداوت کا فقط
ابن طباخ کی ایسی ایک فقرہ یعنی ان الفخر کان شیعیا یقدم محبۃ اہل البیت لمحبۃ الشیخین ہی سے آشکار
اگر فہم صحیح درکار ہی بشیاد اعتقاد سے جب مبتلا ہوئی مرض الموت میں نبی ایک فوج جنگ روم
کی جانب روانہ کی سرداری کا اسامہ کو نام ونشان دیا ابوبکر اور عمر کو بھی سپاہی
پاک رہی بغض وکینہ سی جو دشمن علی تھی مدینہ سی تا بعد انتقال رسالتماب
میں بوتراب کی کہتی رہی رسولخدا جلد اور جو بچائی لعن خدا اوسپر غضب **قولہ** ابوبکر نے
لشکر اسامہ سی تخلف کیا حالانکہ پیغمبر نے اوس لشکر کو خود رخصت فرمایا تہا اور بہت تاکید کی تہی کہ جہزوا
جیش اسامہ لعن اللہ من تخلف عنہ **اقول** فریقین نے تو حضرات شیخین کو متخلفین جیش اسامہ میں شمار
کیا ہی اور اشعار میں بہی اسکا اشعار کردیا ہی پہر معلوم نہیں کہ وحید نے تنہا حضرت ابوبکر کو کیوں لیا اور حضرت
عمر کو کیوں چہوڑ دیا **قولہ** جملہ لعن اللہ من تخلف عنہ کتب اہلسنت میں کہاں ہی جو محتاج جواب ہو **اقول**
علامہ شہرستانی کتاب ملل ونحل میں بندای بلند پکار رہا ہی کہ حضرت پیغمبر نے یہ جملہ فرمایا اسیطرح شارح مواقف
ابوبکر جوہری ملا یعقوب لاہوری شارح بخاری نے اس جملہ کی تصریح کی ہی اب یا تو ان اشخاص کو زمرہ اہلسنت
اور کتب مذکورہ کو کتب اہلسنت سی بدلیل خارج کریں یا ہم جو حضرت کی اس جملہ فرمانے پر بس یاد کہیں نعوذ کر نہ مرے
قولہ جسکو آنحضرت صلعم نے عین وقت وفات کی واسطی نظام دین کی امامت کیلئی اہل اسلام پر نائب اپنا مقرر
فرمایا ہو اوسکو منافقین میں شمار کرنا ملعون بیدین کا کام ہی **اقول** یہ امامت حسب تصریح اکابر اہلسنت آنحضرت
کی بیہوشی اور غفلت میں فقط باجازت حضرت عائشہ ہوئی وعید خدا سی ڈری حضرت پیغمبر افشا نہ کریں
اگر بارشاد آنحضرت ہوتی تو کیوں ہوش میں آکر حضرت عائشہ کو اس کارسازی پر انکن لصواحبات یوسف
فرماتی اور حضرت ابوبکر کی جنبش نمازی پر بقدر آزردہ ہوئی کہ باوصف قوت ضعف صحت وضعف قوت فضل بن عباس
اور حضرت امیر پر تکیہ کر کی مسجد میں تشریف لائی اور حضرت ابوبکر کو بھی ہٹا کر خود بنفس نفیس امامت فرمانی

اور کتب اہلسنت مین مذکور ہی کہ فقط حضرت عائشہ نی یہ کارگزاری نہین کی بلکہ بی بی حفصہ نی بہی اپنی پدر بزرگوار کی بارہ مین یہ اہتمام فرمایا تہا چنانچہ صاحب مدارج النبوۃ لکہتی ہین فرمود پیغمبر خدا شما ای زنان صواحب یوسف اید در دل چیزی میدارید وظاہر چیزی دیگر میکنید انتہی اب ایسی پیشمازی کب لایق اعتماد اور بمقابل شیعہ کیونکر قابل احتجاج و استناد ہی حضرات اہلسنت آپ ہی حضرت خلیفہ کو عہدۂ امامت سے سرفراز فرماتی ہین پہر آپ ہی جیش اسامہ سی اونکو متخلف ٹہراتی ہین چنانچہ تفصیل اسکی عنقریب آتی ہی سارے قلعی کہل جاتی ہی پس اگر وحید کی نزدیک اونکو متخلفین مین شمار کرنا طعون بیدین کا کام ہی تو اسکی اکابر پر یہ قصہ تمام ہی اور وحید کا کیا ذکر ہی تو سہی سی آپ جادہ پر سالک ہی اور اسی وادی مین ہالک والحمد للّٰہ علی ذلک **قولہ** اور جو من تخلف بالفرض حضرت نی فرمایا ہی ہو تو یہ تو بتلاو کہ لفظ من سے عام ہی یا خاص اگر عام ہی تو حضرت حیدر کرار و دیگر اہل بیت اطہار اس وعید مین شریک ہین اور جو خاص ہی ساتہہ متعینات اسامہ کی تو جہز و اجیش اسامہ خطاب طرف متعینات کی نہین ہو سکتا **اقول** یہی صاحب تحفہ کی سخن سازی اور وحید کی زبان درازی ہی بہرکیف تشئید المطاعن وغیرہ مین جو خدمت گزاری صاحب تحفہ کی گئی ہی وہی اونکی چیلی اکیلی کیواسطی بہی کافی ہی بیان اسقدر سمجہہ لی کہ اگر لفظ من عام ہی ہو تب بہی پناہ بخدا حضرت حیدر کرار واہل بیت اطہار اس وعید مین بنا برظن بد وحید شریک نہو سکتی کہ یہ حضرات باتفاق فریقین ابتدا ہی سی شامل جیش اور داخل تعبیت اسامہ نہ تہی چنانچہ مدارج النبوۃ مین مذکور ہی حکم عالی چنان صادر شد کہ اعیان مہاجر وانصار مثل ابوبکر صدیق وعمر فاروق وعثمان ذو النورین وسعد بن ابی وقاص وابو عبیدہ بن الجراح وغیرہم الا علی مرتضی کہ ہمراہ نگردد دران لشکر ہمراہ اسامہ شوند انتہی اب جیسے حضرت مرتضی اور اہل بیت بشہادۃ دوسری شاہ دہلوی کی اس عموم سی خارج ہین ویسی حضرات ثلاثہ نے اس وعید مین داخل ہین کیا خدا کی قدرت ہی کہ ہر چند صاحب تحفہ اور وحید مین گانٹہ ہی چہنی لیکن کچہہ بہی بنا نہ بنی جنکو چاہتی تہی الزام تخلف سی بچائین صاحب مدارج کی صاف گوی سی بچا نہ سکی اور کوی وسیلہ لنگڑی لولی ہی مثل فضل فضولی لا نہ سکی چنانچہ اوسنی ابطال الباطل مین پہلی تخلف کا ثبوت دیا پہر یہ عذر بدتر از گناہ پیش کیا ہی ومع ذلک استاذن عن اسامہ وھو الامیر فی التخلف فاذن لہ یعنی حضرت ابوبکر

ني اپني سردار اسامه سي اذن تخلف طلب كيا اور اسامه ني اونكو اذن تخلف كا ديا انتهى غنيمت هي كه
يه بات تو نهين چهپائي گو اوسكي عذر مين ايك مهمل بات بنائي بهلا بيچاره اسامه كو يه جرأت كهان تهي
كه باوجود حكم قطعي حضرت پيغمبر وه حضرت ابوبكر كو اجازت تخلف كي ديتي اور باوصف امارت بلاي مخالفت
پيغمبر اپني سر ليتي اور اگر بفرض محال اذن اسامه تسليم هي كيا جاي تو خليفه صاحب كي كيا منه تها جو حمله
معلومه كي قرباني كي وقت حضرت پيغمبر سي يه عذر كرتي كه آپ غيظ وغضب مين نه آئين متخلفين كو لعنت
ملامت نفرمائين بنده درگاه اور خيرخواه بلا اشتباه ني بموجب اذن اپني امير كي تخلف كيا هي **قوله** باقي
جواب اسكا كتاب ذوالفقار علي براعداي اصحاب نبي كي صفحه ۶ مين موجود هي جسكو ضرورت هو ديكهه لي يا تحفه
كي سير كري **اقول** كتاب كا نام تو اچها ملا چرا ليا كه سنتي والا گهبرا جاي ليكن جب اوسكي مزخرفات ديكهي
تو بي اختيار هنسي آجاي بس اس تيغ كلي كو جسني تحفه وغيره پر اپنا قبضه كيا تبركاً نيام اهل خلاف غلاف مين ركهي
اور بجاي تحفه شيعه اور نقشبند وغيرها كي سير كري **قوله** مگر صلح حديبيه مين جو حكم آنحضرت خاص جناب امير كو
هوا تها كه لفظ رسول كي محو كردو آپ ني فرمايا كه يه مجهسي نهوگا آيا يه تخلف جناب امير سي هوا يا نهين اسكا كيا جواب
هي ع مرزا ني تا من بگفتار دم نكوگوي گر دير گوئي چه غم **اقول** ايسي لي تكي بات وهي گا دي كهي گا
جسكو ليسي سامري امت ني بهكايا اور يادگار عجل جسداً له خوار بنايا هو يه صاحب تحفه كا دبل كيون
جو اوڑالي ديتا هي دوسري دهلوي كي ليك پر كيون نهين چلتا اور اس سخن ناصواب كا جواب پوچهه ليتا هي
جو مدارج النبوة مين پكاري كهه رهي هين كه اين امتناع علي از محو لفظ رسول الله نه از باب ترك
امتثال است كه مستلزم ترك ادب است بلكه عين امتثال وادب ناشي از غايت عشق ومحبت است انتهى اور اگر
اسپر بهي شاخ نكالي تو اوروسي پوچهي كه وه كبهي اپني كا مذ مانه ملائين كي بلكه اگر منصف هين تو صاحب مدارج
هي كي آگاه پر جا بيٹهين گي آپ ميان وحيد بتائين كه صلح حديبيه مين جو اعتراض حضرت خليفه ثاني ني حضرت
پيغمبر پر كيا اور اسقدر غيظ وغضب مين آئي كه آپ كي نبوت هي مين شك لائي چنانچه ابن قيم ني كتاب زاد المعاد
مين لكها هي قال عمر بن الخطاب والله ما شككت منذ اسلمت الا يومئذ فاتيت النبي صلعم فقلت
يا رسول الله الست نبي الله حقا قال بلى الخ اسكا كيا جواب هي ع هر كه بيهوده گردن افرازد خويشتن را

بگردن انداز و بیت یاد اعتقاد سے توڑا در مدینہ علم نبی کا در سرگرم اسپہ تہا کہ جلائی علی کا گہر

قولہ ملا باقر مجلسی نے حیات القلوب مین لکہا ہی کہ علی بن ابراہیم نے ابوذر سے روایت کی ہی کہ ایکروز مین ہمراہ عمر بن خطاب کی ایک راہ پر جاتا تہا عمر کو مضطرب پایا اوسکی سینہ مین ایسی آواز سنی گئی کہ جیسا کوئی خوف سے مدہوش ہوتا ہی پوچہا کہ ای عمر تجکو یہ کیا ہو رہا ہی کہا نہین دیکہتا شیر بیشہ شجاعت کو مینی جو نظر کی تو جناب امیر نظر آئی پہر کہا کہ جب مین علی کو دیکہتا ہون اسطرح ہراسان ہوتا ہون اور دوسری روایت یون ہی کہ خلیفہ دوم نے ایکمرتبہ شیعونکو بدی سے یاد کیا تہا اوسپر جناب امیر نے ناخوش ہوکر خلیفہ دوم سے مخاصمت کی اور ایک کمان ہاتہ مین تہی اوسکو زمین پر مارا وہ اژدہا ہوگئی خلیفہ کو اوس سے ایسا خوف پیدا ہوا کہ بعجز پیش آئی تب آپ نے اژدہی کو اوٹہا لیا وہ پہر کمان ہوگیا مگر تا دم مرگ وہ خوف خلیفہ کی دل سی نہین گیا

اقول تعجب ہی کہ تنہا ایک کمزور آدمی کہ جسکو علی کی صورت دیکہنی سے ہراس و خوف پیدا ہو اور کمان کی جو قصہ بعجز پیش آئی اور تا دم مرگ وہ خوف اوسکی دل سی نجائی تو ایسا شخص خائف ہنہ تنہا مدینۃ العلم شیر بیشہ شجاعت کا کیونکر در توڑ سکتا اور گہر جلا سکتا ہی اوسوقت جلال ہاشمی کہان گیا تہا کہ خلیفہ کو ہراس ہوا اور وہ کمان ایران مین تہی یا قم اور کاشان مین یا قبضہ ٹوٹا تہا یا گوشی سی اوتری تہی شیعون کی بدی سننی مین تاب آسکے اور گہر جلنی اور رسن گلو ہونے مین کہان بہواگئی العظمۃ للہ کتنا جہوٹ کا زور ہی ایک روایت شیر بیشہ شجاعت کو جیان بتاتی ہی اور ایک پہلوان سے

مزن دم بجز راستی زینہار کہ کاذب بود خوار در اعتبار

اقول ہم مکرر کہہ چکی کہ یہ مثنوی بطور علم کلام نہین ہی خاص عقائد شیعہ مین نظم کی گئی ہی پس اگر غیر شیعہ کے نزدیک وہ عقائد مسلم نہین تو اسمین کچہ شیعون کا ضرر نہین اور اخبار اہل بیت مین قصہ احراق بیت منقول ہی اور بمفاد اہل البیت ادری بما فی البیت وہ نہایت مستند اور طعن کی بحث اسمین فضول ہی با اینہمہ خدا کے قدرت سے اکابر اہلسنت نے بہی اسکا اعتراف کیا ہی کہ حضرت عمر نے تہدید احراق بیت مع اہل بیت بعد بیعت نشدن سے کی چنانچہ کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ مین ہی فدعا عمر بالحطب فقال والذی نفس عمر بیدہ لتخرجن او لاحرقنہا علیکم علی ما فیہا فقیل لہ یا ابا حفص ان فیہا فاطمہ فقال و ان کانت انتہی یعنی حضرت عمر نے لکڑیان منگوائین اور قسم کہائی کہ یا تو تم لوگ باہر نکلو یا مین اس گہر کو مع تم سب کی جلا دون گا کہا گیا کہ اس گہر مین فاطمہ

[illegible]

ہیں فرمایا اگرچہ فاطمہ ہوں (یعنی معاذ اللہ اونکو بہی جلا دو) نگام بلکہ خلیفہ صاحب بتقاضای حرارت جلانے
پر تو ہمقدر آمادہ و سرگرم تہی کہ تہوڑی آگ بہی ساتہہ لائی تہی جیسا کہ ابن عبد ربہ نے کتاب العقد میں ذکر کیا ہے
فاقبل ابی عمر بقبس من نار علی ان یضرم علیہم الدار انتہی فاعتبروا یا اولی الابصار باقی تصبر
نسبت بجلال حضرت امیر وہی شبہہ دیرینہ اور تقویم پارینہ ہی جو جوابات تحفہ وغیرہ میں بتواتر مقطوع اور
مدفوع ہو چکا ہے مگر چونکہ فہم کلام اساتذہ کرام جہابذہ عظام جاہلوں کا کام نہیں لہذا چند اشعار نظم بالنظام موثق
بنیاد اعتقاد حضرت مفتی علام جو زبان فارسی میں نہایت سلیس اور نفیس ہیں لکہی جاتی ہیں بعد اس نظم فارسی
کے بعد کچہہ ہندی کی چندی بہی کہوائی کی عبارت آرائی وحید کی داد و بیجای کی نظم معجز نظام ہے

از چنین صبر باید آگہی توچہ آگاہی وچہ بخواہی این نہ مقدور ہر ولی باشد خاصۂ مرتضی علی باشد
صبر بر ہر یکی ز بشر شاق ست بر شجاعان زیادہ تر شاق ست ہر قدر کار سخت تر باشد مدح را جزء ہمانقدر باشد
نکتہ دیگری در اینجا ہست دانش ہر کہ از حق آگاہ ست کہ بود خشم از برای خدا موجب رحمت و رضای خدا
در غضب از برای خود باشد نیست ممدوح بلکہ بد باشد پس بود نقل آن شقی رہبند کہ تفو بر رخ علی افگند
مرتضی باوجود کینۂ او شدہ آمدم جدا ز سینۂ او مولوی مد شرافت حیدر زدہ این رقم برو بنگر
پس بسن ہر کہ در گلو انداخت مثل او بود کاو تفو انداخت انتہی ما افاد ولقد احسن واجاد علاوہ برین

بزعم اہلسنت حضرت خلیفہ اول تو جناب امیر سے بہی اشجع تہے جیسا کہ صاحب صواعق وغیرہ نے لکہا ہے پس تعجب
ہے کہ جو ایسا بہادر ہو وہ ایک فاسق کافر کی مار کہائے ناک اور منہ سوجائے ہاتہہ پاؤں کیسے کہاں تک ہلائے
اور مار بہی کس چیز کی جو اونکی شان اور ہماری بیان بلکہ وہم وگمان سے خارج اور تصریح اوسکی اسطرح
داخل صحاح ہے کہ ہمدران آوان کہ حضور رضا ایمان آوردہ پیش ازان بکروز واقعہ دیگر بظہور پیوست
و آنچنان بود کہ چون صحابہ بسی و نہ نفر رسیدند ابوبکر گفت یا رسول اللہ چرا اسلام پنہان داریم و آشکارا
نہ کنیم فرمود ہنوز قوت نداریم ابوبکر مبالغہ بسیار فرمود حضرت رسالت پناہ صلعم بیرون رفتند و در مسجد حرام نشستند
و ابوبکر بایستاد و خطبہ خواند مشرکان را بغایت ناخوش آمد بتغلظت تمام برخاستند و ابوبکر را در میان گرفتند و
عتبہ بن ربیعہ نعلین برگرفت و چندان بر روی ابوبکر زد کہ بینی وی از رخسار ممتاز نمی گشت انتہی افسوس صحب

Presented by Ziaraat.Com

جسم نازنین کو حضرت ابوبکر نے نصرت حضرت پیغمبر میں ایسا بچایا کہ باوجود کثرت غزوات عہد سرور کائنات
کسی ہر کے میں پھانس تک نہ لگی کوئی اوچھا گھاؤ زخم نہ آیا اوسی جسم مقدس اور بدنی پاک کا عتبہ ناپاک نے یہ
حال بنایا کیا اب یہاں بھی وحید عتبہ فاسق کا مرید یہی کہے گا کہ اوسوقت جلال ہاشمی کہاں گیا تھا کہ کافر ویسے
بغلظت پیش آئے اور عتبہ بیباک کی ناک منہ سو جانی پر نہ آیا اور وہ شجاعت جو بقول ابن حجر حضرت امیر سے
ٹپکتی تھی خاک ہو کر جھڑ گئی تھی یا اوس پر اوس پڑ گئی تھی خیر یہ یار غار کا قصہ درکنار پہلا جناب رسول مختار کے
اشجع ناس ہونے میں تو کسی معتقد باسلام کو کلام نہیں کتاب معارج النبوة میں مسطور ہی کہ یکروز در مدینہ غوغا
شد و ترسی بدلہا راہ یافت آنحضرت پیش از ہمہ برخاستہ و شمشیری حمائل کرد و بر اسپ ابو طلحہ سوار شدہ بسمت آن
آواز برفت و بعد از انکہ معلوم کرد حاصلی نداشتہ مراجعت نمود مردم را دید کہ بر آمدہ اند و میروند فرمود برگردید ہیچ
ترسی نیست انتہی یہاں پھر اشجع ناس تھے کفار ذلیل کے ہاتھ سے کیا کیا اذیتیں پائیں مصیبتیں اوٹھائیں حتی کہ اذن
ملاعنہ نے حالت نماز میں شکنبہ شتر دوش مبارک پر رکھ دیا مگر آپ نے صبر ہی کیا اور یہ کیا بھی ... وقعہ الا
کو وہ لکھی کہ اوسمیں لکھا ہی روزی کہ کفار یکبار بر سر آنحضرت ریختند و گفتند توئی کہ سخنان در حق خدایان ما گفتی
فرمود آری منم کہ سخنان در حق اینہا گفتم و میگویم مردی را دیدم کہ گوشہ ردای وی را گرفت و در گردن آنحضرت
کرد و بپیچید چنانکہ راہ نفس بروی تنگ شد انتہی اسیطرح معارج النبوة کی یہ روایت بھی نہایت دردناک اور
عجیب ہی کہ عقبہ بن ابی معیط روزی در حال سجدہ پا بر گردن مبارکش نہاد تا آنکہ قریب بود کہ چشمان مبارکش از
دیدہ بر آید و روزی دیگر ہمین شقی چادر خود در گردن شریف پیچید و بشدت خفہ کرد انتہی کیوں اب دشمن مرتضوی
العیاذ باللہ حضرت نبوی کی نسبت بھی تو یہی کہے گا کہ اوسوقت جلال ہاشمی کہاں گیا تھا کہ کفار نگونسار خصوصاً عقبہ
ناہنجار کو ہراس نہوا اور وہ شمشیر غلاف میں تھی یا کوہ قاف میں یا قبضہ ٹوٹا تھا یا زنگ لگ گیا تھا یا جنگ جمل
کیواسطے حضرت ام المومنین کی سپرد کی گئی تھی مدینہ کی شور و غوغا سنی میں تاب نہ آئی فوراً زیب گلو فرمائی اور
گردن زدنی کی بی ادب پاؤں رکھنی اور چادر سے گلوی مبارک خفہ کرنے میں کہاں بجوائی گئی العظمة للہ کتنا
جھوٹ کا زور ہی ایکروایت خاتم رسالت شیر بیشہ شجاعت کو جبان بتاتی ہی اور ایک پہلوان لیس گر وحید کا ہے
عقیدہ ہی کہ یہ امور نباہ بخدا منافی شجاعت اشجع اولین و آخرین حضرت خاتم المرسلین نہیں تو اسلام ہی سے دست بردار ہی

ہی اور اگر موافق عقیدہ صحیحہ شیعہ یہ کہی کہ انبیا اور اوصیا کی حالات اور معاملات کو اور ونکی حالات و معاملات
پر قیاس نکرنا چاہئی حضرات ہر حال مین پابند مشیت الہی اور ہر امر مین مستحق اجر تعنا ہی ہین جہاد انکا محض طاعت اور
صبر انکا عین شجاعت ہی پہر حضرت امیر پر جو ہر امر مین پیرو حضرت بشیر و نذیر ہین کیون طعن و تشنیع لاعنی یا بن تیز زبانی سے
جاری ہی حالانکہ آنحضرت صلعم کا حضرت امیر کو مامور بصبر فرمانا اور یہین وجہ تسلط خلفا پر آپ کا شجاعت نہ کرنا
یار لوگون کو خوب معلوم تہا جبہی اون کی اندامیون پر کہل کہلی اور حضرت کا خوف بالکل اونکی قلوب سی جاتا رہا چنانچہ
صاحب ریاض النضرہ جو اکابر اہلسنت سی ہی کتاب مذکور مین حضرت امیر سی ناقل ہی یہ کلام ہی سنتی اور یاد رکہتی
کی قابل ہی قال قال رسول اللہ صلعم یا علی کیف انت اذا زہد الناس فی الآخرۃ ورغبوا فی الدنیا واکلوا
التراث اکلا لما واحبوا المال حبا جما واتخذوا دین اللہ دغلا ومال اللہ دولا فقلت اترکہم وما اختاروا
واختار اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ واصبر علی مصیبات الدنیا وبلویہا حتی الحق بک انشاء اللہ تعالے
قال صلعم صدقت اللہم افعل ذلک بہ اخرجہ الحافظ الثقفی فی الاربعین خلاصہ اسکا یہ ہی کہ حضرت رسول خدا
نی حضرت امیر سی فرمایا کہ یا علی کیا حال ہوگا تمہارا جب لوگ چہوڑ دین کی آخرت کو اور رغبت کرینگی دنیا کی اور کہا جاینگے
کی میراث آل کو اور دوست رکہین گی مال کو اور دین خدا کو ضائع و برباد کرینگی اور مال خدا کو ہاتون ہاتہ لیجاینگی
حضرت امیر نی عرض کیا کہ مین اون لوگونکو اور جو وہ اختیار کرینگی ترک کرونگا اور اختیار کرونگا خدا اور رسول اور دار آخرت
کو اور مصائب و آلام اور بلوای عالم دنیا اور اہل دنیا پر صبر کرونگا تا اینکہ ملحق ہون آپ کی ساتہہ فرمایا سچ کہا تمنی پہر
دعا کی بار خدایا کر تو علی کی ساتہہ ایسا ہی حافظ ثقفی نی کتاب اربعین مین اسکا اخراج کیا ہی تہی چونکہ اہل جمل و صفین
متروک نہین ہوی بلکہ حضرت امیر نی بخوبی اونکی دار و گیر کی محاربات فرمائی اور جبابرہ بنی امیہ حضرت امیر کے
شہادت کی بعد وجود مین آئی تو اب لا محالہ مصداق حدیث مزبور بجز از عہد خلفاء ثلاثہ اور کوئی زمانہ نہین ہو سکتا پس انہی
حضرات کی تغلب اور تسلط پر حضرت امیر نی حسب اقرار خود و نیز بموجب دعای حضرت بشیر و نذیر صبر کیا اور یار لوگ خوب
جانتی تہی کہ عہد و پیمان مرتضوی مین خصوصا جب بضمیمہ دعای حضرت نبوی ہو کبہی تخلف نہوگا اور کیسی ہی سختیان
ان پر کیجاینگی اور بینین دیجاینگی کبہی زبان سی اف نکرینگی غیظ و غضب اور شجاعت ہاشمی کو کام نفرماینگے
بلکہ داد صبر خدا اور شکر جو حق تسلیم و رضا ہی بجا لائینگی اسی بہروسی اور اطمینان پر یہ شدت و طغیانی اور دست درازیان

اول تو ثانی کی نہین ورنہ ان بزرگوار دنکی شجاعت تو طشت از بام اور غزوات عہد نبوی مین مشہور خاص و عام ہی ا
وحید بطن عقل کی دشمن کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ وہ کہان نہ ایران مین تہی نہ قم اور کاشان مین نہ اوسکا قصبہ
تونا تہا نہ گوشی اوسکی تہی بلکہ وہ رب اعلی اور صاحب قاب قوسین او ادنی کی حلقہ اطاعت مین تہی الموءلفہ
سے یہ وہ کہان نہین ہی جو کہنیچ کر خطا کرے کہنچنے کا حکم ہی جو نہ پائی تو کیا کری ہے بنیاد اعتقاد سے
لکہتی ہین سنیون کی محدث بڑی ہی پیشاب کرنا تہا خلیفہ کہڑی کہڑی مانع اس امر کی ہوی سردار نہ تہا لیکن
اونکی قول پہ اونسی عمل کیا نہی جاری اوس خلیفہ کی عادت اسطرح کہتا تہا ہی دبر کی حفاظت اسطرح قولہ
جہوٹی کو کیا کہی اقول بیان تو اسکی لیاقت اور ذہنیت کی قلعی بالکل کہل گئی یہ اپنی مذہب کی کتب سے الیسا مطلب
ہی اب اس جہالت کی کوئی حد ہی حضرت عمر کا کہڑی کہڑی پیشاب کرنا پہلی اپنی کتب فارسیہ ہی مین دیکہ لیا تہا
جب تہا تب ہی شربت کا سا گہونٹ پیا ہوتا اور یہ کہا ہوتا کہ جہوٹی کو کیا کہی ہم کہتی ہین کہ وہ شوق سے
لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہی جب نہی کہ وہ بیکار بجای گی ہر بہر کراسی پر آپ کی اصلی کہ روایت بول حضرت خلیفہ
بعض کتب فارسیہ اہلسنت مین جسکی تصریح آگی آپ کی باینعبارت وارد ہی و بول کردن ایستادہ یا از بقایای
عادت جاہلیت بود یا بجہت عذری کہ او را عارض شدہ بود و در عذر عمر وجہ دیگر نیز گفتہ اند کہ وی گفتہ کہ استادہ
بول کردن نگاہ دارندہ تر است دبر را پس ترا اندیشہ بود کہ در انوقت او را علتی عارض بود کہ بدان ملاحظہ داشت کہ چیزی
از جانب دیگر برآید باوجود آن نہی کرد از ان حضرت رسول عمر را چنانچہ در حدیث وارد شدہ یا عمر لا تبل قائما
اور شہار قصیحہ مین گویا خلاصہ اسی روایت صحیحہ کا ہی قولہ انہی اون بڑی بڑی مجتہدون کا نام کبہون نہ سنا یا اہو
یہ ہم کیا جانتی تہی کہ تم اپنی مشہور محدثون کو بہی نہین جانتی اور نہ اونکی تصانیف دیکہی نہ ایسی مشہور روایت سنی ہی
جہالت مناظرہ پر آمادہ ہو گئی بڑی شرم کی بات ہی نواب سنو اون بڑی محدث کا نام جنسی ہمنی یہ روایت نقل کی
ہی شیخ عبد الحق ہی قولہ وہ کہان کی ہین اقول بتبدیل اختیار اسکی جہالت پر ہنسی آتی ہی اری بی خبر سے
دہلی جو ایک شہر ہی ویران ہو گیا وہ رہنی والی ہین ادسی ادجڑی دیار کی قولہ اور کس کتاب مین یہ روایت
لکہی گئی ہین اقول شرح مشکوۃ شریف مین ... انتقال وغیرہ دیگر کتب معتبرہ اہلسنت مین ہی یہ روایت دالہ
کا لکہنا اوسکا بیکار ہی فارسی ہی سمجہی ... عربی کا سمجہنا تو اسپر بہت دشوار ہی قولہ یہ بہاری نامی محدث

ہے جو صحابہ رسول مقبول پر بے دلیل الزام ہے کہ کون سنتا ہے کہانی تیری ای یار غلط کیوں لغل میں لیے ہو
طومار غلط اقول جب شرح مشکوۃ میں دیکھے گا تب آنکھیں کھلیں گی اور دیکھنے ہی سے اگر اسکے نزدیک صحابہ
رسول مقبول پر بے دلیل الزام ہے اور بناوٹ کا کام ہے تو یہ اسی کے مجتہدوں کی بناوٹ اور ہیر پھیر اور زیادتی ہے
شارح مشکوۃ کا اندھیر ہے انہیں سے اسکا انتقام لے بلا اپنے شوہر کو ہر کو یوں اولٹ دے کہ تو لے کس شخص
پہ کے بول کے بوجہار غلط کون سنتا ہے کہانی تیری اے یار غلط بنیاد اعتقاد کہ گبھریہ میں رفقہ خلیفہ
شر اکیا کتے نے ایک پاؤں بھی اوسکا جدا کیا خلاصہ وحید خلیفہ سوم تین روز تک بعد شہادت شر اکی
اور کتے نے ایک پاؤں بھی جدا کر دیا قولہ جھوٹے پر خدا کی مار پنجتن کی پھٹکار کتب اہلسنت سے بجز توقف دفن
اسکا ثبوت لاو ورنہ طوق لعنت اپنے گلے میں لٹکاؤ اقول یہ ہر جگہ اپنی جہالت سے منہ کی کھاتا ہے یہ تین باتیں بنا
جاتا ہے خیر ہم بتائید الٰہی کتب اہلسنت ہی سے اسکا ثبوت لاتے ہیں اور طوق لعنت جھوٹے کی گلے میں لٹکاتے ہیں
حیوۃ الحیوان دمیری شافعی اور نہایہ ابن اثیر میں ہے کہ حضرت عثمان بعد واقعہ ناگزیر تین روز تک مدفون نہیں
ہوئے اور نہ اون پر کسی نے نماز پڑھی اور تاریخ الفی میں ہے کہ میت عثمان متعلم حش میں ڈال دی گئی اور اسے بیچ کی
رہی کہ کتوں نے ایک پاؤں کھا لیا اور شرح نہج البلاغہ حدیدی میں ہے کہ جب دختر عثمان نے اپنے باپ کی لاش
پر نوحہ کیا تو طلحہ وغیرہ نے ڈھیلے مارے اور حضرت عثمان کو جو خطاب حضرت عائشہ نے دیا تھا وہ کہکر پکارا یعنی اے نعثل
دیگر اکابر اہلسنت مثل واقدی وغیرہ نے لکھا ہے کہ بعد واقعہ عثمان تین روز تک تمامی اہل مدینہ اور اکابر صحابہ
اونکی میت کو ایک مزبلہ پر پڑا رکھا کہ طعمہ کلاب شغال ہوئے اور کسی اہل اسلام میں سے اونکی تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ
پر التفات نہ کیا بلکہ اگر خویشان عثمان سے کوئی ارادہ اسکا کرتا تھا تو وہ لوگ مانع ہوتے تھے تا آنکہ مروان نے تیسرے روز
میت مزبلہ سے اٹھا کر مقابر یہود میں دفن کی انتہی محصلہا فی ہذہ الروایات اب منتقلم بر حاشیہ وحید کا جواب ہے
واضح ہو کہ یہ کہنا کہ میت عثمان کا مقابر یہود میں دفن ہونا اور اسکی موضعین اور علما ہی لکھ گئے ہیں پس یہ اعتراض جناب
مفتی صاحب پر نہ رہا بلکہ جو کچھ اونہوں نے کہا اپنے علما کی نسبت کہا چنانچہ نہایہ میں ہے کہ منجملہ اعتراضات کے الیہ بتایا ہے علوم
حش کوکب میں دفن ہوا بعد اسکی تحقیق لغت حش میں جو عبارت نہایہ میں لکھی ہے وہ اس مقبرہ قوم کے یہ میں
دینے کو کافی ہے قال و فیہ ان ہذہ الحشوش محتضرۃ ای تحضرہا الجن والشیاطین یعنی الکنیف و مواضع

حاشیہ وحید

قضاء الحاجة الواحد حش بالفتح اصله من حش البستان لانهم کانوا یتغوطون فی البساتین انتهی مختصرا اسکا
یہی کہ چونکہ حشوش مقامات حضور جن و شیاطین اور مواضع قضاء حاجت ہیں اب کہیں یہ جائی ہم قضاء حاجت سی حاجت
سوائی نہیں بلکہ پاخانہ پہرنا مراد ہی واحد اسکا حش ہی بالفتح اصل اسکی حش البستان ہی اسلئی کہ عرب اکثر باغوں میں قضاء
حاجت کیا کرتی تہی پس خلیفہ ثالث ایسی مقام میں دفن ہوئی نہ بقیع میں بلکہ کلام ابن ابی الحدید فدفن فی الحائط ہناک
سی صاف ظاہر ہی کہ جنت البقیع اور اس گورستان میں ایک دیوار حد فاصل تہی کہ حضرت خلیفہ اوس مقبرہ کی دیوار کے
میں دفن ہوئی اور اگر اس مطلب کی زیادہ توضیح اور تصریح منظور ہو تو حجج الکرامہ مولوی صدیق حسن قنوجی بہوپالی
کی ص ۲۶۳ میں یہ عبارت دیکہی در شبانگاه آنروز که او را قتل کرده بودند جبیر بن مطعم و حکیم بن حزام و عبد الله
بن الزبیر و بعضی دیگر از اصحاب آمدند و او را یعنی میت عثمان را از انجا که افتاده بود برگرفته به بقیع بردند و از دفن او
دریجا نیز جماعه از ایشان مانع آمدند تا در حش کوکب که بستانی بود در شرقی بقیع تعلق با بان بن عثمان داشت بردند و جبیر بن مطعم
و جماعه دیگر با وی نماز گزاردند و در آن موضع قبری حفر کردند و او را در وی نہادند و دیواری را بر بالای آن فگندند و دفن
او را بان پوشیدند و برگشتند و این حش کوکب موضعی بود خارج بقیع که مردم از دفن موتی در وی کراہت میداشتند
آورده اند که روزی عثمان رضی الله عنه در انجا استاده بود و می گفت باشد که مردی صالح ہلاک گردد و در انجا مدفون شود
بسا نجہت تا و بس مردم شود و اول کسی که در آن زمین مدفون گشت عثمان بود رضی الله عنه بعد از وی مروان در وقتیکه از
جانب معاویہ عامل مدینه شد آن موضع را داخل بقیع گردانید انتہی پس ع حیدر کا حاشیه محض ہیچ و لچر ہی محققین اہلسنت تو
پکار رہی کہتی ہیں کہ حضرت عثمان بقیع میں دفن نہونی پائی اور مجبوری اونکو تین روز کی بعد پوشیدہ حش کوکب میں جو
خارج از بقیع ایک مقام عرب کی پاخانہ پہرنیکا تہا دفن کیا اور اوسپر ایک دیوار گرا کر چہپا دیا بعد اسکی جو مروان نی عہد معاویہ
میں اس موضع ناپاک کو جنت البقیع میں داخل کر لیا یہ گوہ کا ٹوکرا اپنی سر پر لیا اس سی دفن عثمان بقیع میں ہرگز نہ سمجہا
جائیگا اور نہ بقیع کہ جسمیں مزارات مقدسہ حضرات معصومین ہیں حش کوکب اور نہ حش کوکب کبہی بقیع کہلائیگا
علاوہ جس موضع میں کہ لوگ دفن موتی سی کراہت کرتی تہی اوسی کی نسبت حضرت عثمان نی خاص اپنی دفن کی پیشین گوئی
کی وحیدا فہم براہ نادانی یہ کرامات عثمانی کیوں میٹ رہا ہی اور جنة البقیع میں اونکی دفن ہونیکا جو بیہودہ دعوی
کرکی مروان کی ٹوکریگا گوہ یہ کیوں سمیٹ رہا ہی اب اس بالاخرافات لایعنی کو بشرط حیا موٹی مثانی جانی ہمارا کہنا نہی

قولہ اب ہماری سوال کا جواب دو کہ امام حسینؑ علیہ السلام کی نعش پر معرکہ کربلا میں کیا گزرا اور کتنے روز لاش بے سر
پڑی رہی اور کیا کیا ادبی اشقیا نے اوسکے ساتھ کی اقول ابتدا کیا قوم یزید نے بدعوی خون عثمان حضرت امام حسین
کو شہید کیا اور وحید مرید یزید نے اہانت نعش خلیفہ کا قصاص نعش حضرت امام علیہ السلام سے لیا اب اسکا جواب
سنیے کہ نعش پاک نور دیدہ صاحب لولاک معہ لاشہای دیگر شہدا علیہ وعلیہم آلاف التحیۃ والثنا زمین کربلا پر تین روز
اور بنا بر مشہور چالیس روز تک افتادہ رہی مگر یہ افتادگی بمصلحت اعلان رفعت شان حضرت امام زمان تھی چنانچہ
بموجب روایات مقاتل فریقین انواع کرامات و معجزات اور غرائب امور اوس نعش مقدس سے ظہور میں آئے
دن کو طائران اولی اجنحہ اپنے پروں سے اوس پر سایہ کرتے تھے رات کو ستارے آسمان سے ٹوٹتے تھے ہوا تند اور جنون کے
مرثیہ پڑھنے اور نوحہ و ماتم کرنیکی آوازین آتی تھین حضرت آدم و نوح و موسی و عیسی حضرت سید انبیا کے ساتھ تشریف لاتے
تھے اور بکمال درد و یاس جثہ بلا راس امام اشرف ناس کو اپنے سینوں سے لگاتے تھے اور نوحہ و زاری بجا لاتے
اونکے قاتلوں کے حق میں دعای بد فرماتے تھے درندے اوس جثہ مقدسہ کی حفاظت کرتے تھے جب ہوا چلتی تھی تو تمام
صحرای کربلا اور وادی نینوا رایحہ مسک و عنبر سے مملو و معطر اور تاریکی شب میں اوسکے نور خدا داد سے روشن اور منور
ہوجاتا تھا اشقیا کے لیے اوبی یعنی بعد شہادت گھوڑے دوڑانی وغیرہ سو جو سزای عبرت الناظرین دنیا میں علاوہ عذاب الیم
یوم الدین ہوئی اوسکو اور کتب درکنار اپنے پیر و مرشد کی سر الشہادتین میں بھی دیکھ لے اور اگر عبارت عربی نہ سمجھی تو اوسکے
ترجمہ کو بغور دیکھے اور اپنی کج فہمی سے ایک کو دوسرے پر قیاس نکرے ؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک اب اگر کچھ بھی
حیا و غیرت ہو تو جیسا ہم نے تمہارے سوال مہمل کا جواب دیا ویسا تم ہمارے سوال الاصل کا جواب دو کہ حضرت عثمان کی نعش
کیوں تین روز تک مزبلہ پر پڑی رہی اور طعمہ کلاب و شغال ہوتی اور اہل مدینہ نے کیوں میت خلیفہ کی بیحرمتی ہونے
دی اور اکابر صحابہ نے باوجود نص حرمۃ المسلم اعظم من حرمۃ الکعبۃ باوصف کلہم عدول ہونے کے کیوں اس امر خیر
سے عدول کیا اور خود متولی دفن و کفن ہونا کیسا بلکہ خویشان عثمان کو بھی اونکا گور و کفن کرنے نہ دیا اور سبب اسکا بظاہر
یہ ہوا کہ حضرت امیر نے بھی تو بنا بر روایت ریاض النضرۃ واقعہ قتل عثمان سنکر [illegible] انا للہ ... ذہب العقل
کر حضرت امام حسن کے رخسار نازک پر طمانچہ مارا اور حضرت امام حسین کے سینہ پر گھونسا لگایا اور الزام یہ فرمایا کہ تم دونوں
دروازہ پر موجود رہے اور لوگوں نے امیر المومنین یعنی عثمان کو قتل کیا پھر بعد اس جوش و خروش کے ایسے ساکت اور خموش ہوئے

Presented by Ziaraat.Com

کہ تین روز تک خبر بھی نہ لی کہ امیر المؤمنین مقتول پر صحابہ عدول کی ماتم پر کیا گذری اور اگر بفرض محال کسی کے
کہ قتل عثمان کی خوشی خانہ گزین ہوئے تو یہ بھی نہ بنے گا اسلئے کہ یہ تو خود اوپر کہہ چکا ہے کہ حضرت امیر اہلسنت کی نزدیک
گوارا ہی نہ معاذ اللہ خائف و فرار حضرات شیخین کی دوست وفادار تھے نہ تقیہ نامعقول کی سزاوار پھر اوسوقت جلال
ہاشمی کہاں گیا تھا کہ قتل عثمان کی خبر سنتے ہی تاب نہ آئی حسنین کو خلاف عادت بلا قصور مارا ابن طلحہ و ابن زبیر کو
ملامت کیا [illegible] پھر یہ بھی کیسی ہوئی کہ تین دن تک ڈر سے خوف کی قدم گھر سے باہر نہ نکالا تجہیز و
تکفین کیسی تھا نہ جنازہ دیکھا ایسا یعنی میت خلیفہ کو پڑی رکھنے سے جیفہ بنایا سڑا ڈالا پھر اسپر بھی صبر نہ آیا تا اینکہ اونکی
نسبت قتلہ اللہ فرمایا جاتا ہے وہی علی ہیں جو ہمراہ اصحاب انکے [illegible] مدینہ سے مدائن جاکر حضرت سلمان فارسی کے
تجہیز و تکفین کر آئے اور واقعہ عثمان میں تو اپنے شہر کا معاملہ تھا [illegible] جانا تھا نہ آنا اور نہ طے منازل بسبب [illegible] میں زحمت
اوٹھانا فرض کیا بالفعل [illegible] واجب کفائی تھی اور بعض سنت لیکن جب کوئی خبر نہوا تب تو آپ پر سرانجام اور انصرام اون
امور کا لازم تھا جنکو صاف ٹالا ہے اسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ [illegible] دال میں کالا ہے آب وحید کو چاہیے کہ دخش کی نظر
سے جواب ان جملہ شقوق کا بہت سوچ سمجھ لیکے دیے **قولہ** اور قاتل امام جناب امیر کا کون تھا **اقول** شاید کیا
اس بات کا ہے کہ تھا مشہور حضرت ام البنین زوجہ امیر المؤمنین اوسی قبیلہ سے تھیں جسمیں شمر ملعون قاتل امام تھا پہر
کیا منصبہ نسبت دشمنان اہلبیت جب حضرت بشیر و نذیر [illegible] الی ہسری ہونگا بنا بر نصوص و خامت عاقبت اعدای غیر
کچھ لحاظ نہیں کرتے تو [illegible] ہونگا کہ لحاظ کرین کی اہلسنت البتہ والدین ماجدین پیغمبر و امام کی
ایسی رعایت کی محض بغرض فاسد با تیغ وجہ حمایت اور اس قسم کی رشتہ دار ونکی باوصف عداوت و انواع مظالم عنقا
و دیگر شرور وفسق وفجور رعایت اور حمایت کرتے ہیں خصوصا معاویہ و یزید جو بالاعلان دشمن خاندان اور قاتل
دودمان رسالت تھی اونکی حق میں جو کچھ لیس و پیش یہ فرقہ کرتا ہے ناظر کتب قوم پر مخفی نہیں اور یزید پلید کی مظالم کا گنانا
اوسکی باپ نے اہلبیت کی نسبت کس بات میں صرفہ کیا تا اینکہ بموجب روایت ربیع الابرار حضرت امام حسن کو بتوسط جعدہ
ملعونہ زہر دیا پہر آپکی شہادت پر تکبیرین خوش ہو ہو کر کہیں سجدہ شکر ادا کیا اب خود ہی سمجھ لے کہ قاتل امام حضرت بشیر و نذیر
کون تہا **قولہ** اور بولانی والی کوفہ سے شیعہ علی تھی یا شیعہ عین [illegible] سے گویا ان بوسیح سے تجاوز [illegible] سند ہو سکی جو معقول [illegible]
اقول جواب انکا بالتفصیل موجب تطویل ہے مگر بعبارت مختصر حضرت سیدہ حضرت سلطان العلماء طاب ثراہ دین التحفہ میں [illegible]

اس مقام میں کافی اور وافی ہی کہ احدی از عقلا فضلا من الفضلا تجویز نمی نماید کہ قتلہ ائمہ دین کہ مستحق خلود
نار بہ سبب شیعیان اند معدود شیعہ باشند چہ بموجب آیہ کریمہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی و بدلیل
قاعدہ مسلمہ دیگر کفرہ وجوب محبت اہل بیت از ضروریات دین و منکرش ولو فعلا از دائرہ اسلام خارج و ثبوت العام
ینفی الخاص پس چگونہ کافر را شیعہ حقیقی قرار توان داد انتہی ما اردنا ایرادہ پس معلوم ہوا کہ بہلانے والی کوفہ سے اور
قتلہ امام دو شیعہ حقیقی علی تہی نہ شیعہ حسن بلکہ شیعہ آل ابوسفیان۔ از حسب اطلاع شما ہم صاحب شیعہ اولی ہیں یعنی سبحان اللہ
اہلسنت قتلہ عترت کی رعایت یزید پلید کی حمایت کریں شہادت امام پر اوسکی خوش ہونی کی تاویلیں فرماویں مستحق
دعا ہی اللہم اغفر للمؤمنین جا کر اوسکو مومن بنا دیں یہ شیعہ ہای جست و بنیادی ہی کہ خاص قتلہ حسین سنی جلوہ
لیتی ہیں اور ابن سعد نحس و شوم اور شمر ملعون و مذموم ہر بھی جلم ثقاۃ رواۃ جا بیٹھی ہی ہیہات اسپر ذرہ کچھہ ننگ نہ عار بلکہ بحث
ہونی کو تیار کبھی تو انصاف پر آو سچ بتاؤ کہ معاویہ و یزید کو سنی خلیفہ برحق اور امرای اثنا عشر میں داخل جانتے
یا شیعہ اونکی منع طعن اور اثبات ایمان میں سنی جان دیتے ہیں یا شیعہ قاتل امام شمر نطفہ حرام کو بصراحت قتل امام
بموجب کلام ہو الذی قتل الحسین و ہو تابعی ثقۃ سنی قابل اعتماد روایت اور ثقہ جانتے ہیں یا شیعہ اثبات خلافت
یزید اور نفی امامت امام شہید کیو سیوطی لم یتیقظ للحسین امر بل قتل قبل ذلک کی سنی قائل ہیں یا شیعہ نقل کفر کفر نباشد
اول خارجی فی الاسلام الحسین بلکہ اس سے بہی بڑھکر ما قتل الحسین الا بسیف جدہ لانہ الخلیفۃ والحسین
باغ علیہ خاص حضرات اہلسنت کا اعتقاد ہی یا شیعیان عترت کا ہ بہت بڑہ بڑہ کی مت یا ابن زیاد عنید
جانگی یا پی چپاؤ بنیاد و اعتقاد سہ قرآن بہت سی آگ میں رکھکر جلا دو پانی میں جوش کر کی بہت سے
بہا دی قولہ جواب اسکا بشرح و بسط تحفہ میں موجود ہی ہمکو اوسکی اعادہ کی ضرورت نہیں اور جو تحفہ فہمی کا
نہو تو اپنی کتاب کی سند بہی لو روی الکلینی عن زید بن جہم الہلالی عن الصادق علیہ السلام انہ قال و لا تکونوا
کالتی نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکون ائمۃ ہی ازکی من ائمتکم
فقلت جعلت فداك ائمۃ قال ای واللہ قلت انما نقرأ اربی قال وما اربی واومی بیدہ فطرحہا
انتہی بیان آپ کی یہ بیت بہلی سے ہی وہ فصاحت ہمیں کہ جو لا جواب ہی لاریب کتاب خدا کی کتاب ہی
یا وہ جو جلایا گیا اگر بیت اول صحیح ہی تو معلوم ہوا کہ جو جلایا گیا وہ قرآن نہ تہا اور بیت ثانی میں آپ جہوٹی ہیں۔

اور جو بیت ثانی صحیح ہی نوبت اول آپ کی دروغ نویسی پر پہر الہی کی اور خدا کا کلام وانا له لحافظون باطل ہوکر الزام
وات احدیت پر آتا ہی دونو طرح سی آپ کی کلام نی آپ کو جہوٹہا بنایا پہر یہی اگر جلانی کا نام لو تو یہی الزام امام کو دو اگر
ایک محرق القرآن ہین تو دوسری ساقط القرآن ہوی اقول رد جواب تحفہ مسروقہ شریہ و تشبید المطاعن غیرہ مین
بتفصیل و تکمیل موجود ہی مگر تم متعدد رہو کہ تمہاری عقل و فہم ہی مفقود ہی خیر بدعت حضرت عثمان یعنی احراق قران
کی ثبوت مین اپنی بہت بیاری کتاب صحیح بخاری کی سند ہمی لو لیکن ہم اس روایت طویلہ کا ایکہی فقرہ با ترجمہ لکہتی
ہین تمکو سمجہنی مین وقت نہو و امر ای عثمان بما سواہ من القران فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق یعنی حضرت
عثمان نی بجز اوس قران کی جو خود ترتیب دیا تہا باقی کل قرانونکی جلانی کا حکم کیا اور صاحب فتح الباری شارح صحیح بخاری
لکہتی ہین کہ در روایت شعیب ہی او کل مصحف یخالف المصحف الذی ارسل بہ فذلک زمان حرق المصاحف
فی العراق بالنار یعنی حضرت عثمان نی حکم دیا کہ جو قرآن اونکی بہیجی ہوی قران کی مخالف ہون وہ جلادی جاوین
پس یہ وہ زمانہ تہا جسمین قرآن مجید عراق مین آگ سی جلای گئی اور شیخ عبد الحق دہلوی بہی شرح مشکوۃ مین فرماتی
ہین و ظاہر آنست کہ آنچہ نزد حفصہ بود بعد از وفات وی عدہ رد نیز سوختہ شد یعنی اور سبب احراق مصاحف
یہی تہا کہ قرآن مرتب کردہ حضرت عثمان رواج پاوی اختلافات قرات و ترتیب مصاحف متعددہ کا جہگڑا
بالکل اوٹہ جاوی باقی اون مصاحف محرقہ کی قرآن ہونمین کیا کلام ہی اسیوجہ سی امام اہلسنت فخر رازی نی بجواب
طعن احراق قرآن نہایۃ العقول مین یہ عذر بارد ناعقبول پیش کیا ہی واما احراق سائر المصاحف فذلک
بالحقیقۃ نہایۃ التعظیم لئلا یسقط المنبت منہ علی الارض فینالہ نوع استخفاف یعنی لیکن جلانا تمام قرآنونکا
پس یہ درحقیقت نہایت تعظیم ہی تاکہ اوسمین سی پراگندہ ہوکر زمین پر نہ گری کہ ایک قسم کا استخفاف ہوجی پس اگر وہ
مصاحف محرقہ مثل قران مروج کی قرآن نہوتی تو امام اہلسنت کبہی اونکی تعظیم و اکرام مین یہ اہتمام نفرماتی اور کبہی لفظ
مصاحف کا اطلاق اونپر نکرتی اور نہ استخفاف سی بچاتی پہر یہی اگر قرآن جلانی سی انکار کی لو تو یہ الزام اپنی امام
کو دو مگر وہ الزام نہ کہا ئینگی بلکہ باتفاق دیگر اکابر جو اثبات احراق قرآن مین اونکی ہمداستان ہین تمہین کو
جہٹلائینگی پہر کیف بنا برعقاد کی دونو بیتین صحیح ہین اور مصاحف محرقہ و غیر محرقہ دونو مصداق ذلک الکتاب
لا ریب فیہ ہین اور بیت اول و ثانی مین نہ کوی تخالف ہی نہ منافات ہی پہر قول بیدل و حیدکہ اگر بیت اول

صحیح ہی تو معلوم ہوا کہ جو جلایا گیا وہ قرآن نہ تھا مجذوب کی بڑ اور خرافات ہی اگر فصاحت قرآن اور عدم احراق
جو بزعم شیعہ دلیل حقانیت ہی تو اوسکو بیان کرو اور اگر نہیں ہی تو تم دونوں دعوئین اپنی قول سی آپہی جھوٹی ٹہری اور ایات
مصاحف کی جلائی سی اگر کلام خدا و انا له لحافظون باطل ہوکر الزام ذات احدیت پر آتا ہی تو ابی بڑا اور ان کی
جنکا دین و ایمان اثبات حرق قرآن بلکہ اوسکو کمال تعظیم و تکریم قرار دینی سی خاک سیاہ ہوا جاتا ہی شیعون
کے عقیدہ مین تو یہ کلام حق برحق ہی اور قرآن جمع کردہ حضرت امیر جسکی ترتیب بقول ابن سیرین وغیرہ مطابق نزول
تھی اور وہ عین علم کتب بیت حضرات ایمہ اہل بیت کی پاس محفوظ رہا اور بنابر ارشاد سید کونین و مفاد حدیث ثقلین
قرآن و اہل بیت مین کبھی جدائی نہین ہوی اور نہ تا قیام فزع اکبر اور ورود حوض کوثر اونمین افتراق ہوگا
اور اس زمانہ مین وہ حضرت حجت خدا صاحب زمانہ کی پاس موجود اور خدا قرآن اور بقیہ عترت سید الانس و جان
دونوں کا حافظ ہی رہا یہ قرآن مروج پس اگرچہ اسکی ترتیب موافق تنزیل نہین اور بموجب تصریحات فریقین فی الجملہ
آیات نقصان بہی ثابت ہوتا ہی لیکن جسقدر ہی بلاشبہ کلام خدا اور واجب العمل ہی اور ہم غیبت امام عصر مین
اسی کی بیعت پر مامور ہین اب روایت کلینی علیہ الرحمہ مین خیانت کرنی کی شکایت اور اصول کافی کی کتاب الحجۃ
باب الاشارۃ والنص علی امیر المومنین مین بایں الفاظ مین ہی روایت ہی محمد بن یحیی عن محمد بن الحسین عن محمد
بن اسمعیل عن منصور بن یونس عن زید بن الجہم الہلالی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعته یقول لما
نزلت ولایة علی بن ابی طالب کان من قول رسول اللہ صلعم سلموا علی علی بامرة المومنین فکان مما اکد اللہ علیہما
فی ذلک الیوم یا زید قول رسول اللہ صلعم لهما قوما فسلما علیه بامرة المومنین فقالا امن اللہ او من رسوله یا
رسول اللہ صلعم فقال لهما رسول اللہ صلعم من اللہ ومن رسوله فانزل اللہ عز وجل ولا تنقضوا الایمان بعد
توکیدها وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلا ان اللہ یعلم ما تفعلون یعنی به قول رسول اللہ صلعم لهما وقولهما
امن اللہ او من رسوله ولا تکونوا کالتی نقضت غزلها من بعد قوة انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان
تکون ائمة هی ازکی من ائمتکم قال قلت جعلت فداک ائمة قال ای واللہ ائمة قلت فانا نقرأ اربی قال ویحک
ما اربی واومی بیده فطرحها انتهی بقدر الحاجة اب عبارت مہل کتاب وکہنی سی واضح ہوگیا کہ میان وحید الزمان
حضرات کو جن حضرات شیخین کا ذکر غیر یا بکل اوڑایا بیرچہانسی ابتدا کی وہان پر فقرہ انہ قرا اور جہان پر ختم کیا وہان نقطہ

اهانۃً اپنی طرف سی چہاپا ہی [illegible] دونوں پر خیال آیا کہ وحید بی سوادی یہ تسوید بہت بعید ہی کہ وہ بسبب قلت لیاقت اس
علم کاری سی عاری ہی [illegible] صاحب تحفہ کی یہ کارگزاری ہی خدا کی قدرت سی وہ مال مسروقہ مطبوعہ دہلی سی دستیاب
ہوا [illegible] سی چند ورقی ہیں جو وحید خود غلط نی غلط سلط لکہی ہیں اور اسی اضافہ کی ساتہ لکہی
[illegible] فراست [illegible] مصنف پر لی [illegible] ہاری طرفسی کی جناب مولوی وحید بیچاری نی شاہجی کی اغماض
اور [illegible] ہاری پردہ پوشی [illegible] کیا خود شاہ صاحب کو یہ بہی خیال نہ آیا کہ ضمیر مونث لفظ جہا کیطرف ہی نہ جہ فرقانی اور
پر غایت قرآن او [illegible] مگر قرآن کا تو حدیث پر جس کا ہمین ذکر ہی نہیں پہر انقلاب ہی بیہودہ اور مثل مخالفہ
لغۃ و [illegible] ہو جاتا ہی کیف جو کہ لفظ جہ مونث سماعی ہی پس ضمیر مونث لفظ جہا کی اوسکی طرف پہرتی ہی اور
مرجع ہی اوسکا [illegible] کہ وقت تکلم خصوصاً جب کسی امر غیر مرضی مین کوئی اصرار اور بحث کریں ہاتہ کا بلانا یا
گرانا یا کسی شی پر [illegible] مرسوم و معمول ہی سو ویسا ہی حضرت امام علیہ السلام نی بہی سائل کی تعجبانہ مکرر استفسار
اور بحث و تکرار پر [illegible] طور پر ہاتہ گرانی کی معاذ اللہ قرآن کا گرانا [illegible] کہ ہمین آس فرمانا ہاں کیا نسلم الامام
[illegible] اور کوا قرآن کا جلد [illegible] گمشتہ ہی خبر آیا **قولہ**
[illegible] **اقول** [illegible] مان وآتش کندہ
[illegible] اور آدم بازاری ہی ہزاری ہی سزاوار ہی مگر
بضرورت کہا جاتا ہی [illegible] صاحب کا محرق القرآن ہونا تو معتقدین اہلسنت نی بیان کیا اور حضرت امام پر مسقط اوراق
ہونیکا بہتان [illegible] وحید دونوں نی بہتان کیا اس افترا پردازی اور کار سازی پر بہی جو متنبہ ہونا
[illegible] اور سیر عتبہ بن ربیعہ والی [illegible] سی نتیجہ کیا ہی [illegible] سی گفتگو کا امون پر جوہ تہمت
[illegible] منسوب جاتی ہی جو وہ حاکم شام کا جسکا [illegible] یزید ہی قاتل امام کا **قولہ**
[illegible] علی ادخل فیہ من الزیغ والاعوجاج جسکو جناب ابوالائمہ اپنا بنایا ہی تا بات
اوسکو جو شخص ایسا کلمہ [illegible] وہ خود نطفہ حرام ہی اور منکر قول امام **اقول** یہ مغز تو اخوان مسلمان کہی ہی
سر کہا گیا مگر الحمد للہ کہ وعدۂ سابقہ کی ایفا کا وقت آگیا پس متوجہ ہوکر سنی کہ حضرت امیر نی ابتدائی خطبہ مین قبل
از عبارت مزبورہ یہ کلمات طیبات ارشاد فرمائی ہین الم تقولوا عند رفعہم المصاحف حیلۃ وغیلۃ ومکرا و

Presented by Ziaraat.Com

وخدیعۃ اخواننا واہل دعوتنا استقالونا واستراحوا الی کتاب اللہ سبحانہ اس کلام بلاغت نظام سے ظاہر ہے
کہ مسلمین عہد حضرت امیر اخواننا کا اطلاق اہل بغاوت پر کرتے تھے لہذا آپ نے بھی معاشاۃً معہم اخواننا فرمایا
مگر اسمیں اہل بغاوت کی کچھ فضیلت نہیں ہے چنانچہ عنقریب معلوم ہوگا علی ہذا اطلاق اسلام بھی باغیوں پر بمقابلہ
مشرکین وعبدۂ اصنام کیا جاتا تھا چنانچہ ابن ابی الحدید شارح نہج البلاغہ نے شرح خطبہ مزبورہ میں اسکی تصریح
اسطرح کی ہے فان قلت انہ قال نقاتل اخواننا من المسلمین وانتم لا تطلقون علی اصحاب الشام المحاربین له
لفظۃ المسلمین قلت انا وان کنا نذہب الی ان صاحب الکبیرۃ لا یسمی مومنا ولا مسلما فانا نجیز ان نطلق
ہذا اللفظ اذا قصد به تمییزہ عن اہل الذمۃ وعابدی الاصنام انتہی اس کلام عمدۂ علمائے اہل سنت سے خوب
ظاہر ہے کہ اطلاق اسلام بجانب اہل شام وغیرہ پر بطریق حقیقت نہیں کیا جاتا بلکہ بتاویل تمیز انہیں اہل ذمہ وعبدۂ اصنام
وا بن محاربین انہ مجازا اطلاق اسلام اون پر کیا ہے پس ایسی اخوت اور اسلام سے ... انکی فلاح و نجات
ہتی نہ ان کو لدی نجو وسیاحات ... النعمان کا کلام بھی اسی ... مستثنی ہم بعض حضرات ... انسیا
نور اللہ نور اللہ مرقدہ ذکر کئے جاتے ہیں کہ وہ ... کی نسبت کیا خوب فرماتے ہیں ...
بغیان ندانسته باشد چنانکه خواندن الاخوان ... الاعلی لغاه ... اذ
واذکر اخا عاد ... آن دلالت بر سلامت ایمان ندارد بلکه کافر بودن ...
... صاحبہ مصاحب گوید وخارجی بدوزخ رود اگرچه علی او را برادر خواند وان الذین امنوا ...
وایمان باشد که الانث واذا الا شعر الذین کفروا ... باشد ورضی اللہ عنهم ... رضای آبد
... فانما ینکث ... نباشد وقول اخواننا ... دلالت ...
علینا ... نباشد انتہی افاد واجاد اور لطفہ جرام کو خدائے علام خوب جانتا ہے اور ... ذکر ... میں
وحید جانتا ہے بہرکیف یہ کلمہ حاکم شام کی نسبت خود جناب مفتی صاحب نے نہیں فرمایا بلکہ ... کی کتب معتبرہ میں آیا
ابو المنذر کی کتاب مثالب میں یہ طرفہ مطالب دیکھیے کان معاویۃ لا دعیۃ الی ان قال وکانت ہند امۃ من
العلمات الخ بیان ہے جا بس خاطر امیر وحید والد ماجد یزید نہ ابو المنذر کی بعد یہ عبارت لکھی ان جا ریا ... و
تفصیل اور شرارت نہ ترجمہ فقرات نہ شرح کلمات بلکہ ان سب باتوں سے منہ موڑا وحید ہی کی ... نہیں ہے

چھوڑا اب بیان ہی اپنی لقمہ پایا اور اسکا قول اسکی بعض اکابر یعنی ابو المنذر وغیرہ پر صادق آیا اب اسکی صاحب
ابو المنذر کا منادی پکارتا ہی کہ کیا ہاتھی اپنی ہی فوجکو مارتا ہی **قولہ** یزید کی سگی ہونی سی امیر معاویہ خارج از
ایمان نہیں ابو طالب کی بیدینی ہی جیسا کہ تفسیر الی البحار وو میں ہی جناب یا ابو کا نقصان نہیں **اقول** یزید
کی سگی ہونی سی نہیں بلکہ خلیفہ بحق اور امام وقت پر خروج و بغاوت اور محاربہ کرنی سی یہ خرابی آئی کہ ایمان
و اسلام نی رخصت پائی اور سو طرہ یہ ہی ہوا کہ یزید پلید کی حمایت و رعایت کی اور سکو اپنی حیات میں بخلاف شریعت
علی الفاسد اپنا جانشین کیا اہل حل و عقد سی اوسکی بیعت کروائی اور اسکی خلافت سراپا آفت کی نیو جمائی نتیجہ یہ
ہوا کہ یزید کی سگی ہونی سی نہ صرف بلکہ اوسکی خلیفہ بنانی سی یہ نقصان ہوا اور حبیب اللہ و دشمن خاندان نبی علیہ
السلام حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کو جو بڑی مربی اور سرپرست اور عضد رسول مقبول تھی اور اسلام او نکا
تصریح حضرت امیر و نیز بقول ابن ابی الحدید اہل بیت کی نزدیک ثابت و برقرار اور مقتضای نص ... وما کنت
متخذ المضلین عضدا اور بمودای اشعار ایمانی ؎ وابیض یستسقی الغمام بوجهه ثمال الیتامی عصمة للارامل
و آشکار ہی بیدین کہا تو ہمکو گلا اپنی نسبت سخت کلامی کا جاتا رہا پھر کیف ملای قزوینی علیہ الرحمہ کی چند بیانات
در بارہ مربی سید کائنات برعایت اختصار لکھی جاتی ہیں جو صاحب فضائح کی رد میں اسطرح فرماتی ہیں بتمہید اینکہ
اظہار کفر ابو طالب رضہ خواجہ ناجی را از کجا معلوم شدہ از انجا کہ چون رسول علیہ السلام طفل از پدر و مادر
و ہمہ اعمامش از وی تبرا کردند ابو طالب او را گرفت و بخانہ برد و تربیت کرد و خدمت بجا آورد تا بزرگ شد یا از انجا
کہ چون رسول دعوت کرد قوم را بدین اسلام و شریعت و احکام و ہمہ اعمام و خویشان از و تبرا کردند ابو طالب بیان بمصر
او بیست و شر کفار قریش و صنادید مکہ ظاہرا و باطنا از وی دفع میکرد یا از انجا کہ چون علی در نماز اقتدا بمصطفی صلعم کرد
پسر دیگر خود جعفر را گفت یا جعفر صل جناح ابن عمک تا او نیز اقتدا کرد یا از انجا کہ در وقتیکہ ابو طالب نامہ بملک حبشہ
می نوشت این ابیات غرا در حق حضرت مصطفی گفتہ بالشان نوشت ؎ تعلم ملیک الحبش ان محمدا نبی
کموسی و المسیح بن مریم یا از انجا کہ در مرض الموت کہ بجوار خدای تعالی میرفت و در وصیت حضرت رسالت این ابیات
نظم فرمود ؎ اوصی بنصر النبی الخیر مشهده علیا ابنی و شیخ القوم عباسا یا از انجا کہ ... از ...
ہرگز تا ابو طالب در قید حیات بود حضرت رسالت را بمہاجرت از مکہ حاجت نیفتاد و چون آن سید بمرد ... سرور را ...

بعد از وفات رسول مختار را مهاجرت ناچار شد انتہی اور تفسیر الی الجارود کی عبارت جو اوسکی نسبت سے ہم لایا تسلیم بشارت بدوال
حیثیت ذلکی بھی زبانی عبارت آرائی الیسی ہا ہے شخص کی جسکی چوری اور دغا بازی بنالوٹ اور سخن سازی مشہور
ہوتی آئی ہی قابل اعتبار نہین اوسپر یہ دعوی رکہنا کہ حضرت ابو طالب کی سببنی سی کچھ جناب امیر کا نقصان
مگر امیر المومنین معاویہ اور دیگر اہل شام کی فقدان اسلام کی سبب اخوت ذمضیہ آپکا اثر انقصان اور نا بیہ
ہی ان ہذا الشی عجاب ولا یعتقد الا الخوارج والنصاب ماشاء اللہ جب امام کی ابوت جسی
قرابت کام نہین حضرت ابو طالب کی کچھ کام نہ آئی تو یہ اخوت برای نام حضرت معاویہ و دیگر اہل شام کی کیا کام آئی
بلکہ وہ باز پرس محاربہ امام کیہیہ اور بھی رنگ لاوی گی قولہ معاذ اللہ جسکو امام اپنا بہائی کہین انکو اوس قدر
اور پہر بھی مونہہ پڑا وہ دیکر محب اہلبیت ہونی کو تیار خدا انکی فریب سی بچاوی ہے صحبت مین نہ انکی کوئی
بس ذات سی کہ بچائی اقول جنہ اسکا جواب تو ہوچکا خیر کہا دہ ہی سنو کہ حضرت امیر نی مثل اہل شام
خوارج بد انجام کو بھی بہائی فرمایا ہی حالانکہ اہلسنت بھی خوارج کو بسبب آخرت کافر جانتی ہین بس یہی حال
ہی جاہین انکی مسلوب الایمان کہنی کا برا نہ مانین ورنہ باوجود نص قطعی جو ملت حرب کفر محارب امیر المومنین
انکار اونکی خلافت و امامت کا اقرار حضرت امیر کی پدر بزرگوار کی کفر پہ مبالغہ و اصرار حضرات اہلبیت کا قول
اسلام مین انکی نزدیک محض بی اعتبار پیرا اہلبیت کی دشمنون کی دوست بلکہ ہم اوست ہوکر اس پر مونہہ
دیکر لاکر ریش تعلی لاکر محب اہلبیت ہونی کو تیار خدا انکی فریب سی بچاوی انکی اولاد ہیرمین نہین کو عنیمت
اسی بہی اگر اسکو شرم آئی جہل کہتی سی ماتہ اوٹہائی جبتیا وہ اعتقاد وہ بوبکر جب خلیفہ ہوا بعد
چہینا فدک کو فاطمہ زہرا سی کی جفا کہتی لگا کہ صدقہ ہی یہ حق تیرا نہین مال نبی کو ترکہ بنا تا ہے نہین
اہلبیت کو تاراج کردیا آل نبی کو قوت کا محتاج کردیا جبتک جہان مین بنت رسول خدا رہی غمگین رہی
اور خفا رہی تا زندگی خلیفہ سی پھر نہ بات کی پھر کبہی نہ خبر ہی نہ کر یا وفات کی شب خدا کی حبیب وصیت کیا
بوبکر کو جنازہ پہ آنی نہین دیا آزردہ جسی ہو گئی دختر نبی تا حشر اوس سی راضی نہوگا خدا کبہی
ان اشعار سی فقط اخیر کی چار شعر و حکایہ خلاصہ کیا قولہ اپنی زندگی بہر جناب سیدہ ناراض و ملول رہین اور
خلیفہ اول سی بات نہ کی جسی دختر نبی آزردہ ہو اوس سی خدا راضی نہوگا حالانکہ کافی کلینی مین حضرت امام جعفر صادق

فرمانی ہین ان العلماء ورثۃ الانبیاء وذلک لان الانبیاء لم یورثوا درہما ولا دینارا وانما اورثوا
من احادیثہم فمن اخذ بشیء منہا فقد اخذ بحظ وافر امام کی قول سی ثابت ہوا کہ انبیا درہم و دینار کا
وارث ہی نہین کرتی جب ہکا وارث نہ کیا تو زمین کا وارث کیونکر کرینگی اور پہر حصر کردیا کہ اونکی توریث منحصر [illegible]
جب توریث انبیا علم مین حصر ہوگئی تو زمین جایداد کیونکر میراث مین آگئی لوای حضرت میراث تو باطل ہوچکی اب [illegible]
کہان رہا اب بہی اگر آپ کی نزدیک نارضکی وقوت سی محتاج کردینا باقی رہا تو [illegible] حسب اجر نسالکین اس [illegible]
تمام خیالی کو بہی گا وخود دکہی دیتا ہی وہ عبارت یہ ہی کہ جب دیکہا ابوبکر نی جبکہ فاطمہ [illegible] ہوئین اور [illegible]
اور دکلام کیا بعد اسکی مقدمہ فدک مین گران گذری یہ بات ابوبکر پر تو ارادہ کیا اونکی [illegible]
اور کہا سچ کہا ای بیٹی رسول اللہ کی اپنی دعوی مین لیکن دیکہا مینی رسول اللہ کو تقسیم کرتی تہی فدک کو [illegible]
تمکو اور محنت کرنی والونکو اوسمین سی پہر فرمایا فاطمہ نی تقسیم کر فدک مین جسطرح کرتی تہی باپ میری [illegible]
نی قسم خدا کی البتہ کرونگا مین اوسیطرح پس کہا فاطمہ نی ای اللہ گواہ ہو تو کہ [illegible]
تہی اونکو فدک سی اور باقی تقسیم کردیتی تہی فقیرون اور محتاجون اور مسافرونکو [illegible]
جناب سیدہ کی ظاہر کی اور قوت بہی خلیفہ اول نی دیا اور خدا ہی رضامندی سیدہ پر گواہ ہوا [illegible]
سو ساری خدشی تہی جس بہانی مین اوڑ گئی چٹکیان بجانی مین **اقول** بلا شبہہ [illegible]
تہی یا اہل مطبع نی غلط لکہا بہت صحیح اور کلام معصوم ہی لیکن غیر معصوم کی [illegible]
معلوم ہی جبہی اس حدیث شریف کا ذکر کیا ور نہ کلام امام سمجہنی پر اوس سی استدلال نہ کی [illegible]
تمہاری مضر اور ہماری مفید ہی اب ہم پہلی عبارت حدیث لکہتی ہین پہر مطلب پر آمین گی مراد امام [illegible]
اس کلام بلاغت نظام سی ہی تمکو سمجہائینگی محمد بن یحیی عن احمد بن محمد بن عیسی عن علی بن [illegible]
ابن البختری عن ابی عبد اللہ ع قال ان العلماء ورثۃ الانبیاء وذلک ان الانبیاء لم یورثوا درہما
ولا دینارا وانما اورثوا احادیث من احادیثہم فمن اخذ بشیء منہا فقد اخذ حظا وافرا [illegible]
نفی میراث انبیا جو اہلسنت کا مطلب ہی ہرگز ثابت نہین مگر صاحب تحفہ نی عوام کی دہوکا دینی کو نفی میراث انبیا [illegible]
استدلال کیا اور جنہی نی سمجہی بوجہی اپنی پیر کی قول کو صحیح مان لیا بڑی عقلمند ہو کہ [illegible]

Presented by Ziaraat.Com

بات نہیں آتی اب آنکھیں کھول کر دیکھو کہ حدیث شریف کی ابتدائی فقرہ سے حضرت امام نے براہ اعجاز تم لوگوں کے
شبہ فاسد کو زائل کر دیا اور فرمایا بدرستیکہ علما ورثہ انبیا ہیں پس چونکہ باعتبار حقیقت لفظ وراثت کا استعمال مال میں
ہوتا ہے یہ احتمال تھا کہ عوام گمان کرتے کہ علما انبیا کے مال کے بھی وارث ہونگے اور جب علما وارث مال کہلاتے تو خلفاء
بطریق اولیٰ وارث بنجاتے پھر حدیث موضوعی لا نورث کی بھی کچھ ضرورت نہوتی لہذا حضرت امام نے اس زعم باطل کو توڑ
دیا اور فرمایا ان الانبیاء لم یورثوا درہما ولا دینارا یعنی یہ وراثت یوں ہے کہ انبیا نے علما کو درہم و دینار کا
وارث نہیں کیا جیسا کہ شرح نہج البلاغہ اور مروج الذہب میں مذکور ہے کہ لوگوں کا اعتقاد یہ تھا کہ سوائے بنی امیہ کے
اور کوئی پیغمبر کا وارث نہیں وانما اورثوا احادیث بلکہ اونکو اپنی احادیث کا وارث کیا پس نفی میراث درہم
و دینار اور حصر میراث احادیث جو کلام امام میں خاص نسبت علما کی ہے اوس سے نفی میراث درہم و دینار و زمین و عقار
انبیا سے ورثہ حقیقی انبیا کی کب لازم آئی جو تم نے یہ طرح جا بجا سبحان اللہ حدیث معصوم میں تو نفی میراث مال
خاص نسبت علما کی ہے تم لوگ عموما میراث انبیا اور خصوصا میراث سید انبیا کو خلاف نصوص قرآنی جو صریح وراثت
انبیا پر دلالت کرتی ہیں مثل دوال بیات کی چٹ کئے جاتے ہو امام کی طرف خدا و رسول سے بھی نہیں شرماتے ہو اور اگر عمدا یہ خطا
نہیں کی تو شاید یہ مغالطہ اس راہ سے ہوا کہ کلام امام لم یورثوا میں ضمیر مفعول جو علما کی طرف راجع اور محذوف تھی
شاید سمجھ میں نہ آتی اوسکو مراد نہیں لیا اور نفی میراث کو عموما ورثہ و غیر ورثہ سے متعلق کر دیا حالانکہ یہ کاروائی نہ چلی گی
اصلی کا حذف مفعول کلام فصحا میں بکثرت واقع ہے اور سیاق حدیث بھی اسپر قرینہ واضحہ ہے کہ حضرات انبیا علما کو
درہم و دینار اور زمین و عقار کا وارث نہیں کرتے بلکہ اونکی توریث فقط انہی احادیث میں منحصر ہے اس سے صاف
ظاہر ہے کہ ورثہ حقیقی حضرات انبیا کے کیا درہم و دینار اور کیا زمین و عقار اور بساتین و اشجار جملہ متروکات انبیا کے
وارث ہوتے ہیں اور قدرت خدا تو یہ ہے کہ اکابر اہلسنت بھی علی الرغم حضرت صدیق اسکی تصدیق بنص قرآنی
کرتے ہیں چنانچہ صاحب کشاف اور بیضاوی نے تفسیر آیہ اذ عرض علیہ بالعشی الصافنات الجیاد تصریح کی ہے
کہ حضرت سلیمان نے ہزار گھوڑے میراث پدری میں پائے تھے دیکھو اس جگہ پر تو وارث اور مورث دونو انبیا سے ہیں
پس اگر حدیث نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث صحیح ہوتی تو بعد وفات حضرت داود حضرت سلیمان کیونکر اونکا
متروکہ لیتے بلکہ وہ مثل صدقہ اون پر حرام اور دوسروں پر حلال اور مانند فدک یار لوگوں کا مال ہوتا اللہ تعالیٰ بیہ اکی فرمانی

کی یہ روایت ہے قال جاءت فاطمة الی ابی بکر تطلب میراثها وجاء العباس بن عبد المطلب یطلب میراثه
وجاء معهما علی فقال ابوبکر قال رسول اللہ صلعم لا نورث ما ترکناه صدقة وکان النبی یعول فقال
علی ورث سلیمان داؤد وقال زکریا یرثنی ویرث من آل یعقوب قال ابوبکر هو هکذا وانت واللہ تعلم
ما اعلم فقال علی هذا کتاب اللہ ینطق فسکتوا وانصرفوا انتهی اس روایت عمدہ اکابر اہلسنت سے صاف ظاہر ہے
کہ جب حضرت ابوبکر نے نفی میراث انبیاء پر حدیث لا نورث سے استدلال کیا تب حضرت امیر نے آیات قرآنی سے میراث
انبیاء کو مثبت ہذا کتاب اللہ ینطق اسطرح ثابت کر دیا کہ حضرت خلیفہ نے بقول خود ہو ہکذا اوسکو تسلیم فرمایا اور بجز
سکوت و صموت اور کچھ بن نہ آیا پس ہرگاہ حضرت امیر جو مصداق علی مع القرآن والقرآن مع علی ہیں اور جنکا
دعوی باتفاق فریقین بالاعلان علم اور معرفت قرآن میں یہ تہا کہ کوئی آیت قرآنی ایسی نہیں ہے مگر یہ کہ میں جانتا
ہوں کہ جس بارہ میں نازل ہوئی اور یہ بہی جانتا ہوں کہ وہ سہل میں نازل ہوئی یا جبل میں ذکر آپکی بارات کو
ظاہر ہو چکی ایضا و حدیث انا مدینة [illegible] معرفت پیغمبر ہے ان آیات میں میراث سے میراث مال ہی قرار دی [illegible]
[illegible] ابوبکر پر اسی استدلال فرمایا تو قول میراث علم جو بعض مفسرین اہلسنت نے ان آیات میں [illegible]
میں [illegible] باطل ہوا اسیطرح حدیث جعفری میں نفی وراثت مالی فقط علما کی ساتھ مخصوص ہے
[illegible] بموجب تفسیر حضرت امیر ان آیات بینات سے مخصوص ہے لہذا ایسی حضرت میراث انبیاء کو
تو قرآن اور اہلبیت جنکی اطاعت اور تمسک پر ہم اور تم بلکہ تمہاری خلفاء راشدین سب کی سب مامور ہوئے ہیں
ثابت کر دیا اب حق بدستور باقی رہا اور یہ جو کچھ خلاف قرآن و اہلبیت کہا جائیگا اب بہی اگر آپ کی نزدیک
ناراضگی اور [illegible] سے ممتنع کر دینی میں شبہہ باقی رہا ہو تو صاحب صحیح بخاری اس بارہ میں حیا جوئی و مکاری کو
بہی [illegible] دیتا ہے وہ عبارت یہ ہے عن عائشة رض ان فاطمة رض ارسلت الی ابی بکر تسأله میراثها
من رسول اللہ [illegible] صلعم قال ابوبکر ان رسول اللہ صلعم قال لا نورث ما ترکناه صدقة وابی ابوبکر ان
یدفع الی فاطمة منها شیئا فوجدت فاطمة علی ابی بکر فی ذلک فهجرته فلم تکلمه حتی توفیت وعاشت بعد
النبی ستة اشهر انتهی خلاصہ اسکا زبانی حضرت عائشہ یہ ہے کہ جناب سیدہ نے اسکو بہیج کر میراث پیغمبر کا جو
آنحضرت [illegible] تہا حضرت ابوبکر سے سوال کیا خلیفہ نے اوسکی جواب میں حدیث لا نورث بیان کی اور تقدیم

دینی سے بھی انکار کیا پس حضرت فاطمہ خلیفہ اول سے ناراض ہوئیں اور اونسے کنارہ کیا اور پھر مرتے دم تک اونسے
بات نہ کی اور چھ مہینے بعد پیغمبر کے زندہ رہیں اتنی اب اس سے بڑھ کر اور ناخوشی اور قوت سے محتاج کر دینا
کیسا ہوتا ہے شاید اپنی کسر باقی رکھی کہ خدا نے خلیفہ صاحب کی رائے سے موافقت نہ کی ورنہ اگر حق تعالی بھی
مانند اونکی اہل بیت پیغمبر سے قطع نظر کر لیتا اور مطلق رزق ندیتا تو چھ مہینے کا بھی زمانہ نہ گزرتا بہت جلد
معصومہ مظلومہ کا جھگڑا تمام ہو جاتا اور محتاج ایسا لیکن نہ کوئی ہماری کتاب نہ تمہاری ہے یہ فقط صاحب تحفہ کا
ایجاد اور کارگزاری ہے شاہ صاحب نے تو اگلوں سے زیادہ آئین دستگاہ بہم پہونچائی ہے وہاں تو فقط اکھے
حدیث ہی گھڑان ذات پاک نے پوری کتاب کی کتاب بنائی ہے سو وہ تو مرشد تھے یہ ولی نکلے سبحان اللہ حدیث
صحیح بخاری جسکی نسبت اصح الکتب بعد کتاب الباری تمام سنیونکی زبانوں پر جاری ہے بموجب روایت حضرت
عائشہ جو اپنے پدر بزرگوار کی حال سے بخوبی واقف تھیں اس بات پر ناطق ہے کہ خلیفہ صاحب نے فدک وغیرہ
میں سے کچھ بھی حضرت فاطمہ کو ندیا اور وہ ایسی ناراض ہوئیں کہ تا دم مرگ پھر خلیفہ سے کلام نہ کیا اور ناراض ہی
دنیا سے گئیں ایسی حدیث صحیح اور معتبر کی مقابلہ میں ایک کتاب مجہول کا نام لیکر یہ بڑا نکی جو بالکل خلاف بیانات
فریقین اور مخالف روایات طرفین ہے واہ ری کتاب کہ جسکی نام اور مصنف کا نشان سنیوں میں کہیں پتہ و نشان
نہ شیعوں میں نہ ایسی بنائی ہوئی کتاب کی عبارت لکھی فقط اپنی ہتکڑ ہی ترجمہ پر یہ نازش و افتخار اور روایت صحیح کے
مخالفت پر یہ مبالغہ و اصرار کہ صاف اس حدیث نے رضامندی جناب سیدہ کی ظاہر کی اور قوت بھی خلیفہ اول نے
دیا اور خدا بھی رضامندی سیدہ پر گواہ ہوا آزردگی باطل ہوئی کمال بے حیائی اور ژاژخائی ہے اللہ اکبر ایسے
مقامات سے ہٹدھرمی ان مدعیان اسلام کی ظاہر ہوتی ہے جب کوئی حدیث فضیلت یا حقیت اہل بیت کی کتب معتبرہ
اہلسنت سے سند لکھی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم ان روایات کو نہیں مانتے صحاح ستہ کی احادیث کو معتبر جانتے ہیں
پس اگر اتفاقا وہ حدیث علاوہ صحیح بخاری دیگر صحاح میں نکلی تو یہ عذر کیا جاتا ہے کہ ہمارے نزدیک اصح صحاح صحیح بخاری
ہے پس جو حدیث اوسمیں ہو وہ واجب التسلیم اور جو اوسمیں نہو وہ بمقابلہ اوسکی صحت سے عاری ہے اور اگر خدا
کی قدرت سے کوئی ایسی حدیث جس سے اہل بیت کی مظلومیت اور صحابہ کی زیادتی نکلتی ہو اور صحاح کیطرح خود صحیح بخاری
میں نکلی اور اوسکی برخلاف کوئی روایت مجہولہ پائی گئی یا درصورت ضرورت بنائی گئی تو اس مجہول یا بلکہ

اتفاق اور ستہ ضرور یہ ہین افتراق اور صحیح بخاری بالائی طاق ہو جاتی ہی سے جہین تفاوت رہ از کجا ست
تا بکجا پھر اسپر یہ کچھ ہی آئی ہی نہ شرمائی ہین خصوصا میان وحید تو اور خوش ہو ہو کر ناشدنی حکایت جاہلیت کی جو دینے
لگ گئی اور تالیان جھکیان بجاتی ہین سے جو کہ علت تھیا اسنے نالی ہین کسکس کی جھکیان بجانی ہین جو بیان اعتقاد
سے جہوٹہا کری بتول کا دعوی جو بالیقین صدیق ہم کہین اوسی ہرگز روا نہین خلاصۂ وحید **قوله** جو جناب سیده
کی دعوی کو جہوٹہا کہی اوسکو صدیق کہنا ہمکو روا نہین بعد اسکی کہا کہ جناب صدیق اکبر نی کہان دعوی کو جہوٹہا
کیا اپنی مجتہد کا کلام اوپر کی جواب مین دیکہو تم دونو مین جو سچا ہو اوس سی تولا اور جو جہوٹہا ہو اوس پر تبرا کرو
اقول یہ تو سچ ہی کہ جناب صدیق اکبر یعنی حضرت امیر نی جنکا با فرمان نبی خاص ہی لقب مبارک ہی ہرگز دعوی سیده
کو جہوٹہا نہین کیا بلکہ اونکی دعوی کی معین ہو کر آیات فرائض سی خلیفہ صاحب کو الزام دیا اور اگر صدیق اکبر حضرت ابوبکر
کو کہتی ہو تو اسکا بہی مضائقہ نہین نہ فدک کی ساتہہ یہ ہی نذر ہی اب سنو دوسری دعوی کو جہوٹہا کیا جیسا بخاری شریف
مین یہ عبارت ہی قال ابوبکر ان رسول الله قال لا نورث ما ترکناه صدقه وابی ابوبکر ان یدفع الی فاطمة شیأ
حضرت فاطمه نی میراث پیغمبر کا دعوی کیا خلیفہ صاحب نی کہا پیغمبر کی میراث ہی نہین اور کچھ بہی سیده کو نہ دیا پہر اور جہوٹہا
کرنا کیسا ہوتا ہی اپنی شہری محدث کا کلام اوپر کی جواب مین دیکہو تم دونو مین تو دونو سچی ہین اور تم جہوٹی اب تولا
تبرا کو موجب تعریف خود آپس مین تقسیم کرلو اور ہماری کسی مجتہد کا کلام نہی اور یہ کتاب ہی جسکا حواله دی رہی ہو اگر محتاج دلائل کو
بہتی ہو وہ تو ایسا مجہول اور جاگزین زاویہ خمول ہی کہ تم اوسکا نام و نشان بہی نہین بتا سکتی اور تم کیا ہو خود تمہاری
مجتہد صاحب نہ بتا سکی کتاب بنائی کو تو بنائی مگر مصنف کی بنانی مین کچھ بن نہ آئی پہر تمہاری بنائی ہوی مجتہد اور
مجتہد صاحب کی بنائی ہوی کتاب کا کیا اعتبار فاعتبروا یا اولی الابصار **قوله** اور جو کچھ اور ثبوت زیاده بطور دیگر
منظور ہو تو حلی کا قول کتاب نہج الکرامه کا بہی سنو وهو انه لما وعظت فاطمة ابابکر فی فدک کتب لها کتابا وردها
علیها انتہی جبکہ باغ فدک سپرد کردی تو دعوی کو کہان جہوٹہا جانا اب بہی اگر نہ مانو تو شیخ حلی ہو اور منکر کلام جناب سیده
دہلی **اقول** میان یہی حسب عادت عبارت علامه ناقص لکہی اور جسقدر لکہی وہ بہی مناسب نہ تہی کہ ہمین خلیفه صاحب
اور اونکی خاص صاحب کی نسبت برا الزام آتا ہی سچ ہی نا فہم آدمی اپنی ہی کہی کلمہ اوٹہنی برہون ہی منہ کی کہاتا ہے
جناب جو شیرا ہی تو سنی کہ پوری عبارت علامه علیه الرحمه نی منہاج حضرت عمر مین یون تحریر فرمائی ہی ولما وعظت

فاطمة عليها السلام ابا بكر في فدك كتب لها كتابا وردها عليها فخرجت من عنده فلقيها عمر فخرق الكتاب
فدعت عليه انتهى یعنی جب حضرت فاطمہ نے مقدمہ فدک مین حضرت ابوبکر کو نصیحت کی تو حضرت ابوبکر نے
فاطمہ کو پھیر دیا اور سند لکھدی حضرت فاطمہ وہ سند لیکر ابوبکر کے پاس سے نکلین کہ حضرت عمر مل گئے اور وہ
سند حضرت فاطمہ سے لیکر پھاڑ ڈالی پس حضرت فاطمہ نے اونکے حق مین بددعا کی انتہی یہ عبارت گویا مستنبط
سبط ابن جوزی کی عبارت سے ہے جسکو برہان الدین شافعی نے سیرۂ حلبی مین اسطرح نقل کیا ہے ان ابا بکر کتب لها
بفدك ودخل عليه عمر فقال ما هذا قال كتاب كتبته لفاطمة بميراثها من ابيها فقال فماذا تنفق على المسلمين
وقد حاربتك العرب كما ترى ثم اخذ عمر الكتاب فشقه انتهى یعنی حضرت ابوبکر نے وثیقہ فدک حضرت سیدہ کو
لکھدیا اور حضرت عمر حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور اوس تحریر کو پوچھا کہ کیا ہے حضرت ابوبکر نے کہا کہ یہ سند ہے جو مینے
فاطمہ کو اونکے پدر بزرگوار کی میراث یعنی مین لکھدی ہے حضرت عمر نے کہا پھر مسلمانون پر کیا نفقہ کروگے حالانکہ تم
دیکھتے ہو کہ عرب تمسے برسر پیکار ہے پھر حضرت عمر نے وہ دستاویز حضرت ابوبکر سے لیکر پھاڑ ڈالی انتہی اب بموجب ان
روایات فریقین کیا بلکہ خاص اہلسنت کی کیونکر حضرت ابوبکر فقط دستاویز لکھدینے پر اس مواخذہ سے بری ہوسکتے ہیں
اصلی کی غضب وہ حضرت عمر کے الزام دینے پر چپ ہو رہے اور تابع اونکی رای کے ہوگئے اور وہ سند پھاڑ ڈالی گئی بلکہ بسبب
تنبیہ حضرت عمر بقوله فماذا تنفق على المسلمين حضرت ابوبکر نے فعل کتابت کو ایک امر لغو اور فضول سمجھ لیا کہ اگر وہ تحریر کتابت
پھاڑی نجاتی تو یقینا چھین لی جاتی تو اب استدلال ایسی کتابت سے کب درست ٹھہرا اور فدک کا رد کرنا کب ثابت
ہوا البتہ اس سند کے لکھدینے سے بقدرت قادر مختار میراث پیغمبر حضرت ابوبکر ہی کی زبان مبارک سے ثابت اور بعون
کے دست و قلم سے جاری ہوگئی اور میراث پیغمبر کا صدقہ ہونا لغو اور اوس بنا پر ہوئی حدیث لا نورث باطل محال اور
علیہ صحت سے عاری ہوگئی بیشک ہم خلیفہ صاحب کے اس انصاف اور اپنی حدیث کے بطلان کے اعتراف پر اونکی تعریف
کرتے ہین اور اگر حضرت عمر کی دھمکی مین نہ آتے اور پھر دوسری سند لکھکر مع فدک حوالہ جناب سیدہ فرماتے تو ہم بہت
شکرگزار ہوجاتے فقط حضرت عمر ہی کی شکایت رہتی کہ کیسے بدلحاظ اور گستاخ آدمی تھے جنہون نے خلیفۂ رسول
سے یہ بے ادبی فضولی کی کہ اونکی لکھی ہوئی سند پھاڑ ڈالی اور حاربتك العرب کی دھمکی دی اور فماذا تنفق على
المسلمين کی اونچ مین شاخ نکالی لیکن اگر حضرت عمر کہتے کہ خلیفۂ رسول کیسے کیا حضرت رسول نے اونکو خلیفہ کیا تھا بلکہ ہمنے

اپنی کار روائی سے بمقام سقیفہ اونکو خلیفہ بنا لیا پہلے خود بیعت کی پہر اوروں سے کروائی تب اونہون نے خلافت پائی پہر
اپنی ساختہ و پرداختہ خلیفہ کی سند پہاڑنے مین گستاخی کیسی بے ادبی کیا معنی تو جامے سے باہر ہوئے اسکا کچہ جواب نہ بنا دیکہو
اس شیخی کی شورا شوری نے حضرت عمر کی سینہ زوری بہی کیا لے نکلی دکہا چکے اب آگے جو بیجا شور مچاؤگی تو منہ
منہ کی کہاؤگی قولہ اور جو جناب خلیفہ اول کی اس صفت اور عدالت پر بہی صدیق اونکو نہین کہتے تو چولہے مین جاو
جہنم مین نکلو اقول ہمنے جناب خلیفہ کی اتنے انصاف پر کہ اونہون نے میراث پیغمبر کا اقرار کیا اور سند لکہدی تعریف
کی اور اگر وہ اسی بات پر قائم رہتے تو بیشک ہم اونکے شکر گزار ہوتے اور ہمیشہ منصف کہتے مگر صدیق کہنے مین جب سے
کلام ہوتا ہے اسلئے کہ پہلے حدیث لا نورث بنائی اور میراث پیغمبر کی مٹائی پہر تحریر سند اونکی ثابت فرمائی پہر پہیر کیا جو اونکو
صدیق کہتا وہ اس جہوٹے دعوے مین تمہاری طرح مورد الزام ہوتا اور جو ابہی جاو دیکہا روز موہی و جیدیا تازہ ہے
کا یا دہیدن ہشیاری کا اب دست تاسف ملو اور آگے چلو قولہ تمہاری توحقیقت کیا ہے ہم تمہارے امام کی زبانی
اونکو صدیق کہلا کر اونہیں کی زبانی دونو جہان مین انکو جہوٹا بناتے ہین کشف الغمہ مین ہے کہ انہ سئل الامام ابو جعفر
محمد بن علی الباقر عن حلیۃ السیف ہل یجوز فقال نعم قد حلی ابو بکر الصدیق سیفہ بالفضۃ فقال الراوی
اتقول ہکذا فوثب الامام عن مکانہ فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل لہ الصدیق
فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ پہر اوسی کتاب مین ہے ان ابا عبد اللہ جعفر الصادق قال ولدنی ابو بکر
الصدیق مرتین انتہی ہم امام کے قول سے خلیفہ اول کی شان مین صدیق کی لفظ ثابت کر چکے اب تم جو صدیق
نہ کہو گے تو اونکے صدق و کمال کو کیا خطرہ سگ اگر کیا کرے ماہ مبین ہونگے ہر چند مہ کو خوف نہین اقول یہ روایت
ہماری کتب معتبرہ مین نہین ہے صاحب کشف الغمہ نے ابن جوزی کے کلام مین سے نقل کیا ہے اور دیباچہ کتاب مذکور
مین روایات مخالف کی نقل کرنیکا عذر بہی کر دیا ہے پہر ابن جوزی نے جو الامور پر افترا کیا اوسکو ہمین سچ مانو اگر
کہنا آپ و حدیث جانو پہر ابن جوزی کے قول سے حجت پکڑنا آداب مناظرہ کے خلاف بلکہ خلاف انصاف ہے شاید
بہی صاحب تحفہ کے قول پر عمل کیا کشف الغمہ مین دیکہ نہ لیا بس تمہاری توحقیقت کیا ہے کہ تم ہماری الائمہ کا نام منہ سے لو
اب ہم تمہاری الائمہ کے منہ سے ایک حدیث صحیح سناتے ہین اور اونہین کی زبانی دونو جہان مین انکو سچا بناتے ہین
تفسیر کبیر مین ہے عن النبی صلعم قال الصدیقون ثلثۃ حبیب النجار مومن آل فرعون والثالث علی بن ابی طالب

دعا فضلہم انتہی جب حسب تنصیص حضرت خاتم نبوت و تصریح امام اہلسنت علاوہ حضرات انبیاء مرسلین صلی اللہ علیہم
اہلبیت بھی مخصوص بمنصب خلافت ہوگئے اور فضل الشیعتین حضرت امیر المومنین ہوئے تو تمنی یہ جو تھی صدیق کو ایسی تمنا کی
آل کو غصب دیا اور یہ بات اور بھی کہ قتل فدک اور خلاف اسکو بھی لیا اب تم جانو و تمہاری امام ہمکو کسی کو تو
کسیکو سچا بنانے ہی کیا کام آوے حضرت امام جعفر صادق جبتک ہماری امام ہیں تمنی جو جتلا کر یہ کلمہ جو کہدیا تو تمہارا
کیا اپنا ہی نقصان کیا خبردار اب بھی تمسک واطاعت اہلبیت کا امام نہ لینا ہمیں کو تمسک ثقلین رہنی دینا مگر
تمنی جو ہماری امام پر افترا اور بہتان پیش کیا اسپر شرم اور اپنی امام کی اس گفتار نغز کو جو تمہاری گلی میں ہوتا
گردن پر مکو بلنی مار مار کر اتار جاوے وہیں سنگ لقمہ دوختہ بہ بشیاد تمقاد و سے حال حسین لنند وہیں مگر
رشتہ کردن لازم ہی لاکہ جلد کا نفر رقم کرون گل کرونی کا چراغ فراجیف تو ہا میں علی ولی کا ہنجار حجت
جب فیج کو سفند کو قصاب کرنی ہیں معمول ہی کہ پانی بھی سیراب کرنی ہیں قطرہ و دانہ شاہ کو کشنہ طلب کیا
پیاسا ہی مارا شمر نی کیا غضب کیا قولہ بیشک یہ معرکہ قیامت خیز ایسا ہی تھا جیسا آپ نی لکھا لیکن اہلسنت
شیعوں کو چاہیئے نہ ہمکو کیونکہ بقول شیعہ جناب امیر شیعہ تھی اور شمر ملعون حضرت امیر کا سالا قاتل امام تھا اصحاب علیہم
کوفہ اوسکے معین مددگار اقول سچی بات چھپانی اور جھوٹی باتیں بنانی ہی کیا قاتل امام قاتل امام تو یزید
آپکا خلیفہ زادہ ہوا شمر ملعون اوسکی تحریک و تحریص سے قتل امام پر آمادہ ہوا اور شیعیان آل ابوسفیان یعنی کوفیان
بدکردار بھی اوسی فاسق و شر انجام کی معین و مددگار تھی تمنی اپنی خلیفہ زادہ بلکہ خلیفہ بہ تہمت شرط خلافت کی حمایت
وحمایت کی اس مجرم کا ذکر بھی نہ کیا کوفیان مشوم اور شمر ملعون ومذموم کو حضرت امیر کا سالا بنا کر یزید شریر کا آنا نہ بتایا
اوسی ناشدنی گردن زدنی کو الزام دیا افسوس اس بیچارے پر یزید مردود بدانجام جو قاتل امام رضا ہی قتل سید شباب
اہل جنت ملامت سے اہلسنت بچائیں اوسکو برسر اور دخل دعای اللھم اغفر لمن منین اہلسنت ٹہرائیں اوسکی
قدر کو خلیفہ یجب اور راوس منحوس شر الاعصور کو وارث وہ امام منصوص میں داخل کرکے خلیفہ و امام اہلسنت بنائیں
بلکہ بکمال و قباحت یزید ایسی بدکردار کی حق میں کلمہ صلوۃ و صالح لا یوحد مثلہ زبان پر جاری کریں عمر سعد بد نہاد
اور شمر ملعون بانی فساد کو نعمہ کہیں فاتلوا میں کی جنبہ داری کریں صحت بیعت وخلافت یزید اور وجوب قتل امام
کیواسطی حدیث اذا بویع خلیفتین فاقتلوا الاخر منہما اہلسنت بنائیں پناہ بخدا قتل امام کا حکم حضرت پیغمبر کی نسبت

ہیہات اس شناعت پر بھی قناعت نہ کی ہمارے امام ربانی نے رسول مقبول کو باغی و خاطی کہا ماتقل العین الا بسیف جدہ کلام کیا کیا شور و غل ہا حضرت پیر دستگیر یا مدد یعنی شیخ المشائخ عبد القادر کی ہنگامی یہی روز شہادت امام شہید اہلسنت عید کرین با اینہمہ دشمن امام اور مرید یزید کہنی پر برا بنی بجلا مرین اور سر پیچا یکی ہوی دیکھنی کی مصیبت امام پر افسوس سنیون کو چاہیے نہ شیعون کو سبحان اللہ حضرات اہلسنت تو آج تک اس رونی پر ماتمی بین منع تعزیہ داری اور گریہ و فغان مصیبت امام مقبول یا رب میں صدہا کتابیں تصنیف ہو گئیں مجلس میلاد اور بدعت تراویح حضرت عمر کا ایجاد و سنت ٹھہرائی گئی اور امام مظلوم کی مصیبت پر رونا حضرت جمیع انبیا کی روضہ میں شریک ہونا مجالس بر ملا بدعت بنائی گئی اگر میان وحید بھی سے کوئی اونکی پیر دستگیر کی قسم دیکر مصیبت امام پر رونی کی خفیف سی تو توابھی ناک بھون چڑھانی لگیں و اغوثاہ و اغوثاہ کہکر الغیاث مچانی لگیں جیسا کہ قول گذشتہ میں اہانت سنت عثمان صحابہ نبی کی قصاص اوسکا نعش حضرت امام حسین سے لیا اوسکا سوال خیال ہمارے امام ربانی کو ہی کہا اب کلام آیندہ میں حدیث ... کے پر اعتراض کرنی سے انکی اور سب سنیون کی افسوس کرنیکا بھی حال کہا جائیگا الغرض کوئی منصف اہلسنت کی قول فعل کو اہلبیت کی بارہ میں مطابق نہ پائیگا بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ ولو القی معاذیرہ اور حضرات شیعہ کیسی بلکہ امام اور پیشوای شیعہ ہیں یہی وجہ ہی کہ جب بموجب روایات صحیحہ سنیہ جسکا ذکر آگے آئیگا حضرت امیر اور جناب بشیر و نذیر امام مظلوم کی مصیبت پر روئی تو شیعون نی اپنی پیغمبر اور امام کی پیروی کو واجب جانا مصیبت امام پر رونی بدلانی ہیں میان غوث کا جو ہمارے امام کی حمایت اونکی دشمنونکی حمایت کو تیار ہو گئی کہنا مانا اور جو سالی سسر نکا ذکر کیوں بار بار کیا جاتا ہی جب حنفی سالی سسر نکا حال برخلاف اصل اسکی کہیں بیان ہو چکا تو شیعہ کی سالی سسر نکا کیا ذکر لیکن چونکہ آپ کی خوشی اسی ذکر خیر میں ہی لہذا اور سنئے کہ کی ابیر جو بڑی کہیت کی تالی او حنفی سالی حضرت پیغمبر کی ہی اونہوں نی اور سالی سسرونکی دیکھا دیکھی آنکھ پیغمبر پر دست درازی بلکہ مزید بران امام وقت سے محاربہ سازی کی اور یزید پلید نی جو اونہیں سی ہی کیا ایسی سنیوں سالی ہی مجازی کا اصل اونہیں سالی حنفی کی فعل کا نتیجہ ہی بلکہ اونکی صاحبزادہ کا چونکہ ... ہی بڑکر قدم تھا اس لئے اونکا ہتھیا ہی اب جو اونکی سالی مجازی کو کیا وہ اونکو بھی کہو گی یا یہاں سکوت ہی بہتر اولی ہی جیسے رہو گی قولہ طالبان رفقاء امام میں سی کوئی رشتہ دار شخص نہ تھا کہ سنی شمار کیا جاتا یہ عجب بات ہی کہ آپ بھی کیسے

قرابت برادری کے لوگ امام کو طلب کرکے بیعت ہی کریں اور قتل کرا دیں اور آپکو تاسف ہو ہے کیا یہ شیعہ
ہی ستمگاروں کا آپہی ماتم کریں آپہی افسوس کریں اقول یعضون علی یخش وہی نظیر علیکہ زعفران ناکشمیری کہ
طالبان وقاتلان امام میں سے کوئی رشتہ دار شیخین نہ تہا کہ سنی شمار کیا جاتا اب ہم آپکے جواب میں فوائد عدیدہ
کا بیان الزامات سدیدہ کا اعلان کرتے ہیں اقول تو یہ فرمائیے کہ سنی شمار کئے جاتے ہیں رشتہ دار شیخین کی تخصیص
کس واسطے ہے کیا رشتہ دار ذوالنورین آپکے زعم میں سنی نہیں بلکہ شیعہ شمار کئے جاتے ہیں ہاں چونکہ رشتہ داران
حضرت عثمان طالبان وقاتلان امام میں شریک وعلی ہذا رشتہ داران خلیفہ پنجم بلکہ اونکا فرزند نارشید یزید بانی
سربانی قتل امام اور اس فعل حرام کی تہی لہذا اس مصلحت سے ان ممدوح خلیفوں کی رشتہ دار ونکا ذکر نہیں کیا تو شہری یہ کہنا
ہی کو سمجھنے والے کہیں گے کہ شہد بری یکی بات کی دوم یہ کیا ضرور ہے کہ رشتہ دار شیخین سب کے سب خلفا سلف
سنی ہی شمار کئے جائیں کوئی اونمیں شیعہ نہو اگر وہ قاطبۃ سنی ہی شمار کئے جاتے تو محمد بن ابی بکر سنیوں کے نزدیک
کیوں رافضی کہلاتے سوم یہ تو کہیے کہ فقط طالبان وقاتلان امام حسین میں کوئی رشتہ دار شیخین نہ تہا یا جناب امیر
کی محاربہ میں بہی جو بنص ابوہما افضل منہما حضرت امامین سے بڑہکر تہے کوئی رشتہ دار شیخین نہ تہا یا اونکو
محاربہ مرتضوی میں جنگ جو حرب جو بیغمبری ہے معافی کا پروانہ مل گیا تہا بہرکیف براہ انصاف ملاحظہ فرمائیے بہت حضرت
ام المومنین عائشہ اور طلحہ وزبیر جنہوں نے خلیفہ وقت سے محاربہ کیا اور یادش بخیر حضرت عبداللہ بن عمر جنہوں نے
بیعت مرتضوی سے اغماض صریح اور بیعت معاویہ ویزید پلید امر قبیح فرماکر علی الاعلان بیعت یزید پر بتقاضائے حدیث
ینصب لکل غادر لواء یوم القیمۃ مشہد غضب فرمالیا اور بنا بر ظن بد خود بیعت یزید یا معقول کو سا فاسد بیعت خدا
ورسول ٹہرالیا امام شہید کو حرب یزید سے منع کیا اور جب نمانے تو بموجب فقرہ مشہورہ لتہا لعادلیکا فنجار رفیا
یہ سب بزرگوار طالبین یا بعض انہیں سے رشتہ دار شیخین بلکہ پارہ جگر صاحبین تہے اور سنی شمار کئے جاتے تہے یا نہیں اور
رشتہ دار کسے کہتے ہیں بنا بر شہادت حضرت امام حسین تو خود حضرات شیخین ہی کی ڈالی ہوئی ہے اور یہ بات اونہیں کے
خیالی ہے خلاف بیت نبوت سے اونہیں کی کہوئی ہوئی کشتی خضر والیاس ہی کی ڈبوئی ہے ہیں اگر خلافت خاندانہ
نبوت سے نہ لی جاتی تو ہرگز یہ ستم معاویہ ویزید تک نوبت نہ پہونچتی اور شہادت حضرت امام کی نوبت آتی ہے
کہ شخصی سوال اللہ وانا کہ گو کشتہ شد حسین کجا کشت انعقد سقیفہ اش کشتند بہر دنیای جیفہ اش کشتند چہارم اس قاتل و

لیو ہلی پیغمبر والامام کی رشتہ دار ہونی سی نہ کوئی شرف اور فضیلت اور نہ ان حضرات کی لئی ایسی منافی امور سے
کوئی منفعت ہی جب رشتہ دار ہونی کسی کی بہشت کی ہونی نہ ٹہری تو ایسی رشتہ دار مرتضوی کا ذکر فضولی ہی پس
شمر ملعون کی ما عالی اونکی جان ہی نہ علی عالی کی کہ شان ہم جیسی ہی سی نسیم ویکہ ہو جیسی ہین کہ اگر شاہ نجف بروز
محشر کہ طرف موجود ہوئی اور اہلبیت محارب ہین وقاتلین امام اجعمنا نقاتل اخوانا فرماتی تو آیا یہ نسبت اخوت قاتلین
امام کو عذاب آخرت سی بچاتی لا واللہ لا اسطرح سمجہنا چاہی کہ محارب حضرت امیر محارب حضرت بشیر و نذیر ہی اور سکی
حقیقت علاقہ زوجیت پیغمبر اور خوشی وصی پیغمبر کچہہ کام نہ آئی گا دیکہیی غافل ہم نکرد ہشیار کرچکی اب اگر جو کہا کہا ہی کا تو
سمجہا ہی کا [illegible] جو عمدہ فوائد اور بہترین موادیی وہ یہ ہی کہ یہ مسئلہ امامت جو محققین فریقین کی نزدیک اصول سی
سی ہی امامیہ کا اعتقاد ہی کہ امام مثل پیغمبر معصوم اور منصوب من عنداللہ ہونا چاہی اور اہلسنت کی نزدیک نصب امام
خلق ہی اور شرط تحقق امامت وخلافت نزد اہلسنت اجماع اور بیعت اہل حل وعقد اور استخلاف اور قہر وغلبہ ہین تا ہم
عدالت امام شرط نہین حتی کہ امام فسق وفجور اور جور وظلم کرنی سی بہی معزول نہین ہوتا جب یہ تقریر قدرتبہ مسئلہ امامت
میں مابین شیعہ واہلسنت ذہن نشین ہوچکا تو اب انصاف سی کہنا چاہی کہ طالبان وقاتلان امام بلکہ جملہ اہل کوفہ
وشام اور لشکریان یزید بد انجام یزید کو خدا کی طرف سی منصوب امام جانتی تہی یا اجماع خلق اور بیعت اہل حل وعقد جیسا
بیعت عبداللہ بن عمر اور استخلاف پدر اور قہر وغلبہ سی موافق اصول موضوعہ اہلسنت اوسکو امام مفترض الطاعۃ
اور خلیفہ واجب الاطاعۃ سمجہتی تہی شق اول تو ایسی بدیہی البطلان ہی کہ وہ یہ کیا کوئی سنی بہی اسکا منکر نہین ہو سکتا
پس شق ثانی متعین ہو گئی اور مثل آفتاب نیمروز ظاہر ہو گیا کہ طالبان وقاتلان امام جنہون نی بنا بر انہین اصول اہلسنت
کی یزید پلید کو خلیفہ کیا بلکہ خلفاء ثلاثہ سی افضل قرار دیا اسلئی کہ حضرات ثلاثہ مین شروط مذکورہ خلافت سی ایک ایک شرط
پائی گئی بلکہ صرف خلیفہ اول کیواسطی بیعت واحد مطاع بمنزلہ بیعت اجماع ٹہرالی گئی اسی کمیں شرائط اور نہ فضیلت
سی اوسکو خلیفہ جامع الشرائط جانکر اوس مظلوم کا ساتہ دیا امام معصوم مظلوم کو العیاذ باللہ باغی امام [illegible]
باغی ٹہراکر شہید کیا وہ سب کی سب سنی متعصب اپنی اصول مذہب کی پابند تہی نہ شیعہ یہ غیرت دار اپنی عیوب کو
چہپاتا ہی شیعون پر تہمت لگا کر باطن بناتا ہی شیعہ اوس امام مظلوم کی رفقا اور انصار تہی کہ دنیا کی [illegible] تو
اور دشمنان اہلبیت کی بموجب انہین اصول موضوعہ اور قواعد مقررہ کی یزید کو مستحق خلافت سمجہکر اوس کی دار کا

سا تہہ دیا اگر وہ شیعہ خالص اور عاشق صادق امام علیہ السلام اور ہمن کبھی شوم کو لعین منقلب انقلاب کو مخالفت
جاتا کبھی پیٹ کا پاس اور انواع اطعمہ و پاس کی صدمے سہی مگر اوس نجاسے علیحدہ ہی رہتے دست فرزند
کو دست فاسق بیعت نہ دیا جانہاے عزیز کو اپنے امام معصوم منصوب من عند اللہ پر نثار اور راہ خدا میں فدا
کیا فیا لیتنی کنت معہم فافوز فوزا عظیما اللہ اکبر کیا بجا ہے اور بیہودہ سرائی ہے کہ قاتلان امام مظلوم
سنی تھے یا شیعہ تھے واہ میاں اولٹی سیدھی والی واہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ بلکہ ذرا تا انصاف کو
انصاف سے بدل کر اور چشم بصیرت کو دست عبرت سے مل کر تم اور تمہارے تمام اہل نحلہ دیکھیں اور غور کریں
کہ یہ واقعہ شہادت محک امتحان حق و باطل اور مدار تفرقہ مذہب شیعہ و سنی واقع ہوا ہے اس لئے کہ بنا بر اصول
شیعہ حضرت امام حسین علیہ السلام اوس زمانہ میں امام مفترض الطاعہ تھے اور بموجب اصول مذکورہ اہلسنت یزید پلید
مدعی خلافت سوا اس جو سنی تھے اونہوں نے اپنے اصول مذہبی کے موافق یزید طالب جیفہ کو بطیب خاطر و طیفہ
اپنا پیشوا اور خلیفہ بنا کر اوسکا ساتھ دیا اور حضرت امام کو مطابق اپنے قواعد و اصول کے اپنے خلیفہ سے باغی ٹھہرا کر
شہید کیا اور جو شیعہ تھے اونہوں نے اپنے عقیدہ صحیحہ کے مطابق فرزند رسول کو من جانب اللہ امام مفترض الطاعہ
اور معصوم اور اوس نحس و شوم کو منقلب اور ظلوم تسلیم کر کے جمیع مصائب و آلام میں شریک و ناصر امام رہے یا اور قبل از
شہادت امام اپنی جانونکو صدقہ کیا پس اگر امامت اور شہادت حضرت امام حسین کی حق اور صحیح ہے تو بلا شبہ مذہب شیعہ
حق اور مذہب اہلسنت جسکی بنا پر یزید ملعون نے دعوی خلافت کیا اور اکابر اہلسنت نے دست بیعت اوسکے دست
میں دیا باطل اور فاسد ہے اور اگر خلافت یزید حسب اصول اہلسنت لا حول ولا قوۃ حق اور العیاذ باللہ امام حسین
باطل ہے تو آپ کی شہادت اور مذہب شیعہ بھی باطل ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ اہلسنت بخلاف اپنے اصول مسلمہ کے خلافت
سے انکار اور شہادت حضرت امام حسین کا بموجب اپنے اصول کے بالاثبات اور اقرار کر سکیں اب تو انصاف سے کہو
مذہب اہلسنت ارباب حیا و غیرت کے نزدیک کسقدر موجب ندامت و خجالت ہے اور اس تقریر پر غور سے دیکھو کہ کیسا
صاف تفرقہ مذہب شیعہ و سنی اور کیا دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہے اب جا ہا کہنا مانو یا نہ مانو مگر ایسی نامنصفی قاتلان
حسین کو شیعہ تو بنا تو یہ عجب بات ہے کہ معاذ اللہ واحسرتا آپ ہی کی ذات برادری کے لوگ یعنی شیعہ اول حضرت
کو طلب کر کے بیعت ہی کرتے اور پھر اپنے اصول کے مخالف قتل بھی کرتے الٹا آپ کی مذہب میں اونہ پر معلی

ہی ہو بہتر تہی کس منہ سی یہ کلمہ کہا کہ اسپر افسوس سنیوں کو چاہئی نہ تمکو اب سنیوں کی مذہب کی قلعی کہل گئی اوسی وکیلہ
گزشتہ ہو آرزوی محال نہ کرو فضول باتیں نہ بناو ٭ کبہی بہرمنہ سی یہ کلمہ نہ کہنا اگرچہ باحیا فاش ہو بنا بخیا اعتقا
٭ ثابت ہی ہو سکتا کہ کتاب مبین سی نکلیگا ایک دابہ ایکدن زمین سی ظاہر کریگا خلق پہ ایمان کا فساد
یعنی کہ انکو تہانہ اماموں کا اعتقاد منقول ہی کہ دابۃ الارض حضرت علی ہوتا ہی یہ بہت سی حدیثوں سی نکلی
کہتی تہی خود علی کہ میں ہوں صاحب عصا میسم ہی میری پاس میں ہوں فاذن خدا نکلیں گے اور وہ آئینگے
زمین پر کرینگی نقش اہل زمین کی جبین پر پہنی ہوی انگوٹھی سلیمان کی ہاتہ میں ہوگی چہڑی بہی موسے
عمران کی ہاتہ میں ان اشعار سی فقط شعر سوم کو وحید نی لکہا اور اول و آخر کو اپنی بی ڈہنگی بات کیواسطی چہوڑ دیا
قولہ دابۃ الارض حیوان ہوگا جناب امیر کو حیوان مطلق بنانا اپنی حق میں یہ شعر پڑہتا ہی ٭ انسان کا نہیں ہی
یہ عقیدہ حیوان بنی ابو الائمہ **اقول** یہ اس ناحق نی نسبت قرآن ناطق کیا کہا کہ دابۃ الارض حیوان ہوگا
یہ کیسا خبط وجنون ہی کہ منکر آیت عظیمہ اور آیہ کریمہ اذا وقع القول علیہم اخرجنا لہم دابۃ من الارض
تکلمہم ان الناس کانوا بایاتنا لا یوقنون ہی امام اہلسنت فخر رازی نی تفسیر کبیر میں لکہا ہی کہ علامتہای قیامت سے
خروج دابۃ الارض ہی اور اوسکی بیان میں کئی طرح سی مفسرین نی کلام کیا ہی اور زمخشری نی تفسیر کشاف میں لکہا ہے
کہ خروج دابہ کوہ صفا سی ہوگا اور وہ عصاء موسی اور انگشتر سلیمان لئی ہوگا عصا پیشانی یا مابین دو چشم مومن لگائیگا
جس سی ایک نقطہ نور پیدا ہوکر ایسا پہیلیگا کہ تمام ستارہ درخشندہ کیطرح منور ہو جائیگا اور انگشتر سلیمان سی کافر کی ناک پر
نقش کریگا جس سی ایک نقطہ سیاہ پیدا ہوکر پہیلیگا اور کافر کی تمام منہ کو سیاہ کردیگا اور تفسیر مدارک میں ہی کہ نکلیگا کوہ صفا
سی اور کلام کریگا لوگوں سی عربی میں کہ آدمی ہماری آیات کا یقین نہیں رکہتی اور وہ کہیگا کہ آگاہ ہو لعنت خدا کی
ہی ستمگاروں پر الغرض پس جسکی ہاتہ میں بنا بر روایات اہلسنت عصاء موسی اور انگشتر سلیمان ہو اور وہ اوس سی عجائب امور
ظاہر کری اور صنعت کتابت وغیرہ لوازم ماہیت انسانی بہی رکہتا ہو اور وہ آخر زمانہ میں ایک امر عظیم اور آیات
عجیبہ اور اسرار غریبہ خالق کائنات سی ہو اوسکو بیدہڑک حیوان مطلق کہدینا اسی حیوان مطلق کا کام ہی خصوص جب وہ حسب
تصریح صاحب مدارک نطق بہی جو جزو حقیقت انسانی ہی رکہتا ہو اور ادراک کفر و ایمان مردم اور زبان عربی میں بلغت فصیح
کلام بہی کری تو اب اوسکی جامع صفات کمالات انسانی ہونے میں کیا کلام ہی پس باین فضیلت وکمال اگر احادیث آل

جو شفیق کتاب رحمن اور عالم علوم ظاہریہ و باطنیہ قرآن ہیں مراد دابۃ الارض سے حضرت مظہر العجائب مظہر
الغرائب ہوں اور شیعہ نے بموجب انہیں احادیث و روایات بلکہ حسب ارشاد خود جناب ابو الائمہ انا صاحب العصا و
المیسم جسکی تصریح خاتمہ روایت زمخشری میں بھی ہو چکی ہے کہ تحت آیہ مذکورہ یہ سمجھتے ہیں کہ بعضی قرائن تکلمہم کو تکلیمہم
مشتق کلم سے لیا ہے بمعنی جرح کے اور مراد اسکا نشان کرنا عصا و میسم سے ہے اسکا اذعان کیا ہو تو سنیونکو ہمارے امور
اعتقادیہ میں بحث کرنیکا کیا منصب ہے خصوصا جب حضرات اہلسنت بھی اسکے قائل ہوں جیسا کہ جناب غفرانمآب طاب ثراہ
عماد الاسلام میں فرماتے ہیں کہ احادیث کثیرہ سنی و شیعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مراد دابۃ الارض سے حضرت امیر ہیں تو زمخشری
اسی قبیل سے قائل لا اول کا انسب ہے اور اگر مقصود طاعن تشنیع ہے کہ جناب امیر کو دابہ کہنا مستہجن اور شنیع ہے پس
ہر چند طعن مشترک الورود ہے با اینہمہ قول معترض اوسکے اہل نحلہ کی تصریحات تشبیہات سے مردود ہے چنانچہ
تصریح اکابر سنیہ حضرت بشیر و نذیر جناب امیر کو کبھی اسد اللہ اور کبھی سیف اللہ فرماتے تھے اور حیوۃ الحیوان میں ہے
کہ سید کونین نے احد الحسنین کو پیٹ اور بعوضہ کے ساتھہ اور بموجب روایت ہدایۃ السعدا خود اپنی نفس نفیس کو بار
نعم الجمل جملکما نعم المرکب رکبت یا غلام جمل اور مرکب کے ساتھہ تشبیہ دیتے ہیں اب اس حیوان ناطق سے کوئی
پوچھے کہ ان تشبیہات اور اطلاقات سے حیوان مطلق بنجانا لازم ہے یا نہیں بنا بر شق اول حضرت امیر کیسی اپنے جناب
بشیر و نذیر کے ساتھہ تمسخر و استہزا کیا بیس دار و گیر سخت کا سزاوار ہے اور بنا بر شق ثانی یہ تعریض نامعقول فضول و بیکار
ہے ہاں تشبیہ حضرت ثانی وقت صعود جبل و خطاب حضرت راکبۃ الجمل بلفظ نقش البتہ قابل دید بلکہ نادر تشبیہ سے
اور اس سے بڑہکر ہمارے خاتم الاولیا ابن عربی کا قول بیدل لائق لا حول رأیت ربی علی صورۃ الفرس ہے
نقل کفر کفر نباشد کسکو گہوڑا بنایا اپنے منہ میں لگام نہ دی عظمت و جبروت حی لایموت کا کچھہ خیال نہ آیا وہان تو
فقط لفظ دابہ کہنے پر حیوان مطلق بنایا اور یہان تو پوری صورت مجسم فرس موجود ہے اب کس تعریض عریض کا خیال آیا
خدا سے ڈرو حیوان مطلق بنانے پر شرما و جبو ہی کی دم میں ندا یا ند ہو اسی عرابی کو حیوان صاہل بنا و دم سے کان
نہ کانٹھو تبان برنہ شرا دے ابن عربی سے یہ کہو صاحب اپنے منہ میں لگام دو صاحب بنیاد اعتقادے
کوثر یہ کوئی دشمن حیدر نہوی گا غیر از محب ساقی کوثر نہوی گا ہو گی رسائی حب علی کی سبب بھی بہر بہر جام و سے گے
امیر عرب عجمی قولہ یہ عقیدہ مطابق مذہب اہلسنت کے ہے نہ مخالف کے ساقی کوثر پیغمبر ہے انا اعطیناک الکوثر

جناب بشیر و نذیر ہیں نہ حضرت امیرؑ اور اگر بقول شیعہ بھی صحیح تب بھی کوثر و سطلی سنیوں کی ہی نہ غیر کو کیونکہ معویہ
شیطانیہ جمعیدہ ہیں اور امیہ کی دشمن جناب امیرؑ کا ساتھ کوفہ میں انہیں قوم نے چھوڑا امام حسن سے بمقابلہ امیر
معاویہ نخاسی منہ موڑا جناب امام حسین کو بولا کر بلا میں مبتلای بلا کیا نہ شہید کا خون اپنی گردن پر لیا جناب
حسن مثنی کو مقتبی بنایا جناب سیدہ کو اہل بیت سے خارج بنایا اسی دوستی پر امید عرب سے جام کوثر لینی کو تیار
ہو تمنو دشمن امیہ ہو تم کوثر سے محروم ہو ہاں سنی البتہ کوثر پاوینگی کہ اہل بیت کی دوست اور حب علی کے
بھی معتقد ہیں اور علی و سنی حروف میں بھی برابر ہے تیر الکنت نے کیا قول خراب بات ہر چند بنائی نہ بنے
اقول عجب نا فہمی سے مناظرہ ہی جب اسکو حضرت امیرؑ کی ساقی کوثر ہونے سے انکار ہی تو یہ عقیدہ جوابات
مزبورہ سے ظاہر ہی مطابق مذہب اہلسنت کیونکر ہوا اور اگر اس راہ سے کہتا ہی کہ ساقی کوثر بلکہ قسیم جنت و نار
ہونا حیدر کرار کا خود روایات اہلسنت ہی سے ثابت ہی تو پھر انکار اسکا موجب تکذیب اپنی بعض بخار ہیر بلکہ صریح
عداوت حضرت امیرؑ ہی پھر دشمن حیدر کجا اور جام کوثر کجا کوئی با ایمان اسکو مستبعد نہ سمجھیگا کہ مالک کوثر موجب
عطیۂ الہی حضرت بشیر و نذیر اور ساقی کوثر اونکی طرف سے حضرت امیرؑ ہیں اور اگر بقول وحید ساقی کوثر حضرت پیغمبر ہی
صحیح گو یہ آپکی نائب حضرت مظہر العجائب کا عقیدہ ہی جب بھی باعتراف اکابر اہلسنت کوثر اور جنت و سطلی شیعوں کے
اور نار جحیم اور آب حمیم و سطلی سنیوں کی ہی کیونکہ سنی دشمن رسول و اولاد رسول ہیں پیغمبر اور وصی پیغمبر کی ماں باپ
کو کافر جانتے ہیں بلکہ معاذ اللہ حسب تصریح امام سہیلی جو بقول علامہ ذہبی و یافعی و ابن خلکان وغیرہم امام معتبر
اہلسنت ہیں آنحضرت صلعم کی بعض اجداد یعنی کنانہ پر تہمت زنا کرتے اور نضر بن کنانہ کی نسبت نعوذ باللہ حرامی
گاتے ہیں وکنانہ تزوج امرأة ابیہ خزیمہ وہی برة بنت مر فولدت له النضر بن کنانہ انتہی اور سب سے بڑھکر
میں ایسا سخت عیب لگاتے ہیں قبل از نبوت چالیس برس تک کما نص الواقدی فی الطبقات کفر کا اطلاق آنحضرت پر کرتے ہیں
بلکہ بعد از نبوت بھی بموجب روایت اہلسنت جیسا کہ سیوطی نے باسناد صحیح سعید بن جبیر سے تفسیر در منثور میں نقل کیا ہی کہ قرأ
رسول الله صلعم بمكة النجم فلما بلغ هذا الموضع افرأيتم اللات والعزى ومنات الثالثة الاخرى
القى الشيطان على لسانه تلك الغرانيق العلى وان شفاعتهن لترتجى قالوا ما ذكر الهتنا بخير قبل اليوم
فسجد وسجدوا انتهى شیطان کو حضرت کی زبان وحی ترجمان پر تسلط ہوا انہیں بتوں کی تعریف اور شفاعت کا کلمہ

جنگ جمل میں حضرت عائشہ کے ساتھ وصی پیغمبر سے لڑنے جائیں حواب کے کتے کتنا ہی بھونکیں شور و غل مچائیں
مگر پیچھے کبھی جائیں کہ حواب یہیں اور پھر اسپر جھوٹی قسم کھائیں معاویہ باغی جنکو یہ بے ادب شریر بمقابلہ حضرت
امیر عرب بلقب امیر یاد کرتا ہے ساتھ دین جناب امیر کا ساتھ چھوڑیں بطمع طعام و جائزہ حاکم شام حسن مجتبی سے
منہ موڑیں پھر نہ کچھ حیا آوے نہ شرمائیں اولٹی تہمت شیعوں پر لگائیں حالانکہ لقب سنت جماعت امام حسن کی عداوت
اور معاویہ ہی کی محبت و رعایت میں پایا ہے طلائع المقدور برادر صدیق حسن قنوجی کو دیکھو کہ کیا تمہارا کیا تمہارے
آگے آیا ہے چنانچہ ذکر صلح حضرت امام حسنؑ میں لکھتے ہیں اہل کوفہ نے اپنی بیعت کی کچھ پرواہ نہ کی حالانکہ خلیفہ رہے معاویہ
نے ان پر چڑہائی کی انہوں نے معاویہ سے صلح کر لی اس بات پر کہ بعد معاویہ کے یہی خلیفہ رہیں اہل مدینہ و حجاز سے
کی بابت کچھ مطالبہ نہ ہو یہ ماجرا ۴۱ھ میں ہوا حسن کوفہ سے مدینہ میں آگئے انکی بی بی جعدہ نے زہر دیکر شہید کیا انکو یزید
یہ حادثہ ۴۹ھ میں ہوا یا ۵۱ھ یا ۵۰ھ میں اس سال کو جسمیں درمیان امام حسن اور معاویہ کی صلح ہوئی جماعت کہتے ہیں
لقب اہلسنت و جماعت یہیں سے نکلا ہے لوگوں نے ایک خلیفہ پر اجتماع کیا اصلی اس سال کا نام عام الجماعۃ ٹھہرا دونوں
گروہ اہل سنت و جماعت ہوئے انتہی جب اپنی ٹھٹری باہی و گرامی سنی کے بیان سے حقیقت مذہب اہلسنت و جماعت معلوم ہو گئی
تو جو کچھ سعید نے شیعوں کی نسبت جھک مارا وہ سب اہلسنت ہی کا کام اور حمایت اہل بیت اور رعایت دشمنان اہل بیت میں
انہیں کو اہتمام ہے اپنی پیشواؤں کی حق میں باوجود ایذا دہی واہانت و قتل و غارت اہل عصمت و طہارت خطا سے
اجتہادی کی تاویل یزید پلید کی مغفرت اور خلافت اور امام شہید کی خروج و بغاوت پر اقامۃ دلیل کریں زید شہید کے
دشمن سے ملکر اونسے بغاوت و عداوت کرنیکو سب شیعوں کی درخواست کریں اور جب وہ بنا بر تقیہ و مصلحت وقت انکی ہاں میں ہاں
ملاتے تو اونکا ساتھ چھوڑ کر شہید کرائیں جناب سیدہ کو خلیفہ اول سے ناراض ہونے اور ہجران کرنے پر کافی شرح مسلم
بحر العلوم وکذا یجب علیہم رای علی اهل البیت الزلۃ وهی وقوعهم فی الذنب من غیر تعمد کما وقع من سیدۃ النساء
من هجرانها خلیفۃ رسول اللہ حین منعها فدک خاطی ٹھہرائیں اونکی عصمت اور طہارت عن الذنوب کو باوجود
نص قرآنی خیال میں نہ لائیں حضرت عائشہ کو اونسے افضل جانیں پیغمبر کا انہیں مطلق نہ مانیں الغرض کہاں تک کہا جائے
اہل بیت کی ساتھ اہلسنت کی بیانتہا ہی محبت و دینداری ہے کہ بلا تکلف آل رسول پر علی الاطلاق حکم جاری ہی ہے
تحفہ شعریہ مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۲۶۳ میں مذکور ہے کہ صادق حلوائی محشی قال اقول رسالہ منطق کا لکھتا ہے کہ صادق قال

ہی جو آل رسول پر دیباچہ مین اپنی رسالہ کی درود نہین لکہا ہی تو وجہ اسکی یہ ہی کہ آل رسول کی نوبت
بغض مین یہان تک پہونچی ہی کہ وہ کافر ہو گئی ہین انہی اہل انصاف دیکہین اور غور کرین کہ اہلسنت
کو آل رسول سی کیا محبت ہی پہر اس حیا و حمیت کو دیکہی کہ اس دوستی نا معقول اور اس گفتار و کردار پر
حضرت امیر عرب سی جنکو سقایت کوثر سپرد ہی بطور خلاف رسول معزول کیا جام کوثر لینی کو تیار ہو گئی پس
اتنی پر بہی اپنی حالات و مقالات کو دیکہو جن آل رسول کی حق مین مطلقا کفر کا فتوی لگایا ہی ہنہا یہ وہی سادات
ہین جنکی نسبت حضرت رسول نی ہمو کو اکرموا اولادی الصالحون للہ والطالحون لی فرمایا ہی کسی شاعر نی اپنی
شاعری کا صلہ حضرت رسول سی لیا اور اسی مضمون کو نظم مین یون ادا کیا ہے ؎ سادات نور دیدہ اشراف
عالم اند از حرمت محمد و از عزت علی فرد اطعام سعدہ فروزخ بود ولی کامروا ز محبت شان غیب منجلی
از بہر آنکہ سید کونین گفتہ ہست الصالحون للہ والطالحون لی اب کہہ تو خدا اور رسول سی ڈرو اور اہلبیت
کی ہر موقع پر رعایت اور اصحاب کی جا و بیجا رعایت و حمایت پر نہین انصاف کرو ؎ یک فریب عدو عہد
دوست لبشکنی ہمین کار کہ بر دیی و باکہ ہوتی حالانکہ یہ اہل بیت پیغمبر جنسی آپ لوگونکی عداوت ظاہر بلکہ
اظہر ہی وہی حضرات ہین جو بموجب حدیث ثقلین تا ورود حوض کوثر قران سی جدا نہونگی پس جب کوثر جائے
ورود آل ہی تو تم السبی دشمنونکا کثرہ وہان محال ہی ہان شیعہ البتہ کوثر پر جاوینگی اور بہر بہر کر جام کوثر
پاوینگی کہ بموجب وصیت پیغمبر ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی تمسک و اطاعت ثقلین کو فرض عین جانتی
ہین اور بمفاد تتمہ حدیث بہی لا تقدموھما فتہلکوا انکی تقدیم و ترجیح اہلبیت پر مسلم نہین مانی پس جنہون
نی اہلبیت پر اورونکو مقدم کیا ہر واقعہ مین اونکو چہوڑا اونکی دشمنونکا ساتہہ دیا وہ ہرگز شیعہ نہین بلکہ ہمارے
ہم مذہب ہین اور اطلاق اسم شیعہ اونپر بفرض محال ویسا ہی بیجا ہی جیسا کہ اطلاق کافور زنگی پر اور حقیقت یہی ہی
اور قبل اسکی یہ مرحلہ بخوبی طی ہو چکا ہی زیادہ تفصیل اور توضیح کی حاجت نہین اور حسن مثنی کی نسبت جو الزام دیا
وہ بدون تصحیح نقل بحوالہ کتاب لائق التفات و جواب نہین کچہہ عجب نہین کہ مثنی اونکو شتی لکہا ہو اور تم لوگون نی
اسکو تصحیف سی مثنی پڑہا ہو اسطرح جناب سیدہ کا اہلبیت سی خارج کرنا ہمین بحوالہ شافی شرح کافی جو حوالہ دیا ہین
[illegible] تمام شافی مین ڈہونڈہ ڈالی نہین ملا اسکا پتہ نہ لگا چونکہ خیانت [illegible] اسی کافی کی حدیث مین

Presented by Ziaraat.Com

ثابت ہوچکی ہی کہ اپنا مطلب بنانی ہماری امام پر تہمت لگائی کو اصل حدیث مین کئی لفظون کا اضافہ کیا کچھہ
خوف خدا اور شرم وحیا کو دخل نہ دیا تو ملا خلیل شارح کافی کی عبارت کا اولٹ پہیر کتنی بڑی بات ہی ہمکو تعجب
کہ بیان ہی کیسکی کہنی مین تم آ گئی اور شافی مین خود نہین دیکہا دوسری کی اعتماد پر جو کہا کہا گئی اور اگر خود شافی
مین دیکہہ کر لکہا ہی تو اوسکا ٹہیک پتہ و نشان بتاو کہ ہم بہی دیکہین کہ اونہون نی عامہ سی کسیکا قول نقل کیا ہی یا
خلاف جمہور علما و اجماع شیعہ خود ہی یہ احتمال لکہہ دیا ہی بہرکیف اگر اون پر یہ افترا ہی تو انصاف کرو اور اگر درحقیقت
بلا نقل قول دیگر خود ہی ایسا لکہہ دیا ہی تو وہ معصوم نہین اونکی لغزش کو معاف کرو اب رہا احتجاج بمطابقت عدد
یہ تو بالکل پوچ اور استدلال بی سند ہی معہذا قرآن مین وان من شیعتہ لابراھیم آیا ہی رب جلیل نی حضرت
ابراہیم خلیل کو شیعہ فرمایا ہی پہر شیعہ شیطانیہ کہتی وحید کو کچھہ روح حضرت ابراہیم سی بہی حجاب نہ آیا اور کیونکر آتا کہ
انکی اکابر نی تو اقی سقیفہ وغیرہ کہنی پر کئی جگہہ حضرت ابراہیم کو معاذ اللہ جہوٹہا بنایا ہی پس ہرگاہ شیعہ امین لقب پا
مین حضرت خلیل سی ہمسر جلیل کی شریک ہین تو شیطانیہ کی ہمعدد ہونی سی نہ شیعہ بد اور نہ حب علی کی ہمعدد ہونی
سی نیک ہین بلکہ تفحص سی ثابت ہوتا ہی کہ اکثر بد و نیک کی عدد ایک ہین دیکہو جشن اور بخشش تسمن اور سمن
سنی اور نگش سیاہ اور سفید عدد اور حروف مین برابر اور خاص و حمید اور یزید جملہ حرکات و سکنات
مین مساوی مگر یزید بقدر شروط ثلاثہ اعتقاد خلاف عدد مین وحید سی بڑہکر ہی اب ایک بچہ بہی سمجہہ لیگا کہ ہمعددی
ہونی سی سیاہ سفید یا سفید سیاہ نہین ہوسکتا پہر شیطانیہ کی ہمعدد ہونی سی اگر شیعہ بد ہوجاتی تو جنکی سر پر
شیطان آتا تہا وہ کیونکر یہ مرتبہ پاتی سہ سن ای سنی جسی حب علی ہی شرف اوسکا مدقوسی جلی ہی خدا ہی
نگار روشنی آگاہ زبانسی کیسکی دل سی ہی چاہ شرفہ کیا گر عدد مین ہو مطابق مگر بغض علی سی ہو منافق
بنیاد اعتقاد سہ حیدر قسیم جنت و نار جحیم ہین نازش کا ہی مقام کہ مولی قسیم ہین قولہ قرآن
آپ کی نزدیک مخدوش محبت اہل بیت جیسی ہی اوپر کی قول سی ظاہر کسیکو کافر بنا دکسیکو مخنث کردو کوئی ہمسی
پوری کوئی دعا ہی مدسی تکو دو نوجوانین جوٹہا بنادی پہر نہین مولی کی قسیم ہونی سی بازکرد خاطر
آپ کو ضرورملی کی کیونکہ یہ بدعقائد آپ کی کتاب بنیاد اعتقاد سی لکہی گئی اور نسکو آپہی کی ہی ہی
اور اپنی کتابونکی دلیل کہین نہین لکہی کیونکہ تحفہ وغیرہ موجود ہی پہراعادہ کی ضرورت کیا ہی

اوسکی مجتہد ماننی باطل کیا تو ہمکو اپنی کتب کی دلیل پیش کرنا کیا فائدہ ہے دشمن آل عبا ہو تم لوگ
اقول اس عبارت سراپا خسارت کی ہر فقرہ کا جواب جداگانہ دیا جایگا ہر بات پر اونسا مواخذہ کیا جائیگا
قولہ قرآن آپ کی نزدیک مخدوش اقول اب ہم سمجہی کہ آپ لوگ جب اپنی عیوب خانگی دیکہتی اور بے
شرماتی ہین تو یہین خیال کہ مبادا شیعہ ہمپر طعن کرین آپ پہلی شیعون ہی پر اون عیوب کی تہمت لگا
تی ہین اری صاحب شیعون پر اتہام نہ کیجیی اپنی گہر کی خبر لیجیی محاضرات مین یہ روایت ہی کہ ابن مسعود نے
قرآن سی پہلی بسم اللہ غلط کی سورہ فاتحہ اور معوذتین کو نکال ڈالا مسند امام احمد بن حنبل مین عبد الرحمن
بن یزید سی مروی ہی کہ عبد اللہ بن مسعود معوذتین کو قرآن سی حک اور محو کرتی تہی اور کہتی تہی کہ یہ قرآن سے
نہین ہین تفسیر در منثور مین ہی کہ ابی بن کعب فاتحہ اور معوذتین اور اللہم ایاک نعبد و اللہم ایاک نستعین
قرآن مین درج اور داخل اور ابن مسعود ان سبکو قرآن سی خارج کرتی تہی اور نہین لکہتی تہی اسی پر امام
فخر الدین رازی کو حیرت اور اضطراب اور یہ مسئلہ اونکی نزدیک سخت مشکل اور لاجواب ہی چنانچہ سیوطی نی اتقان
مین بعد ذکر تواتر قرآن کی لکہا ہی ومن المشکل علی ہذا الاصل ما ذکرہ الامام فخر الدین الرازی قال نقل
فی بعض الکتب القدیمة ان ابن مسعود کان ینکر کون سورة الفاتحة والمعوذتین من القرآن فہی فی غاية
الصعوبة لانا ان قلنا ان النقل المتواتر کان حاصلا فی عصر الصحابة بکون ذلک من القرآن فانکارہ یوجب
الکفر وان قلنا لم یکن حاصلا فی ذلک الزمان فیلزم ان یکون القرآن لیس بمتواتر فی الاصل انتہی یعنی
اس اصل تواتر پر وہ سخت اشکال ہی جسکو امام فخر الدین رازی نی ذکر کیا ہی کہ بعض کتب قدیمہ مین منقول ہی کہ ابن مسعود
سورہ فاتحہ اور معوذتین کا قرآن سی ہونی ہی انکار کرتی تہی پس یہ امر نہایت سخت ہی اسلئی کہ اگر ہم کہین کہ نقل متواتر
عصر صحابہ مین انکی قرآن سی ہونی کی حاصل تہی پس انکار ابن مسعود موجب کفر ہی اور اگر کہین کہ اوس زمانہ مین
نقل متواتر حاصل نہ تہی پس لازم آتا ہی کہ قرآن اصل مین متواتر نہو انتہی اب اس سی زیادہ اور کیا قرآن مخدوش
ہوگا کہ سورتین کی سورتین نکل گئین اور تواتر قرآن مین بٹہ لگا نیز ابن مسعود کی ایمان مین ضرر پر آن موجب حیرت
ناظرین دوسری روایت اتقان کی ہی قال اول من جمع القرآن ابو بکر وکتبہ زید وکان الناس یاتون
زید بن ثابت فکان لا یکتب آية الا بشاہدی عدل وان آخر سورة براءة لم توجد الا مع خزیمة بن ثابت

فقال التبوا فان رسول اللہ صلعم جعل شہادتہ شہادۃ رجلین فکتب وان عمر اتی بآیۃ الرجم فلم یکتبہا لانہ کان وحدہ انتہی یعنی پہلی جسنی قرآن جمع کیا وہ ابوبکر ہین اور کہا اوسکو زید نی اور لوگ زید بن ثابت کی پاس لاتی تہی پس وہ کسی آیت کو نہ لکہتی تہی مگر شہادت دو عادلون کی اور آخر سورہ برات بجز خزیمہ بن ثابت اور کسی کے پاس نہ پایا گیا پس ابوبکر یا زید نی کہا لکہو کہ حضرت پیغمبر صلعم نی خزیمہ کی ایک شہادت بمنزلہ دو مردونکی شہادت کے قرار دیا ہی پس وہ لکہی گئی پہر حضرت عمر آیہ رجم لائی پس وہ آیت زید نی نہ لکہی اسلئی کہ وہ اکیلی تہی انتہی سبحان اللہ حضرت عمر جنہین بخلاف دیگر صحابہ عدل تقدیری موجود یہ تقدیر کی خوبی دیکہیی کہ اونکی شہادت تو مردود بلکہ کلیۂ الصحابۃ کلہم عدول سی ہی اکی باب مین عدول ہو اور خزیمہ کی تنہا شہادت جو باعتقاد اہلسنت کچہہ حضرت عمر سی شرف ومنزلت مین مناسبت نہ رکہتی تہی مقبول ہو خیر انہیم پر سر علم مگر یہ تو بتاو کہ حضرت خلیفہ ثانی آیہ رجم کو آیہ قرآنی جانتی ہین تمہاری نزدیک کاذب تہی یا صادق بنا بر شق اول مہر حضرت عمر کی یار اور بنا بر شق ثانی نقصان قرآنی بسبب اخراج بعض آیات جو یقیناً قرآن سی تہی ظاہر و آشکار ہی اب اس سی بڑہکر اور کیا قرآن محرف ہو گا قولہ محبت اہل بیت جیسی ہی اوپر کی قول سی ظاہر کسیکو کافر بتاو کسیکو قتل کرو اور کوئی شی ایذا یادی کوئی گالی دی تمکو وہ تو جہان مین جو بتا بتا دی پہر تمہین مولی کی قسیم ہونی پر ناز کرو اقول محبت اہلبیت جیسی سنیونکو تہی اور شیعہ ہونا اہل کوفہ وشام کا بلکہ دیگر دشمنان ائمہ کرام کا یہ دونو مطلب اس سی قبل ایسی طے ہو چکی ہین کہ اگر سنیونکو کچہہ بہی حیا وحمیت ہوگی تو صادق حلوائی کا حلوا نہ ہر بار کرکی کبہی محبت اہل بیت کا نام نہ لینگی اور جب یہ ثابت ہو چکا کہ اکثر اکابر اہلسنت شیعہ خاص لقب موالیان علی واولاد علی کا ہی تو جو باتین سنی اہلبیت پر نسبت شیعہ اور محبون پر نسبت اہلبیت افترا کی ہین وہ اہلسنت ہی کی بزرگونکی مخصوص ہین کہ حضرات اہل بیت مین سی العیاذ باللہ کسیکو باغی وخارجی ٹہراتی ہین آپ حیلہ سی شہید کرا ئین کسیکی ہاتہ اپنی پیشوا ونکو کٹوا ئین اور پہر ہمارہ مین اہل بیت کو بتاویل باطل خطا ئی اجتہادی دیکر مستحق اجر واحد ٹہرا ئین کوئی بجراحات لسان اپنی ایذا یادی کوئی انکی عداوت پر ہر نماز کی قنوت مین اللہم العن فلانا وفلانا پڑہا کری کوئی اصحابہ کی ارادت وموافقت مین اہلبیت کی مخالفت واجب جانین اقوال صحابہ کی مقابلہ مین قول اہل بیت کو ہرگز نہ مانین پہر باوجود تقدیم وترجیح اغیار اہل بیت اطہار سی جائزہ وانعام کی امید وار اور حضرت ابوالائمہ کی قسیم جنت ونار ہونی پر بظاہر باغ وبہار اور باطن مین جل بہنکر سراپا شعلہ وشرارہ سنہ یہ کہہ بالی ہے کہ باوجود مین وہنکی انسرالہا

… کہ خلاف ہو … آپ کو ضرور … یا قول ہے یا حضرت عمر جنکی رای کے موافق قرآن نازل ہوا کرتا تھا اور
… یہ بات … بدل دی گئی … آپ ہی یہ خبر آپ کو دیتی ہیں یا حضرت معاویہ جو شیعیان امیر المومنین کے دشمن تھے
… اگر … بشارات لکھتے ہیں تو کوئی سند انہی کتب کی پیش کرو ورنہ اپنی کتب سے
… جو … اسی … کو بہشت … شیعوں کو بعد نار جہنم کے … علی کی کتاب مودة القربی
من … قال رسول الله صلعم اذا کان یوم القیمة یاتینی جبرئیل و میکائیل بحزمتین من
المفاتیح حزمة من مفاتیح الجنة وحزمة من مفاتیح النار علی مفاتیح الجنة اسماء المؤمنین من شیعة محمد
وعلی وعلی مفاتیح النار اسماء المبغضین من اعدائهم فیقولان لی یا احمد هذا مبغضک وهذا محبک
فادفعها الی علی بن ابی طالب فیحکم فیهم بما یرید فوالذی قسم الارزاق لا یدخل مبغضه الجنة ولا محبه
النار ابدا انتهی دیکھو محبت حضرت امیر کی یہ جزا اور عداوت حضرت امیر کی یہ سزا ہے کہ شیعیان علی کے اسما مفاتیح
جنت پر اور دشمنان علی کے نام مفاتیح نار پر لکھے ہونگے حضرت پیغمبر کے پاس آوینگے اور جبرئیل و میکائیل سے ملائکہ مقرب
دشمن علی کو دشمن پیغمبر اور محب علی کو محب پیغمبر بتائینگے اور آنحضرت وہ کنجیاں حضرت علی کو دینگے کہ جسکو چاہیں
داخل جنت کریں اور جسکو چاہیں دوزخ میں بھریں پھر حلف فرمایا کہ علی اپنے دشمنوں کو ہرگز داخل جنت اور اپنے دوستوں کو
داخل نار نہ کرینگے پس جب حضرت پیغمبر نے بحلف ارشاد فرمایا کہ دشمن علی جنت میں اور محب علی دوزخ
میں ہرگز داخل نہ کیا جائیگا تو شیعوں کو جو باعتراف اہلسنت دوست خالص حضرات اہل بیت کے ہیں نار جحیم سے کیا
خوف و بیم اور انکو بجز نار جحیم اور آب حمیم اور عذاب الیم کیا ترصد جنت نعیم ہے بلکہ بموجب نص قرآنی یوم ندعو
کل اناس بامامهم انشاء الله ہمارا حشر ہمارے ائمہ طاہرین کے ساتھ اور تمہارا حشر انکے معاندین کے ساتھ جنکے
تم ہر حال میں مقلد اور ناصر و معین ہو ہوگا ۔ پھر روز حشر کھلیگا ابھی چھپا ہے تم کہ دوست کون ہے عترت کا اور
عدو ہے کون قولہ کیونکہ یہ جو عقائد آپ کی کتاب بناء اعتقاد سے لکھی گئی اون سبکو آپ ہی کی کتب سے ہمنے باطل کیا
اقول یہ عقائد جو مثنوی شریف بناء اعتقاد میں نظم کئے گئے وہ سب حضرات معصومین اور اکابر دین سے
منقول اور ماخوذ ہیں انکا رد اون بزرگواروں کا رد ہے پس یہ ہرگز کتب شیعہ سے باطل نہیں ہوسکتے یہ آپکا خیال
محض خام ہے … قبیل جنون و سرسام ہے قولہ اور اپنی کتابونکی ورق گردانی … نہیں لکھی کیونکہ تحفہ وغیرہ موجود ہی ہیں

اعادہ کی ضرورت کیا ہی **اقول** یہ تو وہی مثل ہوئی کہ دروغ گو را حافظہ نباشد آپ ہی تو صاحب تحفہ سے تو جو کچھ اعادہ ہی ہی سے چرایا اور اخذ کیا اور اسی پر بنی ہر جگہہ تمکو الزام دیا پہر کہتے ہو کہ ہمکو اعادہ کی ضرورت نہین اور اعادہ کس جانور کا نام ہی غرض چوری اور سینہ زوری کی مثل آپ ہی پر تمام ہی **قولہ** جبکہ مدعی کی مدعی کو اونکی مجتہدون نے باطل کیا تو ہمکو اپنی کتب کی دلیلین پیش کرنا کیا فائدہ ؎ دشمن آل عبا ہو تم لوگ بانی کذب و دغا ہو تم لوگ **اقول** کیون جہوٹہہ بولتے ہو کونسی ہماری مجتہدون نے ہماری دعوی کو باطل کیا کسی ایک مجتہد کا نام تو بتاؤ اگر تحفہ صاحب کی بنائی ہوئی مجتہد کو کہتے ہو تو ایسے گمنام ہماری ہی مجتہد ہونگی ہمسے کیا کام باقی اور جو روایات کتب امامیہ سے تحفہ نے لکہی یا اوسمین غلطی اور افترا کیا یا اپنا مطلب ثابت کرنے کو ہمل روایت مین قیود و جملہ شرطیہ کا کچہہ کا کچہہ کر دیا ہی ہان ہمنے البتہ باوجودیکہ یہ عقائد خاص ہماری مذہب کی ہین مگر آپ کی ہفوات کی رد مین آپ ہی کی کتب سے ثابت کئے اور جواب مین اپنی کتب کی دلائل ہمین نہین لکہی جبکہ مدعی کی دعاوی باطل کو اوسکے پیشواؤن اور مجتہدون نے باطل کیا تو ہمکو اپنی کتب کی کیا ضرورت ہی اور واقعی تمکو اپنی دلیلین پیش کرنے مین کچہہ فائدہ نہ تہا پہر کیون ایسی باطل دلیلین پیش کی اور ذلیل ہوئی ؎ چرا کاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی بس شیاد عقیدہ ؎ خالی زمانہ حادثہ سے کوئی دم نہین دنیا ہی جا ہی رنج و الم کسکو غم نہین کیا کہئی اہل بیت کی جو جو ثواب ہین یہ لوگ اہل دین مین ہی انتخاب ہین یہ ہین خدا کی راہ پہ رحمت سے ہین قریب بیجا ادب ادب و اونچا ئی زہی نصیب تمکو ثواب رنج و بلا پر نظر نہین محنت کا جو کہ اجر ہی اوسکی خبر نہین کرتا یہ آرزو جو سمجہتا ثواب کو راہ خدا مین جسم میرا پارہ پارہ ہو کیا کیا نہ اہل بیت پہ جور و ستم ہوا پر ایک شمہ صبر مین اونکی نہ کم ہوا آقا وہ ہین تمہاری تم اونکی غلام ہو لازم ہی تمکو اونکی اطاعت تمام ہو وہ صبر تو محال ہی پر کچہہ تو کیجئے دل کو تسلی اونکی مصیبت پہ دیجئے تنہائی حسین کو بیکسی مین یاد زہرا کا فقر و فاقہ کرو مفلسی مین یاد جسکا کہ مر گیا ہو کوئی نوجوان پسر ہمشکل مصطفی پہ اسے چاہئی نظر مشہور ہی بہت تہا وہ پیارا امام کو ہرگز نہ تہا فراق گوارا امام کو نانا کی جب جمال کی ہوتی تہی آرزو دل بہر کی دیکہتی تہی تب اکبر کا حسن رو معلوم ہی کہ چرخ نی آخر کو کیا کیا ایسے پسر کو باپ سے رن مین جدا کیا سینہ پہ نیزہ کہا کی کرا شہ کی سامنے اکبر کی غم مین کو ہی کیا صبر نی کیا گذری کربلا مین جناب حسین پر سکتا ہی ایسے صبر کی طاقت کوئی بشر

ہو مومن شہید راہ خدا میں اگر ہزار ۔ سبکا ثواب دیتا ہے صابر کو کردگار ۔: روئے سے پہلے سے نہ آئے کا جو کہ با
وہ بہی گیا ثواب بہی رونے کی ہو گیا کب ہی ہوا کہ ہاتھ اوٹھائیں ثواب سے ۔: مطلب بہی کچھ نہ ہاتھ لگی اضطراب سے
ہیں یہ جملہ اشعار جو اظہار مراتب صبر میں حضرت ناظم بنیاد اعتقادی نظم فرمائی ہیں اسواسطے نقل کئے گئے کہ جو عبد
نے اللہ راہ فریب دہی ابتداءً ذکر صبر حضرت امام حسین علیہ السلام معرکہ کربلا میں بضمیمہ اپنی مطلب فاسد یعنی
امتناع گریہ وبکا کی لکھہ کر ان اشعار میں سے فقط خاتمہ کی چار شعر لکھے ہیں اور بعد اسکی اپنی تعصب باطنی کو بوقت ظاہر
کیا ہے قولہ یہ ابیات مطابق عقیدۂ اہلسنت ہیں نہ مطابق ۔ و فرض بد عقیدت جبکہ اونکی نزدیک اضطراب سے
ثواب جاتا ہے اور رونا روا نہیں تو پہر من بکی علی الحسین او ابکی او تباکی وجبت لہ الجنۃ الخ کیوں سناتے
ہیں اور محرم میں وہا چوکری مچاتے ہیں کیسا سید ہیں تو خطاب ہے کیسا میر رو و القاب ضبط کیا صبر کی جگہ
کہاں کوئی چہاتی پر لیس لگاتا ہے اور کوئی سینہ کوبی سے خون بہا کر غرور تو نکو اپنے بہا دیے و کہتا ہے یہ سارے
کی ساری مفتی صاحب کی قول سے چہنی ہوی ۔ مبادا دل آن فرومایہ شاد کہ از بہر دنیا دہد دین بباد
اقول ظاہر ہے کہ ابیات موصوفہ میں حث و ترغیب صبر نسبت جمیع مومنین کی کی گئی ہے یعنی ہر مومن کو چاہئے کہ رنج
و الم او مصیبت و غم میں قلق اور اضطراب اور بے صبری اور پیچ و تاب نہ کرے بلکہ ہر حال میں راضی برضا اور پابند
مشیت خدا ہے کیسی ہی مصیبت ہو نہ اوسے جزع و فزع اور نہ ملال کرے بلکہ بعوض اسکی اپنی ائمہ ہدی خصوصاً
حضرت سید الشہدا علیہ و علیہم آلاف التحیۃ و الثنا کی مصائب لا تعد و لا تحصی کا خیال کرے پس ان اشعار میں اس امر کا
اشعار ہے کہ مومن پر جب کوئی مصیبت واقع ہو تو لازم ہے کہ صبر کرے اور جزع و فزع لا حاصل سے اوسکی ثواب نہ کہوئے
بلکہ اپنی امام کی مصائب اور اونکا صبر یاد کرے اگر روئے تو اونہیں کی مصیبت پر روئے تاکہ ثواب بیحساب پائے اور رونا
اوسکا رائگان نجائے حضرت معترض اپنی اولٹی سمجہہ سے سمجھے تو یہ سمجھے کہ مصیبت امام پر رونا رولانا منع ہے
کیا خوب کہو کہیت کی سینگ کہلیان کی بیر کہیت جب ان اشعار سے مصیبت امام پر رونے رولانے کی تحریک و ترغیب
ثابت ہوئی تو پہر یہ مطابق عقیدۂ فاسدہ اہلسنت کہاں ٹہری جیسا کہ عنقریب معلوم ہوا جاتا ہے شاید اسی خطا
ثابت کرنیکو ابتدا کی اشعار چہوڑ کر آخر کی چار شعر لکھ دئے کہ اصل مطلب خبط ہو جائے اور معترض کی مدلس نکلے
دکہائے لاحول ولاقوۃ پہلا شیعوں کا تو کیا ذکر وہ تو اپنی امام پر روتے ہی رولاتے ہیں لطف تو یہ ہے کہ بعض اکابر

نہ موافق

Presented by Ziaraat.Com

اہلسنت بھی برخلاف اپنی عقیدت کی اس رونے رولانے کو موجب اجر وثواب بلکہ پیروی حضرت ابوتراب وجناب
رسالتمآب وامین وحی وکتاب فرماتے ہیں چنانچہ شرح قصیدہ ہمزیہ میں ابن حجر مکی کا یہ افادہ مبین ہے کہ رونا
مصیبت امام حسین پر تاسی بحضرت پیغمبر وعلی وجبرئیل ہے مگر فرق مین الفریقین یہ ہے کہ شیعہ بدل اس بات کے
معتقد اور بتاسی حضرات معلومہ بکمال خلوص سے روتے رولاتے ہیں اور اہلسنت قلباً اس سعادت سے منکر ہو کر لیے
میں فقط زبانی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں خیر یہ بھی غنیمت ہے بعضی متعصب تو نفس معترض لاثانی اپنی امام غزالی
اور پیر جیلانی کی تقلید سے اس رونے پر ہنستے ہیں اور حدیث من بکی میں شور وغل مچاتے ہیں اب حضرات کو
چاہیے کہ رسالہ صمصام حضرت سلطان العلماء حجۃ الاسلام کو بغور دیکھیں کہ وہ اس رسالہ میں فرماتے ہیں
اما آنچہ در سیکلام مورد ملام گفتہ کہ نوحہ وحزن از بدعات رفضہ است پس بدانکہ عصبیت وعناد دیدہ وبصیرت
ایشان را کور ساختہ است وایں گروہ نواصب احادیث ثواب گریہ وبکا بر مصیبت کبری پس پشت انداختہ بایں
کلمات متفوہ میشوند آیا نمی بینی کہ احمد بن حنبل امام ایشان در مسند خود روایت نمودہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من دمعت عیناہ لقتل الحسین دمعۃ او قطرت قطرۃ بوأہ اللہ الجنۃ یعنی کسیکہ قطرہ اشک از دیدہ او بر
مصیبت حضرت امام حسین علیہ السلام برآید جای میدہد او را حق تعالی در بہشت وایں حدیث را صاحب ذخائر العقبی
ذکر کردہ سبحان اللہ شیعیان از اہل بدعت باشند کہ تبعیت حدیث رسول خدا وموافق سنت آنحضرت حزن وبکا نمایند وسنیان
کہ تارک سنت پیغمبر اند اہلسنت باشند ہانا کہ ایں تسمیہ از قبیل تسمیہ سقیم است بسلیم وزنگی بکافور ومن
لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور انتہی پھر اسی رسالہ میں دوسرے مقام پر بجواب منع گریہ وبکا اس طرح ارشاد
ہے وایضاً بتقریر آخر میگوییم کہ چون فقدان مقربان درگاہ حضرت باری از انبیاء واوصیا اعظم
مصائب ورزایاست پس البتہ حزن وبکا بر آن اعظم طاعات بودہ باشد آیا نمی بینی کہ گریہ وزاری صحابہ کبار
ومراثی آنہا در مصیبت سید ابرار در کتب معتمدہ نواصب وتواریخ وسیر ایشان مزبور ومسطور است تا اینکہ ہرگاہ عمر بسبب غایت
حیرت در ہیبات وفغا ہستی کہ داشت انکار موت آنحضرت کرد وسنیان توجیہ ناموجہ آنرا بہمین وجہ ذکر کردہ اند کہ
شدت حزن واندوہ کہ عمر را بسبب مفارقت ومصیبت وفات پیغمبر خدا عارض شدہ بود سلب حواس وزوال عقل
بعد الطاری کردیدہ بود ہمان حال انکار موت آنحضرت کرد لاکن چون ابوبکر بسبب قلت حزن فی الجملہ بہوش بود مع آنکہ

ثبت عمر از تلاوت آیہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ متنبہ ساخت با جملہ کتب معتمدہ ایشان مشحون و مملوست
از بیان فرط بکاے صحابہ کبار انتہی کلامہ اعلی اللہ مقامہ تعجب ہی کہ جب تم ہمارے امام کی مصیبت و شہادت
پر رونے کا ثواب اپنے امام کی قول مَنْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ سے سنتے جاتے ہو تو پہر مت بکے علی الحسین پر کیوں
شور و شر مچاتے ہو اسبات واہیات پر تو تم کہیں کے نہ ٹہرے ہمارے امام علیہ السلام کی مصائب پر رونا
رولانا منع بلکہ حرام جانو اپنے امام کا بیان ثواب گریہ و بکا مصیبت حضرت سید الشہدا میں کہنا تہا تو پہر تمہاری دونو
دین سے گئی نہ ادہر کی ہوئی نہ ادہر کی نہ گہاٹ کی ہوئی نہ گہر کی باقی طعن و تشنیع بہ نسبت عادات ہر کا
عوام جو عند الفریقین پایہ اعتبار سے ساقط ہی شعار جہلا و عوام ہی بس خواص شیعہ پر یہ بیہودہ الزام ہی اب
تم تو عوام میں شمار ہو کر سستی چہوٹی مگر اپنی خواص کی خبر لو اور اون تشنیعات کو جو تمپر کی گئی ہیں اور خدا کے
قدرت سے اون پر اولٹ پڑیں دفع کرو جب آپ کی حضرت خلیفہ ثانی گریہ و بکا کی طغیانی اور شدت
اضطراب و پریشانی سے مذہوب العقل و مسلوب الحواس اور منکر انتقال بہترین ناس ہو کر شمشیر کہینچ زدہ کہینچی اور
چلاتے ہیں اور حضرت ابوبکر تلاوت آیہ قرآنی اونکو سمجہاتے ہیں کہ بہائی پیغمبر کی جدائی کی تو خدائی خبر دی ہی پہر
آپ کیوں بگڑے جاتے ہیں پس جب حضرات صحابہ کا یہ حال ہی تو آپ عشرہ محرم میں ہم لوگوں کی جوش و خروش
اور رونے رولانے پر جو ہنستے ہی حضرت سید المرسلین و امیر المومنین و جبرئیل امین ہی اور اگر ہنستے ہی پیغمبر تہا تو
تقلید حضرت عمر ہی صحیح کیوں طعن و تشنیع بجا فرماتے ہیں آپ کو حضرت عمر ہی کی سیرت مبارک کی قسم سچ کہیے کہ جب
انکو آنحضرت صلعم کی انتقال ہی میں شک تہا اور انکی نزدیک حضرت کی موت محقق نہ تہی تو پہر یہ گریہ و زاری اور یہ اضطراب
و بیقراری کیسی اور یہ چیخنا رونا عقل کا کہونا بیحواس ہونا کیا معنی رکہتا ہی وہ جو کہنے کی بات پہر ہنسا دلانے رونا
اور قبل از مرگ واویلا کرنا ہی خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تہا اب مطلب پر آتے اور سچ سچ فرمائیے کہ اون صحابہ
کبار میں سے جو وفات حضرت سرور کائنات میں شدت درد و غم اور رنج و الم سے از خود رفتہ ہو گئے تہے شیعہ
آپ کی اصطلاح کی شیعہ ہیں جنکا خطاب ہی اور مرزا روا کسکا القاب اور جو موت حضرت پیغمبر کو
عمر گئی وہ میاں عمر کون صاحب ہیں اور جنہوں نے آیہ اِنَّكَ مَيِّتٌ پڑہکر یاد دلایا وہ شیعہ ہے
میاں یاد دلاؤ کون صاحب اللہ اکبر یا تو صحابہ کا یہ حال زار اور ایک صاحب کا ہنستے ہنستے برا حال

Presented by Ziaraat.Com